۱۲۹۶
فضائل شعبان و رجب

التماس از جانب مصنف

ناظرین مشتاق کی خدمت میں گزارش ہے کہ اصل
کتاب کے ملاحظے سے پہلے ان اوراق کو جو بمنزلہ
مقدمہ خواص انبیا علیہم السلام اور خواص آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تفسیر فتح العزیز سے رشتہ بند جمعیت ہیں
مطالعہ فرماویں اور چاشنی مقصد کا [illegible]
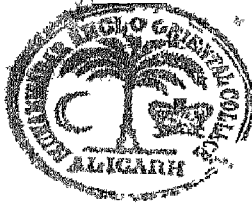
بسم اللہ الرحمن الرحیم

...ات قرآنی فی فضائل رسول ربا...

فائدہ

...ل یہ چند سطور مسطور بحفہ ضیا نظار اہل ... بیا لہ از اول
...عرب حرف بحرف ملاحظہ ... ی اور بیانی کو جھلاوت
...ین کریں ... بسیار بخشین آمین یعنی بخیال فواع اختلال
...حوال ... استغال محمدیان پریشان حال کے کمال تاسف ملال
...ی کہ جنکی بدولت دولت اسلام و ایمان و سعادت ہر دو جہان پائی او
...سلام اور ایمان والے کہائے اور تاریکی کفر و شرک سے نکل آئے اور ہزار
مشقت و مصیبت خواہش دل و جان بحکم او مرسول انس و جان کے باسید
حصول انواع نعمت جنان و نجات از شدت عذاب دوزخ ہزار شرار قربان
ہوئے اور صد گونہ آرزوئیں دل ہی دل میں خونکی اور تمام عمر عزیز دیکی

دعوی تابعداری و محبت مین گذاری مگر اتنا کہ صلانہ اونکی ذات جامع
الکمالات سے واقف ہوے اور نہ اونکے دفتر صفات بابرکات کے ایک حرف سے
آگاہی پائی اور نہ اونکی عظمت بارگاہ رب العزت او بکمال شفقت و عنایت
بحال امت سے خبردار ہوئے لہذا یہ ذرہ ولیدہ حال پریشان بال نقد لیاقت
از دست دادہ رو بخاک نہادہ ننگ خلایق نالایق لائق ازراہ خیر خواہی
برادران دینی و ایمانی کے قطرہ ازان دریای ناپیدا کنار یکی از صد ہزار
حسب فہم ناقص خود لب لباب مصداق کریمہ و ماید کر الا اولی الالباب
گوشوارہ گوش ہوش محبت خدا و جوش محبت رسول خدا و خروش تابع سنت
غرّا رونق افزای ہمت بیضا کرتا ہے ـ بعد الحمد سر النقش کی خاطر خواہ
آید آخر پس پردہ تقدیر پدید پس ہر طالب تابعدار رسول انس و جان
اور فرمان بردار و جان نثار خالق کون و مکان سے یہ امید ہے کہ ایک نظر
حرف بحرف اس حرف مطلب کو از اول تا آخر بنظر عبرت اثر دیکھیں غالبا
بکمال لطف پائین بلکہ شائق بار بار دیکھنے کے ہو جائین اور فقیر کو بدعای
خیر یاد فرمائین کہ ابتک ایسا مجموعہ عطر یا خوشگوار معطر کن دماغ جانی
اور گلدستہ تازگی بخش کوالف روحانی جامع مطالب بیعت و طریقت

مقاصد معرفت وحقیقت که از قسم نادید و ناشنیده ہے دیکہا اور سنا

ف در تفسیر فتح العزیز جو خلاصه جمله تفاسیر نادره عزیزه کا ہے

ره والضحی مرقوم ہے که محامد و اوصاف اوس موصوف فکان قاب

ن او ادنی اعلی مرتبه کے زیاده حد تحریر و تقریر سے ہیں مختصر یه که جتنے

اص و کمالات ظاہری و باطنی سب انبیا علی نبینا علیهم السلام کو عطا

ے اون سب صفات و کمالات میں آپکا حصه سب انبیا علیهم السلام سے

تہا ـه حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ٭ آنچه خوبان همه

تنها داری ٭ جدا جدا جو کمالات انبیا میں تہے ٭ سو سب وه

میدان کربلا میں تہے ٭ اور علاوه اسکے جو آپکو خاص خواص عطا

ہمیں اصلا اور دیگر انبیا علیهم السلام [illegible]

ص خاص آپکے قلمی ہیں جو شایق زیا [illegible]

ے آپ آگے دیکہتے تہے ویسا ہی پس پشت سے ملاحظه فرماتے تہے

وس ماه رو بلال ابرو پشت ہمچو رو کا اصلا نتہا جہان جہان وه جا

گذرتے تہے وہان اہل جہان جانتے گذرتے تہے اور وه کوچه و

خوشبودار عطر یا عرق مطهر رسول مختار سے واسطے حاضری

اور آگاہی اصحاب و یار و دور از دولت دیدار آن سراپا انوار کے رہ بردیار وفادار
ہوجاتا تھا ؎ نکلے جدہر سے آپ وہ کوچے مہک گئے ؛ شیشے چمن بنے
مدینہ کی راہ کے ؛ آن نسیمی کہ بیاید از چمن ؛ ہمچنانکہ بوئی محمد از یمن ؛
الغرض وہ خوشبو طالب یار تا و مشتاق دولت دیدار کو بلا واسطہ جا حضور
سراپا نور اوس صدر الصفا کو کر دیتی تھی اور جسم مطہر پر کبہی نہ بیٹہتی تہی اور موسم
گرما مین بدلی سایہ کرتی تہی اور اتفاقا وہ سایہ خدا سراپا نور و ضیا کسی درخت
کے نیچے گذر فرماتے تو ڈالی سایہ دار گہوم کر سایہ کرتی تہی اور نجاست سراپا طہارت
یعنی بول و براز اوس ذات اطہر کو زمین فورا نگلجاتی تہی مگر ان خوشبو او مقام
کی مشک و عنبر کو شرماتی تہی اور وقت ولادت سراپا سعادت کے جسم
اطہر پر اصلا اثر فضلات جسمانی کا نتہا۔ اور ناف بریدہ تہے۔ اور وقت
تشریف لانے زمین پر سجدہ کرتے ہوئے انگشت شہادت طرف آسمان کے
اوٹہائے ہوئے تہے۔ اور وقت ظہور اوس نور شمسہ وکن تجلی طور کے ایسا
ایک نور عالمگیر ظاہر ہوا کہ اوسکی روشنی سے بہت شہر ملک شام کے آپ کی
والدہ کو نظر آئے۔ اور فرشتے آپکو پالنے مین جہولاتے تہے خوب کہا جسنے
؎ ملائک جہولاتے تہے جہولا مدام ؛ سدا مہد مین اون سے کرتے کلام ؛

اور چاند اوس حالت مین آپ سے کلام کرتا تہا اور جسوقت آپ اشارہ فرماتے تہے آپکی طرف متوجہ ہوتا تہا جیسا کہ جناب مولانا ترجمہ حدیث صحیح کا فرماتے مین ع باد با احمد اشارت بین شود ہ نار ابر آہیم رانسرین شود ہ اور سواری براق بہی آپ ہی کو مخصوص تہی - اور فرشتونکا لشکر مین بصورت انسان داخل ہونا اور کفار کو شکست دینا آپ ہی کو خاص تہا - اور شق قمر بہی روز قیامت کو جیسا آپکا احترام و اکرام ہوگا کسیکا نہوگا - اور آپکو بکمال اعزاز سواری براق حشر مین بلائینگے اور ستر ہزار فرشتے آپکے گرداگرد ہونگے اور سیدہے طرف عرش کے کرسی پر بکمال احترام آپکو بٹہائنگے - اور نشان الحمد کا آپکے ہاتہ مین دینگے کہ حضرت آدم اور سب اولاد اونکی زیر نشان ہونگے - اور سب انبیاء علیہم السلام معہ اپنی اپنی امت کے آپکے پیش رو ہونگے -

اول آپکو ہوگا - اور سب سے پہلے پلصراط سے گذر آپ فرمایئے - اور تمام اہل محشر کو حکم ہوگا کہ آنکہہ بند کرین کہ حضرت فاطمہ زہرا بیٹی رسول اللہ کی پلصراط سے گذرتی ہین اور سب سے پہلے دروازہ جنت کا آپ کہولینگے - خلاصہ یہ ہے کہ اوس روز کہ وہ روز ہزاران مصیبت و آفت اور صدہا قسم کی ذلت و عبرت کا ہے آپ مانند وزیر اعظم و سلطان معظم کے ہونگے - بعد اسکے یہ تقریر بہی قابل دید

اہلِ دید ہے زیبِ تحریر ہے یعنی تعداد و شمار اشعار ابدار مثنوی شریف جو شرح
آیات قرآنی کرتے ہیں اور جملہ مدعا و مقاصد ایمانی پر گواہی دیتے ہیں اور افضلیت
افضل و محبوبیت اکمل برگزیدہ جزو کل برچیدہ جملہ رسل ختم المرسلین جناب رحمة
للعالمین کے حسب آیات قرآنی مع دیگر نکات احکام رحمانی و غیرہ مقاصد ایمانی
بخوبی ثابت کرتے ہیں دو سو اسی ہیں اور تعداد آیات بینات جو صراحتًا اور اشارتًا
ختم نبوت معدن رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم مع دیگر آیات
جو فوائد و منفعت دینی اور خرابی و مذمت دنیوی پر یکتائی گواہی دیتے ہیں اور نیز
جملہ مقاصد ایمانی کو بخوبی ثابت کرتے ہیں تخمینًا ایک سو چوراسی سے زیادہ
ہیں اور اشرف و افضل ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور نہ متصور ہونا
دوسرے عدد افضل کا سوای ایک عدد افضل کے بخوبی سب پر روشن تر از
روز روشن ہے جیسا کہ پایا جاتا مثل و مانند اوس جامع صفات بے مثل و بے مانند
کا بدلائل قرآنی و اقوال علماء ربانی و عرفای ایمانی کے بخوبی ثابت اور
متحقق ہو جاتا ہے کما ہو ظاہر و باہر ہے یعنی خلاصہ عقیدہ حقیر صادقہ کاملہ
جملہ ارباب کمال اور اصحاب حال و قال صاحب بیعت و طریقت اہل معرفت
و حقیقت کا حسب اجماع علماء امت اہل سنت و جماعت کے یہی ہے

کہ موجود ہونا شریک و مثل جناب باری کا محال اور ممتنع بالذات ہے

اور پایا جانا شریک اور مثل جناب رسالت پناہی کا محال اور ممتنع بالغیر ہے

یعنی بباعث خاتم النبیین ہونے جناب رحمۃ للعالمین کے تا روز قیامت

آپکی مثل و مانند ہونا حسب آیۂ کریمہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

محال اور دشوار ہے پس نہ پایا جانا مثل اوس ذات بے مثل کا اب اور آئندہ

روز قیامت بخوبی سب پر ظاہر و ہویدا ہے بلکہ حقیقت میں پورا ہونا وعدہ

پروردگار ہے نہ موجب عاید ہونے نقصان در قدرت قادر غفار ہے معاذ اللہ منہا

اور جو آیات و ابیات کہین مکرر ہین تو از قسم قند مکرر ہین ہزار صد ہزار شکر

بجناب کبریا و بے حد و شمار صلواۃ اللہ علیہ افضل التحیۃ والثنا [illegible]

تائیدات ایزدی و توجہات محمدی جملہ مقاصد و مطالب [illegible]

لب لباب خلاصہ عقاید ایمانی اور حاصل فواید قرآنی کے بغیر لحاظ اختلاف

اقوال ارباب قیل وقال و اصحاب بحث و جدال بیرون از حد اعتدال

مرقوم و مرسوم ہوئے ہین واللہ ولی التوفیق وھو خیر رفیق

حسبی ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر

ف یعنی ہر صنعت خاص اوس افضل رسل کی مثل گل ہے اور

جامع الکمالات اوس برگزیدہ جزو کل کی مثل مجموعہ اور گلدستہ کے ہے پس جب
پایا جانا مثل ایک گل کا اوس گلدستہ اور مجموعہ گل سے از قسم دشوار اور مشکل ہے
تو پایا جانا مانند اور مثل کل مجموعہ اور گلدستہ گل کا بوجہ اتم محال اور مشکل ہے

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ نکات قرانی فی فضائل رسول ربانی

سب حمد وثنا اوس جناب کبریا و ذات بے ہمتا کو زیبا ہے کہ جسنے حکم کن سے

فیکون کو آئینہ جہان نما بنایا اور عالم نابود کو لباس بود پہنایا اور ذرہ بمقدار

آدم خاکی کو بکریمہ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ [illegible]

اور تمام عالم عرشی و فرشی مین آفتاب سا چمکایا [illegible]

انگشت نما فرمایا گویا قطرہ کو عین دریا سمایا یا عین دریا کو بصورت قطرہ بنایا

حسب ارشاد مولانا ابیات بحر علمی در نمی پنہان شدہ ❊ در سہ گز تن عالمی

پنہان شدہ ❊ ای ہمہ دریا چہ خواہی کرد نم ❊ ای ہمہ ہستی چہ میجوئی عدم ❊

ای غلامت عقل و تدبیرات و ہوش ❊ چون چنینی خویش را ارزان فروش ❊

ای برادر عقل یکدم با خود آر ❊ اندرون تو خزانست و بہار ❊

سبحان اللہ بلاشک قلب مومن کو وہ فراخی وسمائی عنایت فرمائی

کہ عرش وکرسی میں نہ سمائی جیسا مولانا ترجمہ حدیث قدسی کا فرماتے

ہیں **نظم** گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است ؛ من نگنجم ہیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز ؛ من نگنجم این یقین دان ای عزیز ؛

در دل مومن بگنجم ای عجب ؛ چون مرا جوئی دران دلہا طلب ؛

مقولہ جناب مولانا **ابیات** گر تو میدانی کہ در دلہا خداست ؛

پس ترا تعظیم ہر دل مدعاست ؛ گر تو خواہی از جہان گوئی بری ؛

دلبری کن دلبری کن دلبری ؛ اور خوب کہا جسنے کہا **قطعہ**

دل بدست آور کہ حج اکبر است ؛ از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است

کعبہ بنگاہ خلیل آذر است ؛ دل گذرگاہ جلیل اکبر است

چنانچہ جناب مولانا فرماتے ہیں **شعر** کعبہ مردان نہ از آب و گلست

طالب دل شو کہ بیت اللہ دلست ؛ **فرد** سمجھتا نا دلکا اے نادان برا ہے

قلوب المومنین عرش خدا ہے ؛ بلاشک دلداری ہمیں یا نداری ہے

اور یہ صفت از حضرت آدم تا این دم بلا تغیر و تبدل ہر ملت و مذہب میں

موصوف ہی ہے مگر اِن دل سے وہ دل مراد ہے جو نور ایمان اور محبت

(۲)

و خوف خالق انس و جان سے معمور اور ڈر ہو اور ناامیدی جناب باری سے
از بس نفور ہو بل حسب آیۂ کریمہ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ مصداق مسئلہ
عقائد الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ کا ہوجاے یعنی شان قہاری
جناب باری سے ہر دم ڈرتا کانپتا رہے اور صفت غفاری سے ہر قدم
زیادہ تر امیدوار مغفرت کا رہے حتی کہ جو کوئی کہے کہ سب جنتی ہونگے
مگر ایک دوزخی تو یہہ شخص بکمال خوف الہی سے آپکو دوزخی جانے اور سبکو
جنتی سمجھے اور جو کوئی کہے کہ سب دوزخی ہونگے مگر ایک جنتی تو یہہ
شخص اپکو بکمال امیدواری رحمت جناب باری کے جنتی جانے اور سبکو
دوزخی کہ درحقیقت حاصل کمال خوف و امید کا یہی ہے پس وہ دل جو
بانواع نجاست حسد و بغض و خودنمائی و ہواپرستی وغیرہ امور فتور سے
لبریز اور طاعت اور محبت خدا سے درگریز ہے فی الواقع وہ دل ہی
نہیں ہے حسب آیات قرانی وارشادات رسول ربانی کے جیسا کہ جناب
مولانا فرماتے ہین **ابیات** نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام
در یکی باشد کدام است آن کدام ؛ دل تو این آلودہ را پنداشتی ؛

لاجرم دل اہل دل بر داشتی ؛ اور بواسطے رسول رؤف الرحیم سراپا تعظیم
مخاطب بکریمہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ منبع الجود والکرم شفیع الامم نے بفحوائے
کریمہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ تا آخر دریای رحمت کاملہ کا کس جوش
وخروش ہزاران عنایت ہمدوش سے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر
بہایا کہ بلقب کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کے ملقب فرمایا سچ ہے ؎ رحمت حق
بہا نمی طلبد ؛ رحمت حق بہانہ می طلبد ؛ قطرۂ دانش کہ بخشیدی زپیش
متصل گردان بدریاہای خویش ؛ گویا اسی سبب سے کریمہ وَلَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ تا آخر کو آنحضرت کے خاتم الانبیا اور سرور دوسرا اور
سراپا شفقت فرما امت بینوا ہونے پر گویا فرما کے نہایت مرتبہ کا احسان
عنایت نشان اپنا اہل ایمان پر جتایا اللہ اللہ ہزارون دل وجان قربان
اس احسان و صاحب احسان پر ؎ ای خدا قربان احسانت شوم
این چہ احسانست قربانت شوم ؛ اور درود نامحدود اوس وجود
سراپا سود باعث بود عالم نابود رسول رب ودود کو سزاوار زیبا ہے
کہ ادنی وصف اوس اعلی درجہ موصوف فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى ہے
کا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ ہے جیسا کہ سرمہ اوس چشم سرمگین شاہد جبین

نوراگین سراپا حلم و تمکین خاتم نبوت رنگین سرچشمہ فیض نور و ضیا ہیچو وَالنَّهَارِ

اِذَا تَجَلّٰی کا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اسکے سبحان اللہ جسکی کمال علو مرتبت

و نہایت محبت بدرگاہ رب العزت کا سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی تا آخر گواہ ہے

اوسی ماہ ضیا کا غازۂ چہرہ آرا اور شانۂ زلف دلربا وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ

اِذَا سَجٰی ہے اللہ اللہ جسکی غایت درجہ کی الفت و محبوبیت کا طٰہٰ مَا اَنْزَلْنَا

عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی وصف سرا ہے اوسی منبع الجود و السخا کی کمال

نوازی و دریا دلی کا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ثنا پیرا ہے اور جسکی

زلف مشکین عنبر بار سیاہی خال دل کنار کا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی سراپا ثنا ہے

اوسی ماہ رو ہلال ابرو کا آئینہ رونما وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی کا کل مشکین بدو شش

انداختہ ؛ ورنکاہی کار عالم ساختہ ؛ الغرض سر عرشی و فرشی اوسی ماہ رو

جہانی محور و نشیت ہیچو رو کے کمال (کال) و برگزیدگی اکمل پر لب کشا ہے جو حسن

آرائی و دلربائی میں از ماہ تا ماہی ہیچو ماہ نو انگشت نما ہے ؎

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

احمد مرسل ختم رسل ؛ سلسلہ بند نظام کل ؛ ابراہیم گل چمنش ؛

یوسف بوی پیرہنش ؛ عشق را پیرہن عریان ندیدہ ؛ چو جان اندر تن و

تن جان ندیده جملہ ہستی تن ہست او جان است ؛ او ز عالم چو لعل از کان نیست

جب حسب مضمون این ہر دو بیت ہیچ بیت ابرو جملہ ابیات را آبرو کہ

ع ای حیرت صفات تو بند زبان ما ؛ انگشت حیرت ہست بدان در دہان ما

وصف لطیف مدح تو شمار و قلم ؛ ہر ورق شعلہ نگار د رقم ؛ اختتام دولت

حمد و نعت ہمیشہ ناتمام خوش انجام کا دشوار و محال ہوا تو بمجبوری ختم

اس سعادت سرمدی اور نعمت ابدی کا موافق ان دو اشعار آبدار کہ

ع در گنج معانی را کشادم ؛ زبان تا دل بمعنی غوطہ دادم ؛

بجز گوہر حمد و نعت احمد ؛ نہ تابید و نہ سنجید و نہ سر زد ؛

(۶)

اس بیت لقد رجانی ذوالقہ ایمانی پر ضرور ہوا کہ ع خدایا از تو عشق مصطفی را

محمد از تو میخواہم خدا را ؛ یعنے ؛ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ؛ خدا سے

پوچھو تو نشان محمد ؛ بلا شک ع عجب تماشا نو نسے ہے نشان محمد ؛

خدا خود ہے ثنا خوان محمد ؛ اور فضلیت افضل اور کاملیت اکمل جملہ

اصحاب باوقار رسول مختار علی الخصوص چار یار کبار و فادار و آل اطہار

ابرار محافظ سرمایۂ ایمان جملہ ایماندار چون احاطۂ چار دیوار بلند و پایدار

کی از عرش تا فرش ہیچو آفتاب نصف النہار کی بر صغار و کبار بدیر روشن نہ

اور انکار اسے چنانچہ جناب مولانا حدیث شریف کا ترجمہ فرماتے ہین ؎

گفت پیغمبر کہ اصحابی نجوم ٭ رہروان را شمع و شیطان را رجوم

ما و اصحابیم چون کشتی نوح ٭ ہر کہ دست اندر زند یابد فتوح

اور نیز ارشاد فرمایا جناب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہدایت اور
نجات تمام مخلوقات کے دو چیز چھوڑتا ہون ایک قرآن مجید اور ایک
یعنی اولاد سعید حبیبا کہ سچ سرحلقہ اہل حق حضرت حسنین بقول محبین
رضی اللہ عنہما کے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جسنے
دوست رکھا ان دونونکو دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو
دوست رکھا خدا کو اور جسنے عداوت رکھی انسے عداوت رکھی مجھسے اور
جسنے عداوت رکھی مجھسے عداوت رکھی خدا سے چنانچہ سچ حضرت غوث
الثقلین ممدوح دارین کہ حسنی و حسینی ہین مولانا فرماتے ہین ؎

بوی گل دیدی کہ آنجا گل نبود ٭ جوش مل دیدی کہ آنجا مل نبود

شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است ٭ خم مل ہر جا کہ جوشد ہم مل است

گر ز بغداد و ہری یا از ری اند ٭ بیمزاج آب و گل نسل وی اند

پس بعد حمد و نعت کے عاصی حضور احمد عفی عنہ ساکن قصبہ سہسوان

(7)

روایت ہے آنحضرت صلعم سے کہ ہاتھ پکڑا آپ نے حسنین علیہما السلام کا اور فرمایا کہ جسنے دوست رکھا مجکو اور دوست رکھا ان دونونکو اور ان کے ماں باپ کو وہ شخص قیامت مین میرے ساتھ ہمراہ ہوگا ۱۲ منہ

صلح ہدایت پر ضمیر منیر اصحاب یقین اور ارباب حق آئین پر ظاہر ہو کہ تا سے

کہ پس از تالیف دو دستی نسخہ لب لباب شریف مثنوی معنوی و نسخہ حکایات الصالحین

و تحفۃ الایمان فی بیان احکام السنۃ و القرآن کے عرصہ دراز سے صاحب مذاق

تحریر لطف زا بہزار جان مشتاق ازبس درپے تالیف دیگر رسالہ نو طرز کے

تھے مگر فقیر کو اسبا فرصت تھی اور نیز جرات نہ کی کہ بغیر تائید خالق کے امر

لائق پسند خلایق مجھ سے نالایق سے ظہور میں ظاہر آنا ہرگز متصور نہ تھا کہ ناگاہ

بفضل کریم حسب کریمہ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ کچھ مضامین نو آئین بطور القا اس اثیم کو عطا

ہوئے کہ بعینہ بعبارت اردو صاف صاف تحریر کر دے تا اہل نظر بنظر ذوق

لطف و حظ پائیں اور نیز دیگر ارباب شوق کو یہ لقمہ لذیذ چکھائیں کیا عجب

کہ حق طلب نفع پائیں اور بکریمہ اَتَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ تا آخر

ایکدوسرے کو بھلائی کی رغبت دلائیں اور برائی سے نفرت کرائیں آمین ثم

آمین اب تک کوئی رسالہ اس قسم کا مصداق کریمہ هٰذَا بَصَآئِرُ

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ دیکھنے اور سننے

میں نہیں آیا گویا یہیں عنایت خداوند کریم وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(۸)

سے بطفیل حبیب رؤف الرحیم کے طرفہ سامان حفاظت و زینت لیواء
دولت ایمان واسلام واسلامیان کا مہیا فرمایا بل عمدہ طریقہ راست
روی اور حق سبی کا طالبان راہ حق کو بتایا کہ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ
اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
ورنہ کہان یہہ ناتمام اور کہان یہہ اہتمام کجا نکتہ کجا کتاب کجا ذرہ
کجا آفتاب ؎ صلاح کار کجا و من خراب کجا ؛ ببین تفاوت رہ
کجاست تا بکجا ؛ پس ناظرین حق آئین لطف گزین عفو قرین
اگر کہین غلطی اور خطا اس سراپا غلط اور خطا کی پائین تو بدامن
عفو چھپائین اور اس انگشت نما در گناہ و خطا کو زیادہ تر انگشت نما نفرمائین کہ
اہل خطا مستحق عطا ہین بلکہ نکتہ نواز نکتہ کو کتاب اور ذرہ کو آفتاب جانتے ہین
جیسا سعدی رحمۃ اللہ فرماتے ہین ؎ ببخشای کانان کہ مرد حق اند ؛ خریدار
دکان بے رونق اند ؛ اسواسطے کہ مجکو ہرگز دعوی ہمہ دانی نہین ہے ان
اگر ہے تو دعوی بنادانی ہے اور نیز غرض اصلی عاصی خدا آرائی ہے نہ خود آرائی
اور بازار خدادانی مین نقد گناہی اور نادانی کو رونق اور گرم بازاری ہے
جناب مولانا فرماتے ہین ؎ گر ہمیخواہی کہ بفروزی چو روز ؛ ہستی ہمچون

شب خود را بسوزد ؛ پس سہ نازم بسرمایۂ فضل خویش ؛ بدریوزہ
آوردہ ام دست پیش ؛ مگر یہان درحقیقت ادنیٰ سے اعلیٰ کا کام ظہور
مین آنا اور ذرہ سے آفتاب چمکنا اور سیاہی سے سفیدی ظاہر ہونا
اور مردہ سے زندہ نکالنا قدرت خدا ہی کا نام ہے جیسا بکریمہ
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
وکریمہ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ کا ارشاد ہے سچ ہے سہ دکھانا
چاہے جب وہ صنعت دید ؛ تو چمکاتا ہے ہر ذرہ سے خورشید ؛
پس اول فضائل وکمالات رسول ربانی بطور نکات آیات قرانی بیانکرنا
مقدمہ جملہ مقدمات ایمانی تازگی بخش قوت روحانی جانکر سب پر مقدم
کیا کہ پہلے ارکان ایمانی کو تقویت اور سامان رونق جانی کو بخوبی زینت
ہوجاوے تا بعدہ ہرکس وناکس دیکھنے اور سننے اور عملکرنے پر ہزار جان و
دل رغبت کرین اور کما حقہ فائدہ اوٹھائین اسواسطے کہ ہم بے دولتونکو
دولت خدادانی اور نعمت ایمانی بہدایت رسول ربانی کے نصیب ہوئی
ورنہ ہماری جان وزبان کہان اور یہ خوان الوان نعمت اسلام وایمان
کہان بلکہ تمام عمر عزیز خودی اور بت پرستی مین تمام ہوجاتی اور خدا آگاہی سے

(۱۰)

ہرگز آگاہی نہوتی حسب ارشاد جناب مولانا ؎ چند بت بشکست
احمد در جہان ٭ تا کہ یارب گوی گشتند امتان ٭ گر نبودے کوشش
احمد تو ہم ٭ می پرستیدے چو اجداد ت صنم ٭ آن سرت وار است
از سجدہ بتان ٭ تا بدانی حق او بر امتان ٭ چنانچہ ہر قسم کی مسائل
اور مسائلین برای ناظرین سراپا اشتیاق اور شایقین پر مذاق کے مرقوم ہین
لہذا نام اس رسالہ کا **نکات قرآنی فی فضائل رسول ربانی** رکھا
خداوند کریم بطفیل رسول رحیم قبول فرما کر مقبول نگاہ ای خلائق اللہ فرماتے
اور طالب حق کو اسکے مطالب حقہ سے کما حقہٗ نفع پہونچاوے آمین
پس صاحب نظر لطف اثر سے امید ہے کہ وقت مطالعہ کے بحق اس خاکسار
گنہگار مستحق مغفرت پروردگار کے بھی للہ دعا فرماوین کہ اللہ تعالی جملہ
صدمات جانی و ایمانی و جسمانی بل تمام آفات ناگہانی زمینی اور آسمانی سے
بچاوے اور راہ حق پر چلاوے اور اپنی محبت کا مزا چکھاوے اور دولت
زیارت حرمین شریفین سے بھی مشرف فرماوے آمین ثم آمین ؎
وہ خاکِ در جو میسر اصندل جبین ہو جاوے ٭ علاج دردسر و جان مجروح دل و ہین ہو جا
زہی سعادت آن بندہ کہ کرد نزول ٭ گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول

پس کسی مقام پر بکمال لطف معنوی کلام عرفانی سے معنی قرانی لطف انگیز
ہین اور کسی جا کلام ربانی سے بہزار زیب و زینت کلام عرفانی لطف خیز
ہے کہین اقوال اہل قال کی احوال ارباب حال کو تقویت ہے کہین احوال اہل حال سے
اقوال اصحاب قال کو رونق اور قوت ہے کہین نزاع لفظی اہل صورت کو
مقولہ ارباب معنی گرہ کشا ہے کہین نکات اصحاب معرفت کو کلام اہل شریعت
لطف افزا ہے الغرض کہین شیر و شکر اور کہین شکر و شیر ہے ہر مطلب
بے عدیل و بے نظیر ہے پس بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
یہہ گرفتار اوہام حسب الہام و انعام خالق انام بکید و مقام لطف التیام
کو شوارہ گوش ہوش اہل اسلام ذوی الافہام کرتا ہے تا ارباب ذوق شناسا
لطف اوٹھائین اور اصحاب شوق ترپ جائین سبحان اللہ جل
عم نوالہ بحکم آیات بینات اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَ وَلِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ وَلِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ وَ
لِقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ وغیرہم کے حصول نعمت عدیم المبادلت فہم
لطف معانی اور وصول دولت سراپا سعادت دریافت نکات قرآنی
کو خاص گروہ ایماندارانِ درست فہم بیدار دل صفا منزل سراپا ہوش

کو ہی بکوشش ہوش کوشش کرنے کو منحصر فرمایا حالانکہ عنایت عمیم و شفقت
عظیم سب پر عام فرمایا عادت قدیم رب کریم خداوند رحیم ہے سبھ پر خاص کرنا
ایک گروہ کو اور محروم فرمانا تمام مخلوق کو اسمیں کیا نکتہ ہے جواب
یعنی سب پر بخوبی ظاہر و ہویدا ہے کہ طعام لذیذ و خوشگوار اور لقمہ مقوی
اور مزیدار بحالت صحت جسمانی اور عافیت جانی پسندا و مرغوب طبع
ہوگی بخوبی قوت دہ اور طاقت افزا ہوتا ہے اور قوای جسمانی کو بھی
انواع قسم کی رونق اور قوت دیتا ہے مگر ہاں مریض کو البتہ یہہ طعام
بستر ہلاکت پر لٹاتا ہے کہ طعام قوی کا صحیح کو قوی کرنا اور مرض مریض کو
بڑھانا سب پر کما حقہ ظاہر ہے پس اسیطور طعام ذکر اللہ و کلام خدا چون غذای
لطیف روحانی اور چاشنی مذاق ایمانی ہے کہ درصورت حصول کیفیت
ایمانی و وصول ذوق جانی کے جو مراد صحت و عافیت حقیقت انسانی
اور تازگی روحانی سے ہے خوشگوار و مزیدار ہوتا ہے اور آفتاب ایمانی بڑھاتا
ہے اور ارکان روحانی کو بخوبی قوت دیتا ہے مگر ہاں ریاکار مکار سیاہ دل
گم کردہ منزل کا جو از قسم مریض ہے البتہ ہمیشہ قدم گمراہی میں بڑھاتا ہے
حسب کریمہ یُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا

یعنی بہت لوگ کلام اللہ سے باعث سیاہ دلی اور بے اعتقادی کے
گمراہ ہوجاتے ہین اور بہت لوگ بسبب کمال اعتقاد قلبی اور نور ایمانی کے
ہدایت پاتے ہین جیسے سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ باران کہ در
لطافت طبعش خلاف نیست ؛ در باغ لالہ روید و در شور بوم خس ؛
درحقیقت بندہ خدا سے دور از ہوا و ہوس جنکی ہدایت خدا کو منظور ہے
وہ مثل صبح سالی سنتے اور پڑہتے اور سمجھتے کلام خدا اور نام کبریا سے
حسب کریمہ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ
ہمیشہ مثل گل شگفتہ دل رہتے ہین جناب مولانا فرماتے ہین ؎
ہر کرا باشد ز سینہ فتح باب ؛ او ز ہر ذرہ بہ بیند آفتاب ؛
اور بندگان ہوس خدا نا ترس جنکی رہنمائی منظور الٰہی نہین ہے وہ مانند
مریض کے بحکم کریمہ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا
تنگدل گم کردہ منزل ہوجاتے ہین یعنی حکم خدا بگوش دل سننا اور
بہوش دل سمجھنا بچشم دل پڑھنا دلیل ہدایت اور صحت دل نجات
یابی کی ہے اور بے پرواہی اور کم توجہی سننے اور سمجھنے اور پڑھنے
حکم خدا سے نشان ضلالت و گمراہی دل پہچان ضلالت و بیماری کی

(۱۴۷)

کہ بااشک بیمار کو بد مزگی مونہہ سے از طعام لذیذ بھی کم رغبت بل نفرت ہوتی ہے
پس بے رغبتی از ذکر اللہ جو غذای روحانی ہے صاف دلیل بیماری کی ہے
معاذ اللہ منہا جیسا کہ ارشاد جناب مولانا برین مدعا گواہ ہے

قوت اصلی را فرامش کردہ ؛ روح را اندر مرض آوردہ ؛
قوت اصلی ای پسر نور خداست ؛ قوت حیوانی مر اورا ناسزاست ؛
قوت جبریل از مطبخ نبود ؛ بود از دیدار خلاق ودود ؛
چون محمد پاک شد زین نار و دود ؛ ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود ؛
چون رفیقی وسوسہ بدخواہ را ؛ کے بدانی ثم وجہ اللہ را ؛
جبرئیلی را بر استن بستہ ؛ پر و بالش را بصد جا خستہ ؛
صحت این حس بجوئید از طبیب ؛ صحت آن حس بجوئید از حبیب ؛
شاہ جان مر جسم را ویران کند ؛ بعد ویرانیش آبادان کند ؛

لہذا برای نکات فہمی آیات قرآنی اور واسطے رموز دانی احکامات
ایمانی کے گروہ والاشکوہ اہل سوجھ بوجھ بیدار دل در ذوق و شوق
محبت خدا کامل چون عشق بلبل بر گل کو ہے مخصوص سراپا کے لطف
قرآنی و روحانی اور ذائقہ کوائف ایمانی وجانی اسی فرقہ سراپا مذاق

15

مشتاق کو چکھایا کہ برای شنیدن نام خدا و دیدن انوار کبریا بصد لطف دل
خریدار و برای فہمیدن کلام اللہ و خواندن حکم مولی بہزار جان تیار
اور کلاہ لطف ایمانی بر سر و قبای ذوق جانی در بر یہی فریق غریق دریای
محبت خدا اور حریق آتش الفت محبوب خدا ہے فی الواقع حق بجانب و آرزومند
وکر مقصودیش و اگر دید کہ بلاشک قدر نان گرسنہ طلب نان داند چنانچہ
قدر آب تشنہ چون ماہی بے آب شناسد یعنی گرم بازاری و آبداری سودا
حسن و خوبی مطلوب کا قدردانی طالب سے ہے لہذا مطلوب کو بھی
بہزار شوق دل طلب و خواہش طالب بجان مطلوب ہے جیسا کہ آپ
مولانا ترجمہ حدیث قدسی کا فرماتے ہیں ؎ تشنہ می نالد کہ ای آب گوار
آب ہم نالد کہ کو آن آب خوار ۞ روی خوبان ز آئینہ زیبا شود ۞
روی احسان از گدا پیدا شود ۞ حاصل آنکہ ہر گدا و طالب بود ۞
جان مطلوبش برو غالب بود ۞ سچ ہے کہ اگر گدا و فقیر و بینوا نہوتا تو
ہرگز نام اہل سخا سے صفحۂ جہان پر نام و نشان ظاہر نہوتا پس ہزار جان سے
لوگ شکر خدا بجا لائیں جو غربا و بینوا کی حاجت روائی کرتے ہیں اور اپنا
درجے عند اللہ بڑھاتے ہیں ؎ شکر بجا آر کہ مہمان تو ۞ روزی خود میخورد از خوان تو

(۱۶)

ف
جیسی کہ نسخہ مطلب حدیث قدسی کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نعت یعنی جب خداوند کریم صاحب کرم عمیم نے بغایت عنایت و نہایت
شفقت خود بدولت کے منصب والا مرتبت خاتمیت نبوت وہدایت کو
بکریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اوسی عالیمرتبہ والا درجہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ختم فرمایا اور خلعت خیرخواہی خلایق وبرگزیدگی خالق و
ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اوسی عالیشان کو بکمال ترک وشان
پہنایا اور قرآن مجید سی روشن کتاب شرمندہ کن تاب آفتاب کو مسند
مسند آرائی منصب ونمائی اوس مخاطب الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی کا ٹہرایا اور شہرہ اس غایت عنایت اور علو درجات
اوس صاحب وجاہت وعظمت کا از ماہ تا ماہی شہرہ افزا اور مشہور عالم
کرایا بل بکریمہ ورفعنا لک ذکرک آوازہ بلند نامی اوس نام نامی واسم
گرامی کا تمام عرشی وفرشی میں بلند ونامی کراکے نقارہ ترقی دین محمدیہ کا
بکلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پنجگانہ بجوایا ع
پنج نوبت میزنندش بر دوام ٭ ہمچنین ہر روز الی یوم القیام
پس اسقدر شہرت عظمت اوس عالیمنزلت خاتم رسالت کی واسطہ ہدایت
خلایق اور ظہور انواع قبولیت ممدوح لایق اور اقسام محبوبیت اوس محبوب

(۱۷)

لایق کی تا قیام قیامت کافی اور وافی تھی پھر بکمال اہتمام و نہایت ہجوم
دھام ارقام بہر مقام اقسام کے احترام رسول انام سے قران مجید مین کیا گیا
ہے حالانکہ نام قران مجید او صاف جاہ و جلال اوس صاحب جمال و کمال سے
بدرجہ بکمال مالامال ہے کہ بیان اوسکا محال بلزبان گویا ہیچ اور ناطقہ لال ہے
جواب نکتہ دویم یعنی جب بنظر عین عنایت خداوند کریم حاکم حکیم رحیم نے
ہدایت و رہنمائی ساری خدائی کی تا قیام یوم قیامت جناب ختم رسالت
پناہی پر منحصر فرمائی اور افضلیت افضل اور کاملیت اکمل اوسی عالی درجت
(۱۸) صاحب وجاہت پر ختم کردی تو باعث اختلافات حالات و عادات
و انقلابات مراتب و درجات اعتقادات طبقات انسانی کے کہ چند اقسام مین ہین
جناب رب العزت نے بتقضای کمال شفقت و عنایت سراپا ہدایت خود بدولت
بحال امت محمدیہ کے جو حکم کریمہ کنتم خیر امۃ وغیرہ آیات بکمال رحمت بحال
امت سے بخوبی ظاہر ہے ہر قسم کے تفضلات و انعامات اور ہر نوع کے
تفقدات اور اکرامات اپنے جو جناب سرور کائنات کو صراحتاً یا اشارتاً مجملاً
یا مفصلاً عنایتاً یا شفقتاً رحمۃً یا محبتۃً ہدایتاً یا حکایتاً حکمتاً یا مصلحتاً عطا فرمائے
بخوبی مفصل اور مشرح ارشاد فرما دئے بحکم کریمہ وکل شیء فصلناہ تفصیلا

نبی مرحوم کو ہر ایک شی کی بیان کی

تاکہ ہر فریق از اہل شریعت اور طریقت اور ہر گروہ از صاحب معرفت وحقیقت اور
ہر فرقہ اصحاب قیل وقال اور ارباب وجد وحال اور طالب دولت وصال سے
موافق اعتقادات وشوق اور حالات وذوق اپنے اپنے کیفیت جانی اور لطف
لسانی اوٹھاوین بل انواع واقسام کی لذات باطنی اور کیفیات وجدانی سے
غنچہ پژمردہ دل کو تروتازگی بخشین چنانچہ کسی فرقہ کو بکریمۂ دَنٰی فَتَدَلّٰی
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے اعلی درجہ کا قرب ومنزلت وعلو
مرتبت بدرگاہ خود بدولت اوس زینت بخش منصب ختامت نبوت کا جتاکے
ہزار ہزار بصد جان تابعدار رسول مختار کا فرمایا اور کسی گروہ کو بارشاد
طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى تا آخر غایت درجہ کی
محبت وعنایت اپنی بجال حبیب کریم سناکے پروانہ وار فریفتہ وجان نثار
اوس شمع تجلی انوار کا بنایا کسی فریق بحکم لَقَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ تا آخر بکمال درجہ شفقت فرمائی نبی کریم امت مرحومہ آگاہ
فرماکے فرمانبرداری اوس برگزیدہ جان وجہان پر رجھایا کہین بحکم
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ نہایت درجہ کا اخلاق اوس شہرۂ آفاق
سنے الاخلاق کا ارشاد کرکے تمام مخلوق کو خلق کرنیکا شوق دلایا کہین

مدعیان باطل حق طلب کو بارشاد قل ان کنتم تحبون اللہ تا آخر بخوبی الزام
دیکر از حد شرمایا اور بڑائی اپنے نبی رحیم کو از حد بڑھایا اور کہیں بفحوائے لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی تا آخر حاضرین مجلس سراپا تعظیم رسول رحیم کو
کلام وپیام کرنیکا داب وا داب سکھایا اور کہیں بکریمہ ان الذین ینادونک
تا آخر قایران در دولت اور خواہان سعادت ملازمت حبیب کریم کو تعظیم
وتکریم کا رنگ ڈہنگ بتایا اور کہیں بکریمہ یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی
تا آخر الش خواران بے ادبانہ در آنیوں دولت سرای رسول سراپا ادب اور
صاحب تمیز ہونے کی ہدایت فرمائی اور کہیں بحکم ولا مستانسین لحدیث
تا آخر تکلیف ناگوار حبیب رحیم کو گوارا نفرماکے مجلس گرایان نافہم انداز بیان
کو طرز خوش سلیقگی اور پایہ شناسی کی سکھائی گویا اس لباس میں بکمال درجہ
خلیق وشفیق سراپا حلم وحیا ہونا آنحضرت کا بخوبی سب پر ظاہر فرمایا اور ناواقفان
جہان ادب ولحاظ کو خسرانی بے ادبی وبدلحاظی سے بچایا الغرض ہر ایک کو
لباس شرم وحیا سے آراستہ ہونیکا طریقہ تعلیم فرمایا کہ شریعت مراد ادب
ظاہری اور طریقت مراد ادب باطنی سے ہے مگر یہ نعمت اور سعادت
ادب کی کب نصیب ہر صاحب نصیب کے ہوتی ہے مگر ہان جسکو اللہ تعالی

سورۂ آل عمران

(۳۰)

سورۂ حجرات

عطا فرمائے کہ ذلک فضل اللہ   جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہین ؎

از خدا جوئیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم شد از فضل رب

از ادب پر نور گشت است این فلک ٭ از ادب معصوم و پاک آمد ملک

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد ٭ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم ٭ آن ز بیباکی و گستاخیست ہم

پس اس قسم کے بہت احترام اوس سراپا تعظیم و اکرام علیہ التحیۃ والسلام کی از
قسم گویم مشکل و گر نگویم مشکل بے حد و شمار ہین کہ گویا ارشاد جناب مولانا ہر دہان
گویائی و بیان ہے ؎ ہر کرا اسرار کار آموختند ٭ مہر کردند و دہانش دوختند

(۳۱)

القصہ اللہ صاحب نے گویا ہر کس و ناکس کو مجال لطف بیانی معانی معقولہ
مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے سمجھائی یعنی جسکو جسکی از حد محبت ہوتی ہے وہ
ہر بات مین اوسیکا ذکر کرتا ہے جیسا جناب مولانا بھی در ذکر محبت خدا مفتون
چون قصہ لیلی و مجنون کے فرماتے ہین ؎ گفت معشوقی بعاشق کے فتا
تو بغربت دیدہ بس شہرہا ٭ پس کدامی شہر زانہا خوشتر است ٭ گفت آن
شہر کہ در وی دلبر است ٭ ہر کجا دلبر بود خود ہمنشین ٭ فوق گردون است نے
زیر زمین ٭ اسواسطے جملہ کتب ایمانی مانند توریت و انجیل وغیرہ اوصاف

سبب رحمانی سے لبریز ہین جسکا جی چاہے بنظر انصاف اثر دیکھے چنانچہ پارہ نوین بسورۂ

اعراف قبل از نصف ارشاد ہے اَلَّذِینَ یَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِی یَجِدُونَهٗ

مَکْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ تا آخر یعنی وہ جو تابعدار ہوتے ہین اس رسول کے جو نبی تھے

امی جسکو پاتے ہین لکھا ہوا اپنے پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام

اور منع کرتا ہے برے سے اور حلال کرتا ہے اونکے واسطے سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہے

اوپر ناپاک اوتارتا ہے اونسے بوجھا ونکے اور پھانسیان جو اونپر تھین سو جو اس

نبی پر یقین لائے اور اوسکی رفاقت اور مدد کی اور تابع ہوئے اوس نور کے جو اوسکے

ساتھ اوترا ہے وہی پہونچے مراد کو فقط چنانچہ مذکور ہونا بانواع اکرام و احترام (۲۲)

ذکر جمیل آنحضرت علیہ التحیۃ والسلام کا در انجیل مقدس مولانا بھی فرماتے ہین ؎

بود در انجیل نام مصطفےٰ ؛ آن سر پیغمبران بحر صفا ؛

بود ذکر حلیہا و شکل او ؛ بود ذکر غزو و صوم اکل او ؛

طائفہ نصرانیان بہر ثواب ؛ چون رسیدندے بدان نام و خطاب

بوسہ دادندے بدان نام شریف ؛ رو نہادندے بدان وصف لطیف

یعنی انجیل مقدس جو حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی اوسمین ذکر خوبی جمال

باکمال سرور عالم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بوجہ کامل اور اکمل مرقوم ہے چنانچہ

چنانچہ تذکرہ بعض عادات پسندیدہ اور صفات برگزیدہ آپکا بخوبی مفصل
اور مدلل موجود ہے کہ ایسی تشکیل اور ایسے تجمیل ہونگے اور ان عادات
برگزیدہ مین معروف اور ان صفات حمیدہ مین موصوف ہونگے اور اسطور
روزہ رکھینگے اور اس طرز سے جہاد و غزا براہ خدا علم بردوش اور
طعام و غذا فراموش فرماینگے پس بمجرد دیکھنے اس عظمت و دولت سراپا سعادت
کے نصرانیان حق جو انصاف جو تھے جی ٹوٹ گئے اور بکمال محبت سے چون
دریا ابل گئے اور اعتقاد کامل دلمین سمایا نشہ مستی و بیخودی کا دلپر
چھا گیا وصف انجیل مقدس مین وہ جان نثار پاتے تھے بہزار شوق ازخود
بیقرار بصد صدق دل اور اعتقاد کامل کے چومتے تھے اور آنکھون سے
لگاتے تھے اور صدہا طور کے مراتب تعظیم و اکرام بجا لاتے تھے کہ بدل
و جان اوسکے زخم تیر محبت کا کاری اور ہر زبان یہہ مضمون زبان جاری تھا
؎ گردست دہد ہزار جانم ؛ برپای مبارکت فشانم ؛ بجہان جان منی اہم
و چندان امان از روزگار کہ جہان جان بران جان جہان سازم نثار
سچ ہے ؎ دل کہ دلبر دیدکے ماند بریش ؛ بلبل گل دیدہ کے ماند خمش ؛
چنانچہ اسی باعث سے اونکو خداوند کریم نے سامان آرایش و آسایش دنیا

بوجہ کامل عطا فرمایا یعنی کثرت مال وعیال سے مالامال کردیا اور جملہ صدمات و وبال جانی وجسمانی سے بچایا پس جب معتقدان صادق غیر مذہب پر اللہ تعالیٰ نے بطفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسقدر کرم وفضل فرمایا تو فرمانبرداران وجانبازان امت مرحومہ پر کیا کیا انعام واکرام بے حد وبے شمار نفرمائیگا

؎ دوستانرا کجا کنی محروم ؛ توکہ با دشمنان نظر داری ؛

چنانچہ مولانا بھی فرماتے ہیں ؎ نام احمد اینچنین یاری کند ؛ تاکہ نورش چون نگہداری کند ؛ نام احمد چون حصاری شد حصین ؛ تا چہ باشد ذات ان روح الامین ؛

پس بلا تکلف فضائل رسول ربانی درجملہ کتب آسمانی کے اسی قیاس پر قیاس کرلو کہ اوصاف آنحضرت کے مالامال ہیں سبحان اللہ صل علےٰ خوب کہا جسنے کہا ؎ جہان کچھ وصف و خوبی کا بیان ہے ؛ تمہارا حسن خوبی خود عیان ہے ؛ تکلف سے بری ہے حسن ذاتی ؛ قباے گل مین گل بوٹہ کہان ہے ؛ الحاصل ہزار تحسین و آفرین از جہان آفرین بر جان وزبان وچشم ودہان اُن کامل الایمان پر کہ از رو قوارادت ومحبت آن سعادت گوہر نبوت وخاتم رسالت چون گل تازہ شگفتہ ہر دم تازہ وشگفتہ گردیدہ گلستان گلستان گل نوریان

بمحبت و دامان دل و جان چیده اند بل بحکم کریمه پاره ۲۱ سوره احزاب
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ تا آخر داده دل بدل آفرین
هزاران نقد جان نثار بمحبت آن جان جهان هر دم میکنند و بذکر بیچو
مضمون به هزار دل مفتون بهر قدم تازه دم اند هیچ بهے سه

از محبت مرده زنده مے شود　　از محبت شاه بنده مے شود
از محبت نار نورے مے شود　　از محبت دیو حورے میشود
از محبت خارها گل مے شود　　از محبت سرکها مل مے شود
عشق زنده در روان و در بصر　　هست هر لحظه ز غنچه تازه تر
هر کرا نور حقیقی رو نمود　　کے بود قانع بتاریکی وجود
نور دل را نور حق تزئین بود　　معنی نورٌ علی نور این بود
هر که از دیدار بر خوردار شد　　این جهان در پیش او مردار شد

سه وداغ دل درانجا گاه گاهے چاق می گردد + خدا آباد تر سازد
خرابات محبت را + او رصدها ملامت و نفرین با هزاران ذلت
قرین بر جان آن سراپا طغیان و عصیان که ازین نعمت پاینده
و سعادت زبینده یعنی از محبت و هدایت آنحضرت بحکم کریمه

(۲۵)

الا من تولی تا آخر روگردان و بے بہرہ شدہ بانواع ضلالت
وگمراہی وظلمت وتاریکی دست وگریبان بودہ ہم پیالہ وہم نوالہ
نفس وشیطان شدہ خسر الدنیا والآخرۃ گردیدہ مستحق
کمال عتاب پروردگار وسزاوار سخت عذاب نار بودہ اند ؎

تا ابد تاریک و ملوث تیرہ — وانکہ با دیو لعین ہمشیرہ
ہر کہ دور از رحمت رحمان بود — او گدا حشمت اگر سلطان بود

سبحان اللہ صل علی ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کہ علو شان اور ذیشان
محبوب رحمان بلند مکان کی کہان سے کہان پہونچی کہ دربارہ
سورہ حجر قریب ربع بکر بیہ لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون
تا آخر مین کس وہم وہام ہزاردن اکرام شفقت انسیام محبت پیوند
چون دریا در جوش کی عظمت اُنکی ارشاد ہے یعنی ای محمد قسم ہے
تیری جان کی وہ اپنی مستی مین مدہوش ہین فقط یہ مقام
بیان سرکشی اور سرزنش قوم لوط کا ہے جو حد نافرمانی رحمانی
سے از حد گزر گئی تھی اور طغیان عصیان مین ڈوب گئی اور اپنی سزا
لایق وسزاوار کو پہونچ گئی اور ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وعلو مرتبت کے ذکر کا مقام نہین ہے حالانکہ کمال عز وشان

اوس حبیب رحمان کا بیان کما حقہ ظاہر و عیان ہے کہ الفاظ وفرما

شفقت آمیز محبت خیز سے بخوبی ظاہر و عیان ہے پس ایسے

ارشاد شفقت بنیاد سے بیان کیا حکمت اور نکتہ ہے فقط جواب

گویا یکہ اس کلام سراپا رحمت و محبت التیام مین یہہ ہے

کہ جب آنحضرت صلعم کو بوفور شفقت وعنایت رحمۃ للعالمین

و شفیع المذنبین فرما چکا اور یہہ قوم بھی عالم اور امت گنہگار

تا فرمان مین داخل و شامل ہے بلکہ اس قوم پر کمال طغیانی

اور نافرمانی سے نہایت درجہ کی درہمی وبرہمی ہوئی کہ اور کسی قوم

پر ایسی نہین ہوئی جیسا کہ دیگر آیات ملحقات مین ارشاد ہے

لہذا بر اے رفع ملال نبی صاحب جمال وجلال اوس محبوب

ذوالجلال کہ مبادا بدریافت کمال سرکوبی و بربادی اس قوم سے

صفت رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین جوش مین آگئے

اور تمام عرشی و فرشی مین شور مچائے مصرعہ

کہ مستحق کرامت گناہگار انند ✤ اسواسطے یہہ شفقت نام

اور محبت تمام کہ الفاظ آیۃ مذکور سے ٹپکتی ہے کمال پیار سے

اپنے پیار کی پیاری جان کی قسم کہائی اور صد گونہ دلجوئی

حبیب رحیم کی فرمائی کہ ای میرے پیارے یہ قوم ایسی ہی سزا

کی سزاوار تہی جو ظہور مین آئی تم ہرگز خیال ملال نکرو فقط گویا ایسی

جگہ سے کہا ہے شہیدی شہید خنجر محبت نے ؎

خدا مونہہ چوم لیتا ہے شہید کس محبت سے ٭ زبان پر میرے

جس دم نام آتا ہے محمد کا ٭ درحقیقت یہ فرمان واجب الاذعان

قران ذیشان ہزار رمز پنہان محبت تو امان نشتر جان بالفت جانانا

دست و گریبان ہے جو مدہوش حکم خدا در گوش اور بیاد مولی

در جوش کو بستر بیقراری و جان نثاری پر لٹاتا ہے یا نسیم عنبر

شمیم صد بہار گل و شورش ہزار بلبل بجیب و دامان ہے کہ ہر خموش

پژمردہ غنچۂ دل کو چون گل کہلاتا ہے اور ہر عاشق دل کو صد گونہ

در شور و غل مثل بلبل لاتا ہے بلکہ چون مستان مثل سنبل

در پیچ و تاب کو بیتاب کرتا ہے اور جیسا یہ مضمون شوقیہ زبان پر

لاتا ہے ؎ بوی جانان سوی جانم میرسد ٭ بوی یار مہربانم میرسد

وقت آن آمد که من عریان شوم ٭ جسم بگزارم سراسر جان شوم ٭ نخل قدش

که در چمن جان برآمده ٭ شاخ گلی بصورت انسان برآمده ٭ بهر نظارهٔ گل

روی تو در چمن ٭ گل هر طرف ز شاخ درختان برآمده ٭ اکنون توئی جمیل جهان

گرچه پیش ازین ٭ آوازهٔ جمال ز کنعان برآمده ٭ مست از شبانه‌ام من

ز خواب ناز ٭ یا آفتاب دست و گریبان برآمده ٭ پس جب شفقت حبیب کریم

امت گنہگار مستحق عذاب نار پر اس درجہ ارشاد پروردگار سے ثابت ہوچکی

تو جو غایت عنایت اور نہایت شفقت آپکی امت تابعدار جان نثار پر ہوگی

اوسکی کیا حد و شمار ہے جیسا کہ کریمہ مسطورہ بالا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ

و کریمہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وغیرہ سے یکے از ہزار شفقت رسول مختار بحال

امت گنہگار پر گواہ ہے الحمد للہ خوشا حال اون کلاہ ایمان بر سر اور قبای اسلام

در بر کا جو تابعداری جناب محبوب باری سے کہ ہزار جان حاضر بل نقد جان نثار کرنیکو

بہ ہر دم و قدم تیار رہتے ہیں اور غازۂ سرخروئی دارین سے چہرہ جان و بال کو

زیب و زینت دیتے ہیں اور وا حسرتا بحال اون سیہ بختی کینہ اندیشہ راہ بیراہی گرفتہ

بیجا و خود آرائی فرورفتہ کہ ایسے پیشوا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری چھوڑکر

شب و روز خواہش نفسانی اور ہوس رانی اور سخن پروری میں بسر کرتے اور

ذلت و خواری دنیا و آخرت کی سر پہ لیتے اور روسیاہی کونین کی حاصل
کرتے ہین موافق کریمہ پارہ ۲۰ بعد نصف فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا
تا آخر کے چنانچہ سچ فرمایا مولانا نے ~ این جہان دام است دانہ اش
آرزو ⁂ در گریز از دامہاے دام او ⁂ یعنی یہہ جہان مثل دام ہے
اور خواہش نفسانی دانہ اور شیطان مثل صیاد اور انسان مثل جانور ہے
پس جو انسان بطمع دانہ خواہش نفسانی کے گرفتار ہوگا وہ بلاشک
مثل جانور بطمع دانہ و آب بدست دام صیاد دل آزار ابلیس مکار گرفتار
ہو کر خراب اور دل کباب بل مدام بدام گرفتاری شیطان علیہ اللعن (۳۰)
کے مبتلا ہو کے بانواع عقاب پروردگار اور عذاب نار گرفتار ہوگا
اور جو چندان طمع دنیا نکریگا اور مبتلای بلاے ہوا و ہوس نہو کر
دام فریب شیطان فریبی کے گرد نہ جاوے گا وہ مثل جانور بے طمع
باآب تاب کے ہرگز گرفتار نہو کے ہمیشہ عیش و آرام مین بسر کریگا
مصرعہ کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقارا ⁂ نکتہ
سبحان اللہ اللہ صاحب نے کس عظم و شان سے تعظیم و تکریم اپنے
کلام اور پیام کی فرمائی اور کس دہوم و دہام سے تزک و شان اپنے

حبیب رحیم کی پڑہائی یعنی بیشک کلام اللہ کلام وپیغام خدا ہے اور رسول

خدا پیغام اور کلام خدا سنانے والے ہین مگر ہان جبتک کمال عظمت

وصداقت پیغام وکلام رسان کی بخوبی دلنشین چون نقش نگین اور

قرین یقین ہوگی ہرگز پیغام وکلام قابل عمل اور دلبستگی کے ہوگا

جب کہ سب پر خوب ظاہر ہے اور نیز کلام اللہ سے کما حقہ ظاہر و باہر

ہوچکا ہے چنانچہ اللہ صاحب نے جا بجا کلام اللہ مین کمال اعزاز واکرام

رسول علیہ السلام کا بڑہا کے بخوبی افتخار واحترام تمام اپنے کلام وپیغام

فرمایا حتی کہ حسب کریمہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا

وَحْيٌ يُوحٰى قول رسول کو قول خود فرمایا بلکہ بحکم وَمَا رَمَيْتَ

إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى فعل رسول کو

(۱۳۱)

فعل اپنا ارشاد کیا تاکہ کوئی شخص برخلاف قول وفعل رسول کے

ہرگز کوئی قول وفعل عمل مین نہ لاوے اور حکم رسول کو مثل حکم خدا

جانے اور ہرگز سچا اور ہی احکام قرآنی اور کلام حقانی مین سرتابی

اور چون وچرا نکرے اور جو اسمین شک لاوے تو وہ منکر خدا ٹھیرے

جیسا کہ ارشاد مولانا بھی اس مدعا پر گواہ ہے ع گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست

ہرکہ گوید حق نگفت او کافر ست ٭ کہ بظاہر گو ظہور و صدور اس قول و فعل
رسول مقبول کا از زبان و دست رسول انس و جان ہے مگر درحقیقت
وہ قول و فعل خالق کون و مکان سے ہے جیساکہ اس آیات مذکورہ بالا قرانی سے
بخوبی ظاہر و عیان ہے چنانچہ جناب مولانا بھی ترجمہ کریمہ بالا کا فرماتے
ہیں سے مطلق آن آواز خود از شہ بود ٭ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود ٭
نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند ٭ درحقیقت از دم نائی بود ٭ ماشاء اللہ
دیکھو کس درجہ مرتبہ عظمت و صداقت رسول اللہ کا پہونچا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول اللہ کو گفتہ و کردہ خود فرمایا یعنی کلام اللہ کا کلام خدا
ہونا گو صرف زبان رسول خدا سے ثابت و متحقق ہے مگر جو کوئی اسکا منکر
ہوگا وہ کافر ہے پس منکر کلام اللہ کے کافر ہونیکا یہی سبب ہے
کہ صداقت و عظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزد خدا بحکم اس
کریمہ مسطورہ بالا وغیرہ کے اس مرتبہ عالی رتبہ اور بلند پایہ پایا کہ خدا نے
گفتہ و کردہ رسول مقبول کو گفتہ و کردہ خود فرمایا بلکہ بکریمہ قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ تا آخر اپنی تابعداری اور دوستداری
کو رسول اللہ کی تابعداری اور دوستداری پر منحصر و مشروط فرمایا

یعنی جو میری تابعداری اور دوستداری کا دعوی کرے وہ اول رسول اللہ کی تابعداری

اور دوستداری کرلے تو اوسکو میں اپنا تابعدار اور دوستدار جانونگا اور

سب گناہ اوسکے معاف کرونگا ورنہ میری تابعداری اور دوستداری کا

ہرگز ہرگز نام نہ لے کہ بغیر تابعداری رسول کے دعوی میری تابعداری کا

سراسر جھوٹ اور مکاری ہے چنانچہ نوبت نہایت اعتقاد بدل اراد

منزل ایماندارِ کامل بہ محبت محبوب خدا جان بازوں کی بحکم کریمہ

ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کی بخدمت آنحضرت صاحب نجابت

عالی درجت کامل صداقت کے اسدرجہ پہونچی کہ ازروی کمال اعتقاد

بدل اخلاص منزل کے فرمودہ رسولخدا کو یہہ حکم خدا ہے بعینہ فرمودہ

خدا سمجھا پس منکر رسول اللہ کا بعینہ منکر خدا ہوکے کا فر ہو جانا اور

تابعدار رسولخدا کا بعینہ تابعدار خدا ہوکے ایماندار ہنا حکامات قرآنی سے

بخوبی ثابت اور متحقق ہوگیا جیسا کہ کریمہ پارہ پنجم مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ میں بھی ارشاد ہے یعنی جسنے تابعداری کی رسول کی

بلاشک اوسنے تابعداری کی اللہ کی الحاصل تابعداری رسولخدا کرنا

بعینہ تابعدار خدا ہونا ہے اور منکر رسول اللہ ہونا بعینہ منکر خدا

ہوجاتا ہے یہہ عقیدہ پورا انکا کامل ٹہرچکا اور ہرگز اسمین کچہ مقام کلام نہیں سبحان اللہ
حاکم حکیم صانع قدیم نے کیا حکمت کاملہ اور صنعت بالغہ کو کام فرمایا کہ زیادہ تر
عظمت و وجاہت تاج الانبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا از حد بڑہا کے
کمال شرف و اعزاز کلام اللہ کا پڑہایا درحقیقت طرفہ طریقہ ہدایت کا اہل ہدایت
کو ہدایت فرمایا گویا سراسر حکمت اور معرفت کا جام پلایا چنانچہ صدہا فائدے
استماع سے پیدا ہین طبیعت سا اور فہم ذکا کو از خود رسائی ہے مگر یہان دو چار
فائدے خاکسار بھی حسب فہم ناقص اپنے قلمی کرتا ہے شاید نکتہ فہم معنی رس دور
از ہوا و ہوس لطف اوٹہاوین اور لطیف مزاج پژمردہ دل چون گل شگفتہ دل
ہوجاوین یعنی ہدایت فرما کو لازم ہے کہ اول بواسطہ خوش بیانی اور شیرین کلامی
بیان اوصاف و فضائل رسول ربانی بطرز قرانی کے قوت ایمانی حاضرین جلسہ کو
کماحقہ تازگی بخشین بعدہ بکمال نرم کلامی و لطف زبانی باحکایات قرانی و ارشادات
رسول ربانی و حالات اصحاب عرفانی و واردات ارباب ایمانی کے رہنمائی مخلوق
الہی کی بخوبی فرماوین کہ بلاشک جبتک از حد بڑہ کے وقار و افتخار جناب رسول
مختار حسب الارشاد پروردگار کماحقہ اول نقش دل نہوگا ہرگز احکامات ایمانی
و ارشادات قرانی اور کلمات اہل معانی نفع رسان نہونگے کہ احترام پیام و کلام

کا باعث حصول عزت و اکرام تمام پیام و کلام سنانیوالے کی بخوبی ہونا احکامات
قرآنی سے در اوصاف حبیب حقانی بخوبی ثابت و متحقق ہو چکا ہے چنانچہ فقہا
علیہم السلام نے ایسے ہی مقامات اتفاقی اور احکامات قرآنی سے استنباط
کرکے بہت سے مسائل تنازل اور بکمال عظمت و علو رتبت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارقام فرمائے ہیں چنانچہ منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ فقہ کا بھی لکھا ہے
کہ اگر کوئی ایک سنت رسول اللہ کو بھی ہلکا اور حقیر جانکے ترک کریگا فوراً
کافر ہو جائیگا معاذ اللہ منہا جیسا کہ کتب معتبرہ فقہیہ مثل فصول عمادیہ
و بحر الرائق و فتح القدیر و درمختار وغیرہ میں بھی بجای خود مرقوم ہے جسکا
جی چاہے دیکھے کہ اس مختصر میں گنجایش تفصیل کی نہیں پس سبب کفر کا یہ ہے
کہ سنت و عادت کو سبک و حقیر جاننا در حقیقت صاحب اوس عادت اور سنت کو سبک
اور حقیر جاننا ہے پس سبک اور حقیر جاننا عادت و سنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
بعینہ اہانت رسول اللہ کرنا ہے عیاذاً باللہ کہ یہ کفر قطعی ہے کہ صریح مخالفت
آیات قرآنی اور احکامات ربانی کی اسمین ہوتی ہے بچاوے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو
آفت جاروب ایمان سے آمین ف یعنی جب اہانت مذہبی ہر حق کی موجب
زوال ایمان ہے حسب مسائل عقائد کے تو اہانت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی

بدرجہ الم موجب زوال ایمان ہے معاذ اللہ منہا پس خلاصہ یہہ ہے کہ فی
الواقع درستی وصحت جملہ عبادات وبندگی اور معاملات دینی کے اوپر ثبوت
ارشادات اور ظہور عادات جناب سرور کائنات علیہ الوف تحیات پر موقوف
ومنحصر ہری ہان اگر اتفاقاً بمجبوری تنگی وقت یا بحالت مسافرت جلد رسی یا بحالت
جدائی از قافلہ وجلدروی ہمرہاں یا بگر اشد ضروریات ضروری وغیرہ مین صورت فرض
ادا ہوئے اور سنت ادا نہوئی تو یہہ اور بات ہے کہ اسمین انکار دربابت سنت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لازم نہین آتا حتی کہ گناہ بھی پایا نہین جاتا کفر کا
کیا ذکر ہے کہ خداوند کریم نے بکمال شفقت اور مسافر نوازی کے مسافر کو بجای (۳۶)
چار رکعت کے دو رکعت کا حکم فرمایا اور دو معاف فرما دین چنانچہ ظہر عصر
وعشا مین بجای دو رکعت کے اگر کوئی چار رکعت پڑہیگا تو وہ نماز مکروہ ہوگی
بلکہ بعض کے نزدیک یہہ نماز جایز ہی نہین ہوتی کہ ناشکری سے قابل عتاب
کے اسواسطے کہ ناشکری نعمت الہی کی ہوئی کہ بجای چار رکعت کے دو مکر دین
اور دو معاف فرما دین اور ثواب بدستور رکھا پھر چار کیون پڑہین اور یہہ
دو فرض نہین دو نفل ہوگئے پس جب فرض ہونے مین تخفیف ہے تو سنت کی ادا نہونے مین
بعذرات مرقومہ بالا وغیرہ کے کچھہ گناہ نہین مگر ہان البتہ یہہ مناسب نہین کہ

کہ بحالت سفر اور زیادہ مہلت کے مجلس آرائی کرین یا پڑھے رہین اور سنت ادا کرین
کہ یہہ سراسر خلاف داب شریعت غرا اور داب طریقت بیضا ہے بلکہ مخالف دعوی
محبت وارادت بجناب خاتم رسالت علیہ افضل التحیۃ والثنا کے ہے استغفر الله
سبحان الله وسبحانہ اور یہ ہے کہ بکمال درجہ دعوی تابعداری اور اتباع سنت
نبوی کا کرتے ہین اور واسطے ترک سنت کے حیلہ ڈھونڈتے ہین پس دعوی
بلا دلیل ہر دم خوار و ذلیل ہے اور مقام حیرت یہہ ہے کہ اکثر حضرات منسوب
بعلم بھی باوصف فرصت کے سفر مین عادی ترک سنت کے ہوگئے ہین جاہلون کا
کیا ذکر ہے بل خواندہ اور جاننے والے کہتے ہین کہ جب فرض مین تخفیف ہے
تو ادای سنت کی اصلا ضرورت نہین ہے پس افسوس صد ہزار افسوس کہ باوصف
کمال تمیز اور شعور کے اسقدر عقل مین فتور ہے کہ خیال نہین کرتے کہ تخفیف فرضون مین ہے
یا سنت مین ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛ پس سوای جاہلی بھی اور
دعوی کامل الایمانی ایسے حضرات کے حال اونکی محبت اور ارادت کا بجناب
آنحضرت خاتم رسالت بخوبی معلوم ہوگیا کہ واسطے ترک سنت کے
صرف حیلہ ہی درکار تھا پس یہہ گندگی خوش عقیدگی کی سفر مین حالانکہ ذکر
خدا اور تلاوت کلام بطور عبادت کے بکثرت ہر وقت مین بہتر اور افضل ہے

(۳۷)

حسب کریمہ سورہ احزاب یا ایہا الذین امنوا اذکروا اللہ یعنی ای ایمان والون یاد کرو
نام اپنے رب کا بکثرت رات دن اعنی ہر وقت پس نماز جو مجموعۂ ذکر اللہ کا نام ہے
ان وقتون مین مکروہ کیونکر ہوئے پس سبب نادرستی اور کراہیت کا یہی ہے
کہ ان وقتون مین نفل پڑھنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ثابت ہے اور نہ اجازت
ہے لہذا مکروہ ہوئے ہان نماز قضا ادا کرنا ہر دو وقت مذکورہ بالا بلا کراہت جائز
کردہ ازراہ قول و فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس قضا صرف
تین وقت یعنی طلوع و غروب و زوال آفتاب ناجائز ہے اور نفل سوای ان تین
وقت کے اور نیز دو وقت یعنی بعد از ظہور صبح صادق تا طلوع آفتاب و بعد نماز
عصر تا غروب آفتاب بھی ناجائز ہے پس نفل پڑھنا پنجوقت اور قضا پڑھنا تین وقت
ناجائز ہے اب اس مقام سے عظم شان اوس عالیشان حبیب رحمان کے دیکھنے اور
سمجھنے کی ہے کہ کس درجہ عالی درجہ ہے کہ مدار تمام عبادت اور بندگی کا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارشادات او عبادات پر ہے سبحان اللہ راست گفتہ ہر کہ گفت ؎ آن سرور
کائنات وان فخر البشر ٭ جبریل امین ز قرب او دست بسر ٭ زہے جاہ و زہے شان و
زہے فر ٭ تعالی شانہ اللہ اکبر ٭ مصطفی بادشاہ ہر دو سرا ٭ آفتاب جہان عز و علا ٭
حکمت حق جو بختہ بان جہان ٭ بود ذاتش خمیر مایۂ آن ٭ جملہ ہستی تن است و او جان است

اوز عالم چو پوست از کان است ؛ یہہ سچ ہے مصرعہ جسکا رتبہ ہے سوا اوس سے
سوا مشکل ہے ؛ دوسرے یہہ کہ کوئی اصحاب شریعت اور ارباب طریقت و صاحب
ذوق اور اہل شوق وغیرہ سے ہرگز اوصاف نبی کریم مین خلاف کلام اللہ کے کلام
نکرے اور اصلا کمی بیشی مین قدم نہ بڑھائے اسواسطے کہ ذکر فضل و فضائل آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا از قسم طالبانہ مطلوبانہ عاشقانہ معتقدانہ محبانہ شفقانہ ہدایتانہ
برگزیدانہ محبوبانہ شریعتانہ طریقتانہ عارفانہ بخوبی کلام اللہ مین موجود ہے جیسا کہ آیات
مذکورہ بالا مین بطور قطرہ از دریا مرقوم ہے ازینجاست کہ گفتہ اند ؎ حسن یوسف
دم عیسی ید بیضا داری ؛ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ مگر یان ایسے کلام کے
سمجھنے اور لطف اوٹھانے کو دل دانا اور چشم بینا اور گوش شنوا درکار ہے حسب کریمہ
سورہ ق ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید یعنی اسمین
سوچنے سمجھنے کی جگہہ ہے اوسکو جسکے اندر دل ہے روشن یعنی نور محبت خدا سے معمور ہے
چون نور علی نور ہے یا لگاوے کان دہیان دل لگاکر فقط سو اس دولت و لذت
حاصل کرینگا وہ دل کہان جو لطف احکام خدا سمجھے اور وہ چشم کہان جو قدرت
مولی کا تماشا دیکھے اور وہ کان کہان جو ذکر اللہ کو بگوش ہوش سنے ؎
دل تو این آلودہ را پندا شتی ؛ لاجرم دل ز اہل دل برداشتی ؛ نے دل اندر

(۳۹)

صد ہزاران خاص و عام ۔ در یکی باشند کدام است آن کدام ۔ آن ولی او ر که قطب

عالم اوست ۔ جان جان جان جان آدم اوست ۔ وانکه دل بیدار دارد چشم جان

گر بخسپد در کشاید صد بصر ۔ غیر فہم و جان که در گاو خر است ۔ آدمی را عقل و جان

دیگر است ۔ دیدہا باید مسبب سوراخ کن ۔ تا به بینی سر علم من لدن ۔

آدمی دید است و باقی پوست است ۔ دید آن دیده که دیده دوست است

گوش خر بفروش و دیگر گوش خر ۔ کین سخن را در نیابد گوش خر ۔ الحاصل نہ اتنا درجہ

آپکا بڑا ہے کہ خاص خواص خدا مثل غیب دانی و رزق رسانی وغیرہ صفات

خاص رحمانی میں بھی آنحضرت کو شریک جانکر مثل خدا سمجھے معاذ اللہ منہا کہ کفر

قطعی ہے چنانچہ جناب باری نے بآیہ سورہ اعراف وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ تا آخر

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی انکار غیب دانی کا کرا دیا بلکہ بآیہ

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ تا آخر اللہ صاحب نے

اپنا خاص غیب دان ہونا بخوبی سب پر ظاہر کر دیا چنانچہ جابجا قرآن مجید میں

اس قسم کی اور بہت آیات موجود ہیں کمال تعجب ہے کہ ان لوگوں کے کان و زبان تک

یہہ آیات کبھی نہیں پہونچیں اور تمام عمر قرآن مجید سننے اور پڑھنے میں گذر گئی

ترجمہ آیہ اول یعنی آنحضرت نے حسب ارشاد جناب باری کے سب کو اپنے

(۴۰)

غیب دان ہونے سے بدلیل آگاہ فرمادیا کہ مجکو غیب دان نہ جانو اگر میں
غیب دان ہوتا تو ساری بھلائیان لیتا اور جملہ صدمات جسمانی سے بچتا
ترجمہ کریمہ دویم یعنی اے محمد کہدے کہ کوئی مخلوقات آسمان و زمین سے چھپی
بات سوای خدا کے نہین جانتا فقط مگر ہان جسکو خدا تعالے نے خود امر غیب
یعنی چھپی بات پر آگاہ فرمادیا تو یہہ اور بات ہے کہ اسکو غیب دانی نہین کہتے جیسے
بطور وحی انبیا علیہم السلام کو امور مخفی پر آگاہ فرمادیا حسب کریمہ بسورہ جن
عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا یعنی اللہ تعالی جانتا ہے حال غیب کا پس
نہین خبردار کرتا ہے اوپر امر غیب اپنے کے کسیکو مگر جسکو کہ پسند کرتا ہے
رسولون مین سے فقط پس ان معجزات باہرات کو وسیلہ ہدایت اور ذریعہ نجات
جملہ مخلوقات کا بنا دیا اور فرقہ اولیا کو بطور الہام اور کشود باطنی کے خبردار
کردیا اور اظہارات ان کرامات اولیاء اللہ سے بھی کہ جو از قسم آثارات معجزات
باہرات سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہین آفتاب دین رسالت کا بہ
بخوبی چمکا جس ایک جہان کو کہ جو راہ حق کو راہ راست پر پہونچادیا جیسا کہ
درباب عطای امور غیبی بمقبولان الہی موافق مسئلہ عقائد کرامات اولیا
حق ہیگا کے جناب مولانا بھی فرماتے ہین ف اولیا را ہست قدرت از الہ

ترجمہ باز آر اندیشہ ز راہ ؛ غیب را ابرے و آبے دیگرست ؛ آسمان و آفتاب
دیگر است ؛ ناید آن الا کہ بر خاصان پدید ؛ باقیان فی لبس من خلق جدید
دفع کن از مغز و از بینی زکام ؛ تا کہ ریح اللہ آید در مشام ؛ وصف بخوبی جناب
بتاکید شدید ہونے غیب کے ان سوای اوس صاحب ــــــ سوش مجید
کے کہ مبادا کوئی از راہ نافہمی یا باظہار گرم جوشی محبت بجناب آنحضرت صاحب
خاتمیت منصب نبوت کے اوس سرور عالم کو بھی خاص خواص جناب
باری میں شامل کرے اور دائرہ اسلام سے باہر ہو جاوے تاہم بسیار
از نافہمان عوام گرفتار اوہام اس بدعقیدگی سے خوار ہو کے تباہ اور برباد
گئے اور خسر الدنیا والاخرۃ ہو گئے عیاذا باللہ اور نہ اسقدر آپ کا مرتبہ گھٹانا
کہ اونکے خاص خواص مثل خاتمیت نبوت و شفاعت دیگر تمام امت
و نیز شفاعت کبری سراپا عظمت و جاہ اور نہونے سایہ اوس سایہ خدا
سراسر نور و ضیا وغیرہ صفات خاص حبیب رحمانی میں جیسا کہ در تفسیر
فتح العزیز بسورہ والضحی مثل قطرہ از دریا مرقوم ہے اور کسی دوسرے کو
شامل کریں یا مثل و مانند اوس بے مثل اور بے مانند کے در جملہ صفات
کاملہ جانکر اور دوسرے کو بھی موجود ہونے کا اعتقاد رکھیں کہ یہہ بھی دائرہ اسلام

(۴۲)

[illegible]

باہر ہونا اور سراسر خلاف عقاید جمہور علما امت اہل سنت و جماعت کے چلنا ہے

معاذ اللہ منہا بچاوے اللہ تعالی اس بلا ایمان ربا سے بھی ہر کلمہ گو کو آمین چنانچہ

اس بلا و ہوای و بائی ایمان ربا سے بھی بسیارے از ہوا پرستان باخودی دست

و گریبان اسلام و ایمان سے دست بردار ہوکے تباہ و خوار ہوگئے اور خواری

دارین سر پر لیکئے سبحان اللہ سچ ہے بڑ و لکی بڑی بات چنانچہ جناب مولانا

جامی جامع علوم ظاہری و باطنی نے یہ عقدہ جو نزد کج فہمی بائل کے سخت مشکل اور

لاینحل تھا کس لطف سے حل فرمایا اور سر پر درد بیماران نافہمی و خود پسندی کو کیا

خوب صندل لگایا اور زخمی جگر محبت رسول خدا کا کیا عمدہ علاج فرمایا یعنی محامد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کیا عمدہ رباعی کہ دلربائی میں خاصیت کہربائی

رکھتی ہے فرمائی ہے خصوصًا مصرعہ اخیر جو نگین بر خاتم ہے کس چمک دمک

سے معنی خاتم النبیین کے جڑے ہیں ع یا صاحب الجمال و یا سید البشر ؛

من وجہک المنیر لقد نور القمر ؛ لا یمکن الثناء کما کان حقہ ؛ بعد از خدا بزرگ توئی

قصہ مختصر ؛ چنانچہ سرامد کاملین تاج المفسرین و المحدثین صاحب تفسیر مذکور نے

بسورہ الم نشرح بمقام وصف ختم المرسلین بقولہ جناب ممدوح کیا خوب فرمایا

فرماکے وصف ہمیشہ با تمام خاتم النبیین علیہ السلام کو ایسا ختم کر دیا در حقیقت

(۴۴۳)

حسب مقولہ مقبولہ الکنایۃ ابلغ من التصریح کے گویا عقیدہ حقہ جمہور علما سلف
اور خلف کو بکمال خوش بیانی اور آب و تاب ایمانی حسب آیات قرانی کے بیان
فرما دیا اور مقتدای دین و اسلام ہونا مولانا جامی کا بھی سب پر بخوبی ثابت
کر دیا تیسرے یہہ کہ عزت اور عظمت خدا داد ہر گروہ کو اپنے اپنے مقام پر بکمال احتیاط
ملحوظ رکھیں اور خلاف امور مراتب اعتقادی کے ہرگز تقدیم و تاخیر نکریں بل
اس قسم کا کوئی کلمہ بھی بھولکر زبان پر نہ لاویں یعنی جملہ عوام انام سے گروہ صلحا و
اتقیا کو اور اس زمرہ سے فرقہ اولیا با صفا اور شہدا فی سبیل اللہ کو اور اس
فرقہ سے اہل بیت عظام غریق دریای محبت خدا اور اصحاب با احترام حریق آتش الفت
خالق ارض و سما کو اور اس گروہ پر شکوہ سے جماعت انبیا علیہم السلام اشرف
المخلوقات انسانیکو اور اس فرقہ برگزیدہ مجموعۂ خوبیہای پسندیدہ سے تاج الانبیا
علیہ افضل التحیۃ والثنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل و اشرف
جانیں چنانچہ کتاب روضۃ العلما جو امام ابی الحسن بخاری کی تالیف سے ہے اوسمیں
لکھا ہے کہ اجماع امت اسپر ہے کہ انبیا علیہم السلام سب مخلوقات سے افضل
اور سرور عالم سب انبیا کے سے بھی افضل ہیں اور بعد انبیا علیہم السلام کے
تمام خلق سے افضل خواص ملائکہ ہیں مانند حضرت جبرئیل اور حضرت اسرافیل اور

اور حضرت میکائیل اور حضرت عزرائیل اور حاملان عرش اور روحانی رضوان اللہ

علیہم کے اور صحابہ اور تابعین اور شہدا اور صالحین باقی اور سب فرشتوں سے

افضل ہیں فقط کتاب الصلوۃ ترجمہ درمختار ف پس سب سے افضل ہونے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لازم آیا کہ کوئی عالی مرتبہ اور بدارج علیا

کا ما ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر اور مثل نہیں ہو سکتا کہ محال ہے

پس اس اعتقاد ہدایت بنیاد میں سر مو فرق کرنا جائز نہیں کہ یہی عقیدہ

ہو اپنا حقہ موافق ارشاد قرآنی اور حدیث رسول ربانی کے سب علماء امت

اہل سنت وجماعت کا ہے پس جو کوئی اس عقیدہ کے خلاف ہوگا وہ سب

عبادت و بندگی اور دولت پرستندگی ایمانی کو برباد کریگا معاذ اللہ منہا پس

ای برادران دینی اور صاحبان ایمانی برای خدا ذرا ارشاد قرآنی اور احکام

رسول ربانی کو بچشم حق بین انصاف قرین دیکھو اور کان دہیان رکھو

اور خوب بنظر غور دیکھو اور بدل صفا منزل سمجھو اور الفضلہ تعالی دانستہ ہو

یا وانستہ نہ ہو اور اسقدر خواب غفلت میں بیخود ہو کے خود رائی اور ہوا

پرستی کو کام نہ فرماؤ اور تابعداری بکلمات اور عادات ہوا پرستان خود

نما کے برباد نجاؤ اور در احکام خدائی خود رائی کو کام فرما کے ہرگز آتش حسد

و نفاق باہم افروختہ نکرو اور دین میں تفرقہ نڈالو اور حکم قرآنی کریمہ
پارہ ۲۱ سورہ روم سے ڈرو اور ہرگز چشم پوشی نکرو مبادا مصداق اوس
حکم محکم کے۔ اَلَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ تا آخر یعنی جنھوں نے پھوٹ ڈالی اپنے
دین میں اور ہوگئے اوس میں بہت گروہ ہر فرقہ جو بات اوسکو بھائی
اور دل میں سما گئی وہ اوسپر ریجھ رہا ہے ف چنانچہ ذرا انکھ کھولکر دیکھے
کہ ہر شہر و دیار کوچہ و بازار باہم خواندہ و ناخواندہ میں کیا حال قال
حتی کہ اکثر نوبت جنگ و جدال ہے اللہ تعالی بچاوے اس آفت خود رایی
اور بیجا سخن آرائی سے سب کو آمین گویا اسیواسطے خداوند کریم نے
جابجا قرآن مجید میں اس آفت سے ڈرایا ہے ایماندار و نکو معاذ اللہ منہا
کہ خبردار ہو کر ہوا پرستی اور خود آرائی کے گرد بھٹکنا کہ گمراہ کردیتی ہے
اور جو کسی عالم صاحب جامع علوم ظاہری دور از لطف مذاق باطنی
بمقتضای بشریت یا بمقابلہ باہم گر از مخالفت براہ خود پرستی کوئی مسئلہ
غلط خلاف حکم قرآنی اور حدیث رسول ربانی یا جمہور علماء ناجی کے
اتفاقیہ یا ستے نکلگیا اور پھر از راہ سخن پروری اوسکے رواج دینے میں
درتمام خاص و عام کوشش کرکے شب و روز ہی چرچہ پھیلایا اور اپنی

[illegible]

(۳۴)

بات کو سب پر بالا کرنا چاہا تو دیگر حضرات دانستہ یا نادانستہ کے ولیکن
البتہ اس خطرہ کا پھوٹ سکے زہر نہ پھیلا سکے کہ یہہ بات تو ہمنے بڑے عالم سے
سنی ہے اوسکے خلاف کیسے کرین اور سب ہمسرون مین کیونکر انگشت نما
ہوون بلکہ بحکم کریمہ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ کے دائم حکم حق پر ثابت و قائم
ہین اور ارشاد مالک حقیقی سب پر بالا رکھین موافق کریمہ وَکَلِمَۃُ اللّٰہِ ہِیَ الْعُلْیَا
کے نگہبان اگر برای رفع تردد کے اوسکو خود بخوبی دریافت کرین کہ آیا یہہ کلمات
اونکے از قسم حق آرائی و خدا نمائی ہین یا باعث عالم بشریت و بخار خود پسندی کے
از قسم کلمات ہزلیات و خودنمائی کے ہین کہ بلاشبہہ عالم بے عمل گرفتار بخار
خود پسندی پہچاننے حق و باطل مین مانند بے علم و جاہل کے ہو جاتے ہین
جیسے بحالت شدت بخار گرفتار ہونے اور سخن فضول و بیہودہ بکتے ہین
حکیم و مریض ہر دو برابر ہین چنانچہ حکیم بیمار کے پاس بجز بیمار پرسی کے کوئی
بیمار دوا پوچھنے کو نہین جاتا کہ عقل بیمار کی بیمار ہوتی ہے پس ایسے ہی عالم
بیمار ہوا و ہوس امراض دلی گرفتار کے پاس جانا اور مسئلہ حق پوچھنا اور راہ
حق دریافت کرنا مفید نہین ہوتا حیف صد حیف کہ ؎ جو طبیب اپنا تھا
دل اوسکا کسی پر زار ہے ؁ مژدہ باد ای مرگ عیسی آپ ہی بیمار ہے ؁

در حقیقت باعث زیادتی گمراہی مخلوق الہی کا ارباب حق نے یہہ بھی فرمایا ہے
کہ راہ حق پرستی کی خود پرستوں سے پوچھتے ہین اور اونکے کہنے پر چلتے ہین
لہذا برباد ہوتے ہین کہ وہ خود بطوفان خودی ڈوبے ہین اور سب کو
ڈبونا چاہتے ہین مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند؛
ہر کرا باشد مزاج وطبع سست ؛ او نخواہد ہیچکس را تندرست ؛ درست ہے
کہ بھلا کہین طبیب بیمار کی دوا سے بیمار اچھے ہوتے سنے یا عالم خود پرست
سے خدا پرست ہوتے دیکھے ہین پھر بھلا اگر خوب سمجھہ مین نہ آوے اور بخوبی
حق وباطل مین فرق کرنیکی طاقت نہو تو بعدہ محک امتحان دریافت
از دیگر علما کامل از ہوا پرستی در محبت خدا چور و محب رسول مقبول
سراپا نور معمور سے اگر اس بات کو کما حقہ کھرا کرلین تو اور بہتر ہے جیسا کہ
مولانا فرماتے ہین ع معنی قرآن ز قرآن پرس وبس ؛
وز کسی کاتش زداست اندر ہوس ؛ پس جس امر واجبی شرعی کو علما
نامی گرامی صاحب تقوی وطہارت کو حسب اطلاع علما اہل سنت وجماعت
کے پاوین اوسپر عمل کرین اور جو اوسکے خلاف ہو اوسپر عمل نکرین اور
خود رائی بالای طاق رکھین جو تھے اطاعت خدا او محبت رسول خدا کی

ہر دم و قدم دم بھرتے ہین وہ ادمی سچا پکا ہوگا جو سچا اوری احکامات قرانی
اور ارشادات رسول ربانی کو تمام خواہش نفسانی سراپا طغیانی پر مقدم
کرکے بکمال مستعدی اور سرگرمی انجام دہی احکام الٰہی مین بہزار دل و جان
کوشش کریگا اور ہرگز سستی و کاہلی کا نام نہ لیگا ؎ قدم باید اندر شریعت
نہ دم ؛ کہ اصلے ندارد دم بیقدم ؛ ؎ رفتن بندہ پے مولا گواہ است ؛
کہ منہم بندہ و این مولائی ماست ؛ بلکہ ایمانداران کامل بمحبت خدا جان بازی کا
یہہ حال ہے کہ نقد و جنس للہ بامور خیر دینے کا کیا ذکر ہے بلکہ وہ تابعدار جناب
باری نقد جان نثاری سے بھی دریغ نہین کرتے حتی کہ طالب مولی برای حصول
رضا جوئی خدا نقد جان کو بھی مانند شئے بے قدر دست فروشی کے دربدر کوچہ و
بازار مین لئے پھرتے ہین کہ کسی طرح نقد جان ہاتھ سے جائے اور نقد جنس خوشنودی
خدا ہاتھ آجاے جیسا کہ کلام سعدی بھی اس مدعا کا گواہ ہے ؎
بسودای جانان ز جان مشتغل ؛ بذکر حبیب از جہان مشتغل ؛ بسودای
حق نشان نہ پرواے کس ؛ نہ در گنج توحید شان جای کس ؛ بلکہ ہمہ دم
اس قسم کا مضمون اونکے حرز جان و ورد زبان ہے کہ ؎ نقد جان حضرت
زرستے مقدم یاری کردم ؛ تا دم زندگی خویش کہ کاری کردم ؛ نقد عمری

(۴۹)

کہ ندارد بدلے صرف مکن ۞ جز بسودای نگارے کہ ندارد بدلے ۞ گر دست دہد

ہزار جانم ۞ بر پای مبارکت فشانم ۞ جیسا کہ یکریمہ پارہ دویم وَمِنَ النَّاسِ

مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ میں ارشاد ہے

یعنی کوئی آدمی ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی خوشی تلاش کرتا اور

اللہ بڑا شفیق اور مہربان ہے بندونپر اور نیز مخالفت شریعت غرا اور ملت

بیضا کی ہرگز کسی امر میں اوسکے قول و فعل سے ظاہر نہوگی بحکم آیہ

سورہ انفال پارہ ۹ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یعنی تابعداری

کرو اللہ اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے خلاصہ یہہ ہے کہ

کہ دلیل ایمانداریکی تابعداری بل بصد جان بجا آوری احکام جناب باری

ہے یعنی قول بغیر فعل اور عمل کے ہرگز قابل قبول و اعتماد کے نہین

ہوتا ہے جیسا کہ بالا مرقوم ہے پس جب تابعداری جناب باری شرط

ایمانداری ٹھیری تو بغیر تابعداری کے دعوی ایمانداری کا صریح ذلت و خواری

بل مکاری ہے چنانچہ خوب ظاہر ہے کہ جو کوئی کسیکا اعتقاد سچا پکا کامل بدل رکھتا ہے

اور بالیقین اوسکو اپنا آقای شفیق مہربان قدردان صاحب احسان جانتا ہے

تو ہر دم اوسکی تابعداری مین بہزار دل و جان جان نثاری کرتا ہے حتی کہ

اوسکی رضامندی خور و نوش پر مقدم رکھتا ہے نافرمانی کا کیا ذکر چنانچہ ذرا نشہ

مدہوشی خود پرستی سے ہوش مین ہو کر دیکھو کہ تابعدار دنیا وار سکے کم تنخواہ دار ارذال

از قسم سپاہی جان نثار خدمتگار بطلب درہم و دینار دنیا ناپایدار مردم

کے ہر مالدار خوار زار کیسی خدمتگاری و تابعداری کرتے ہین کہ گھر بار

سونا کھانا بھول جاتے ہین جب ہر دم جان نثار کو تیار رہتے ہین پس مقام

غور ہے کہ جو دعوی ایمانداری کرتے ہین اور اطاعت خداوند کریم نہین بجا لاتے

بلکہ اوسکے برخلاف ظاہر ظہور کرتے ہین پھر وہ آپکو کس دلیل سے مسلمان

باایمان جانتے ہین پس حیرت کا مقام ہے کہ کیا مالک خالق رازق محسن

منعم رحیم کریم شفیق مہربان کا درجہ آقای دنیا سے بھی کم ہے معاذ اللہ منہا

جو اوسکی تابعداری کی برابر بھی بندہ خدا تابعداری خدا نکرے پس ہزاران نفرین

برین قال و حال اور دعوی تابعداری مالک ذوالجلال سچ ہے ؎

خسکم حق کی قدر کچھ جانتی نہین ؛ قدر اوس مالک کی پہچانی نہین ؛

حب دنیا نے کیا ہمکو تباہ ؛ کر دیا ایسی خوار و رسوا سیاہ ؛

حب دنیا جسکے دل پر سرد ہے ؛ راہ مولی مین وہی تو مرد ہے ؛

لہذا اہل تحقیق نے لکھا ہے کہ بالغ شرعی وہ ہے جو بارہ کمال

پندرہ برس کی عمر کو پہونچے اور اونمین آثار مردی پائے جائین اور بالغ حقیقی
وہ ہے جو احکام خدا و رسول کو ہر دم و قدم جملہ خواہش نفسانی پر مقدم رکھے
اور یاد الہی مین ہر دم ہمدم اور ہر قدم تازہ دم رہے **بیت**

دمبدم دم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم ؛ ناظر دم باش و دم را دمبدم
بیجا مدم ؛ پس کہاوت پیر نابالغ کی اس دوسرے معنی حقیقی پر درست آتی ہے
ورنہ شرع مین پیر نابالغ کے ساتھہ کب جمع ہو سکتا ہے کہ طفل نابالغ کا درجہ
پہلا اور جوانی کا درجہ دوسرا اور پیری کا تیسرا ہے خوب فرمایا سعدی
رحمۃ اللہ علیہ نے ؎ چہل سال عمر عزیزت گذشت ؛ مزاج تو از حال (۵۲)
طفلی نگشت ؛ اور نیز ارشاد مولانا بھی اس مدعا پر گواہ ہے ؎
خلق اطفال اند جز مست خدا ؛ نیست بالغ جز رسیدہ از ہوا ؛
گفت دنیا لہو و لعب است و شما ؛ کودکید و راست فرماید خدا ؛
بلکہ خود جناب باری بسورہ حدید پارہ ۲۷ بکریمہ اعْلَمُوٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا
لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ تا آخر دنیا کو کھیل و تماشا اور اہل دنیا کو تماشائی
مثل طفل نادان اور واہی کے فرمایا ہے ترجمہ یعنی دنیا کا جینا یہی ہے
کھیل و تماشا اور بناو سنوار اور بڑائیان کرنی باہم اور [illegible]

اور بہتایت ڈہونڈہی مال و اولاد مین فقط پس بلاشک جو کوئی محب
مال و منال دنیا و عیال و اطفال سے اپا و بال مین ایسا محو و مدہوش ہوگیا
کہ مطلق خدا اور احکام خدا انکو بھول گیا اور نشہ خود پرستی مین بھول گیا بالکل
ہوا و ہوس نفسانی اور خواہش نفسانی پر چلنے لگا درحقیقت الفت و محبت دنیا فانی مین
فنا ہو گیا اور سرمایہ زندگی و بندگی عالم باقی کو اسمقام گمنامی مین گم کر گیا
اور ذخیرہ خواری اور انواع ندامت اور حسرت کا سر پر لیکے چلا سب ارشاد مولانا
ے خلق را بنگر کہ چون طفلانی اند ؛ در متاع فانی چون فانی اند ؛
پس وہ آدمی چون طفل نادان محض بے عقل و نابالغ کے کھیل تماشے مین تباہ ہوگیا
کہ بازی و لہو سازی لوازمات طفلی و نادانی سے ہے ے چہل سال عمر عزیزت
گذشت ؛ مزاج تو از حال طفلی نگشت ؛ ہمہ با ہوا و ہوس ساختی ؛
دمی با مصالح نپرداختی ؛ مکن تکیہ بر عمر ناپایدار ؛ مباش ایمن از بازی روزگار
درحقیقت انسان نادان مسکین گرفتار بدست شیطان رجیم نے ارشاد جناب
باری وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ کی ہرگز قدر و منزلت بجا نہی اور نعمت
خداداد کی کچھ قیمت پہچانی موافق ارشاد جناب مولانا ے خویشتن
نشناخت مسکین آدمی ؛ از فزونی آمد و شد در کمی ؛ بلاشک جسکے دست

ارادت سے دامان حکم رحمن چھوٹ گیا وہ بدست شیطان گرفتار ہوکے
برباد ہوگیا مثل اوس لڑکے نادان کے جسکے ہاتھ سے دامان پدر و برادر مہربان نکلا
در جنگل بیابان چھوٹ گیا اور وہ لقمہ گرگ وغیرہ درندگان کا ہوگیا پس سلامتی
بندہ کوتہ اندیش نادان کی از دراز دستی شیطان در حکم برداری رحمان سے
جیسے نجات لڑکے نادان کی حیوان گزندگان درندگان سے دست بدامان
رہنے پدر و برادر شفیق و مہربان کے متصور ہے جیسا کہ جناب مولانا فرماتے ہیں

۵ دیو گرگ است و تو ہمچون یوسفی ؛؛ دامن یعقوب مگذار ای صفی ؛؛
دست کورانہ بحبل اللہ زن ؛؛ جز بامر و نہی یزدانی متن ؛؛

بلکہ جنہوں نے کھیل تماشے میں آپکو مٹادیا اور دین کو کھو دیا اونپر کیا قہر خدا کا نازل
ہوا ہستی کہ خداوند رحیم کریم نے بباعث کمال سرکشی اور خدا فراموشی اور
لہو سازی کے اپنی درگاہ سے پھٹکار دیا اور رسول اللہ سے بھی اونکا علاقہ چھوڑا دینے کا
حکم فرمادیا جیسا کہ ساتویں پارہ سورہ انعام ارشاد ہے وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا
دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا الآخر یعنی اے رسول چھوڑ دے جنہوں نے ٹھیرایا دین کھیل
اور تماشا اور بہکے دنیا کی زندگی پر اور اس سے نصیحت دی اونکو کہ گرفتار
نہو جاسے کوئی اپنے کئے میں کہ نہیں اوسکو اللہ کے سوا حمایتی نہ سفارشی

سو دیکھو تماشا تماشائیان دنیا کا کہ کیا کیا چال ڈھال براے گرفتاری دنیا پیشونکے
کرتے ہین اور کیسے کیسے جال انواع خیال و مقال کے واسطے فریبی خوشامد
پسند ونکے بچھاتے ہین مقام محال ملال اور افسوس کا ہے کہ کیسے کیسے
دانا دیدہ و دانستہ اونکے دام مدام گرفتار ہین پھنستے ہین اور وہ ہنس ہنس کے
اپنا کام نکالتے ہین اور اونکا کام تمام کرتے اور یہہ آخر کو روتے ہاتھ
ملتے رہجاتے ہین اسپر لطف یہہ ہے کہ با وصف گرفتاری ایسی خراب ہوسکے
پھر بھی کسی خیر خواہ حقانی کی بات نہین سنتے بلکہ جب کوئی بات ٹھیک کی
کہیے تو پھر از قسم دل لگی دلپر گذری اور ہرگز دلپر اثر نکرے ہان جو بات
خوش آئی سن لی اور جو خوش نہ آئی ہنسی جسکو جی چاہا کیا جسکو جی چاہا
نکیا ایسی ہی یعنی کھیل تماشے کے ہین کہ کبھی لڑکے کچھہ کھیل کھیلتے ہین اور
کبھی کچھہ تماشا کرتے دیکھتے ہین اور ہرگز پابندی کسی احکام شریعت غرا کی نہین کرتے
اور حکم قرآنی یہہ ہے کہ درصورت نافرمانی ایک حکم شرعی کے بھی قولاً ہو یا فعلاً
یا اعتقاداً گویا بیشک یہہ شخص اپنے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی کے جھوٹے
ہونیکا بہزار زبان اقرار کرتا ہے اور گویا دائرہ اسلام سے باہر جاتا ہے چہ جائیکہ
فرایض پنجگانہ کو بھی چون لقمہ لذیذ بلا تردد نوش فرمائین اور بالکل تارک نماز

ہو جاتین یا کبھی چھوڑ دیتے ہین کبھی پڑھتے ہین سستی کہ جب اونکو نماز کیواسطے بلاوین تو از
قسم کھیل تماشا جانتے ہین ہرگز خیال نکرین حسب کریمہ ۶ پارہ اخیر وَاِذَا نَادَيْتُمْ
اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ یعنی جب تم اونکو پکارتے
ہو واسطے نماز کے تو اوسکو ٹھٹھا اور کھیل تماشا جانتے ہین اور یہہ بات اونکی نادانی
باعث سے ہے یعنی قدر و منزلت عبادت کی نہین جانتے ورنہ بجان و دل
دوڑتے پس یہانتک اسلام و ایمان کا نشان بھی نہین رہتا معاذ اللہ منہا تو اب
ان حضرات کے لئے مسلمان ہونیمین کیا کلام ہے حسب مثل مشہور مصرعہ
برعکس نہند نام زنگی کافور. مگر اوس پر لطف اور یہہ ہے کہ جو کوئی اونسے کہے
کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ نماز نہین پڑھتے روزہ نہین رکھتے خدا سے نہین ڈرتے
احکام شرع کو نہین دیکھتے سب ہی نہین چھوڑتے تو از راہ ناخوشی یا سرکشی بدلا اونکی
یا از راہ ظرافت یون کہتے ہین کہ چلو تم ہی بہشت مین جانا بہت دینداری مت بگھارو
اور تمہین بہشت مین ہم دوزخی ہی سہی پر یاد رکھو لازم ہے نماز ہوتا کیا تھوڑی آفت تھی جو ان
حضرات نے یعنی انہون نے ان باتون سے اور آفت اپنے سر پر لی کہ گناہ کرنا ایک گناہ
اور نادم نہونا دوسرا گناہ اور فخر کرنا اوسپر تیسرا گناہ ہے بلکہ از قسم کفر ہے
معاذ اللہ منہا کہ کفار کا طور اڑانا اور وتیرہ ہے اور اس قسم کی باتین کہتے

جیسا جابجا کلام اللہ مین ارشاد ہے چنانچہ کریمہ پارہ تیئیسوین اِنَّ الَّذِیْنَ
اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ارشاد ہے یعنی جو گنہگار ہین
وہ ایماندارونسے ہنستے ہین فقط حتی کہ انبیا علیہم السلام سے بھی ہنسی
دل لگی کرتے تھے اور اونکا کیا ذکر ہے حسب کریمہ سورہ زخرف پچیس پارہ
وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ تا آخر وغیرہ آیات یعنی اور نہین آتا لوگونکے پاس کوئی
پیغام لانیوالا اور نیک بات سنانیوالا کہ جسّے کسان نافہم گمراہ ہنسی
ٹھٹھا نہین کرتے فقط پھر اور اونکا کیا پتہ ہے پس ای برادران دینی او مخلصان
ایمانی جبتلک بحکم کریمہ پارہ دوم یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّةً
کے پورے پکے اسلام وایمان مین نہ درآوسگے اور خطرات درونی نفسانی اور
مفسدان دینی بیرونی بل اغوای شیطانی سے جو کھلا دشمن تمہارا ہے اپنا
جانکو نہ بچاؤگے اور عقائد فاسدہ سے سچی پکی توبہ نکروگے ہرگز مومن نہوگے
تو کسی عبادت اور خیرات کا نفع نہ پاؤگے گو ساری عمر عبادت اور نیکو کاری
ظاہری مین گذار و اور زرکثیر نام وری کو صرف کرو اور کھلا دشمن ابلیس ہے
تلبیس کو اسواسطے فرمایا کہ چھپے دشمن سے ہر کوئی دانا بھی دھوکا کھا جاتا
جاتا ہے مگر کھلے سے ہر کوئی نادان بھی اپنی جان بچا تا نجات پاتا ہے

چنانچہ حسب کریمہ سورہ طٰہٰ فوسوس الیہ الشیطان تا آخر باغوای شیطانی حضرت
آدم علیہ السلام کا بہشت سے نکلنا اور صدہا طور کی خرابیوں میں پڑنا و کریمہ
سورہ طٰہٰ وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ تمام عرشی و فرشی میں بجرم نافرمانی رحمانی
انگشت نما ہونا ہیچو طشت از بام افتادہ سب پر بخوبی ظاہر ہے پس ایسا نہو کہ تمکو
بھی وہ فریق فریب دیکر تابعداری جناب باری سے باہر کر دے اور دنیا و
آخرت میں رسوا اور بدنام کرکے تباہ اور برباد کر دے جیسا کہ تمہارے
دادا دادی کو فریب دیکر جنت سے نکالا اور تمام عرشی و فرشی میں رسوا و
بدنام کیا جیسا کہ سورہ اعراف کریمہ یابنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج
ابویکم من الجنۃ میں ارشاد ہے یعنی اے اولاد آدم کے نہ بہکاوے تمکو شیطان
جیسا کہ نکالا تمہارے باپ کو بہشت سے فقط پس بکمال شفقت جناب ایزدی
مستقبال امت محمدیہ کے لیے ایسے ارشادات قرآنی بیان فرمایا اور بہوس رہنما
ہدایت آمیز شفقت خیز سے ظاہر ہے کہ تمام ہر آدمی بباعث نادانی کے نافرمانی رحمانی
باغوای شیطانی خوار و ذلیل ہوکے برباد جاتا ہے خرابی دارین سر پر لیتا ہے
افسوس صد ہزار افسوس کہ جو کوئی انکے بند و زنشہ سے راہ راست چھوڑکے بے راہ
خستہ ابتہ جہاں وہ اق لوٹتا ہے انمیں چلے اور راہ راست بتانے والے

شفیق مہربان کے کہے پر عمل نکرے اور دن دوپہر اوندھا گرے اور سر توڑے بل جان
وہاں کھووے اور ہر کس و ناکس مین ذلیل و خوار ہووے تو یہہ امر لا علاج ہے کہ اپنے
کئے کا کیا علاج ہے حسب ارشاد سعدی کہ ای نفس خود کردہ را چارہ چیست
مثلاً جنگلی داوی کے پاس آبرو کے لحاظ سے حاکم شفیق رحیم کریم کسی شخص کو بصد
ذلت و خواری منہ کالا گدھے پر سوار سر پر جوتی پیزار ہزار اچھے پکار شہر بدر کرے
اور اوسکی از حد عزت و خاطر داری کرنے اور بخوبی اوس مردود کی دشمنی اور
عداوت سے آگاہ فرما دے بلکہ از راہ کمال شفقت و بندہ نوازی اوس راندہ
درگاہ کی تابعداری سے بھی بخوبی منع فرما دے حسب کریمہ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ حتی کہ از راہ کمال تنبیہ تا م بحکم لَمَن تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ شدت عذاب دوزخ اور ازہمبستری
شیطان سے خوب ڈراوے یعنی جو کوئی آدمی ای شیطان تیری
چلا مین ہر ولن کا دوزخ تم سب اکھٹے فقط تا ہم نا فرمان پروردگار
عصیان شعار بنی آدم نا فہم ہر دم و قدم اوسی حسبہ بے دم کی فرمانبرداری
مین چون سگ گزندہ شب و روز دوا دوش کرتے ہین اور ذرا دمین
نہین شرماتے ہین بل دیدہ و دانستہ رسوائی اور روسیاہی دارین

(۵۹)

حاصل کرتے ہیں پس اس بیماری لا علاج کا کچھ علاج ہی نہیں کہ اس سے خواری

و ذلت اور کیا ہوگی کہ بطمع نفع دنیا فانی کے راحت عقبیٰ باقی کی چھوڑی اور

انواع و اقسام کی خواری دارین سے پائی حسب کریمہ سورہ نحل ذٰلِكَ بِأَنَّهُمُ

اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا یعنی سبب ذلت و خواری اختیار کرنے کسان خوار و نافرمان

پروردگار مستحق انواع عذاب نار یہ شرار کا یہی ہے کہ انہوں نے عزیز اور

مقدم رکھا دنیا کی راحت کو آخرت کی راحت اور مسرت پر گر ان کو عزت

و فرحت عقبیٰ کی ہاتھ سے گئی الا دنیا کی شہرت و مسرت تو ہاتھ لگی حسب مثل

مشہور کہ سے سفاہہ سوائی سے خوشتر شہرت کے لالچ جون نگین بہ منہ ہوا

کالا بلا سے نام تو روشن ہوا ؛ درحقیقت بحکم کریمہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

تا آخر قدر و منزلت عنایت و شفقت اللہ کی جیسی سے نہیں بھی اور عظمت خداداد

حضرت آدم کی حسب کریمہ پارہ اول وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ تا آخر کی پہچانی

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہا ہم نے ای آدم تجھ بستی تمام تم اور تمہاری عورت

رہو جنت میں اور کھاؤ اوس میں ہر قسم کی نعمت جہاں سے چاہو فقط جیسا کہ

مولانا بھی فرماتے ہیں سے آخر آدم زادۂ ای ناخلف ؛ چند پستی تو نداری بر شرف ؛

آسمانہا ہمت سوی اختر باختی ؛ آدم مسجود را نشناختی ؛ ای النسل با دستانہ قبلہ کا مگار

باغوو ازین پارہ دوزی تنگ دار؛ ترک عیسی کردہ خر پروردہ؛ لاجرم چون
خر بیرون بردہ؛ سالہا خر بندہ بودی بس بود؛ زانکہ خر بندہ ز خر واپس بود
اس لطف پر طرہ اور ہے کہ جس آدمی نے بباعث حماقت و نادانی باغوای
شیطانی دشمن جانی کے فرمانبرداری اور تابعداری رحمانی چھوڑی اور انواع
اقسام کی ذلت و خواری دارین سر پر لی روز قیامت کے اوس فریبی دغاباز
مکار مردم آزار نے کیسے اوسکو ذلتین دین اور آنکھیں دکھائین اور ہزارون
طور کی ملامت و نفرین کین ٥ خر بے دم یہہ شیطان بس غضب ہے؛
کہ ہنکانیکا اسکو خوب ڈھب ہے؛ سبحان اللہ ذرا دیکھو تماشا انسان
نافرمان رحمان تابعدار شیطان علیہ اللعن کا کہ سکی محبت اور رفاقت
مین اطاعت اور بندگی مالک حقیقی کی چھوڑی اور صدہا طور کی ذلت
و خواری دارین کی اختیار کی اور سنے روز قیامت کے کیسا ذلت
و خواری و رسوائی کا مزا چکھایا اور میدان حشر مین از حد شرمایا کہ جینا
بدتر مرنے بل زندہ درگور ہونے سے کر دیا کہ بجز خون جگر کھانے اور
ذلیل و رسوا ہونیکے کچھ چارہ نتھا بل بکمال حسرت اور صدہا ندامت
اور ذلت کے اس قسم کا مضمون زبان پر جاری تھا ٥ اطاعت

دشمن جان ولکو بچانی ۔ سزا اپنے کیے کی خوب پائی ۔ چنانچہ در تمام اہل حشر
اور بس روسیاہی اور رسوائی تھی جیسا درپارہ ۱۳ الیسورہ ابراہیم ارشاد ہے
وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ تا آخر یعنی اور بولا شیطان جب فیصل ہوچکا
کام کہ اللہ تعالی نے تمکو دیا تھا سچا وعدہ اور مینے وعدہ دیا پھر جھوٹ کیا
اور میری تمپر کچھہ حکومت نتھی مگر یہان مینے تمکو بلایا بہکایا پھر تمنے مان لیا
تو اب مجکو مت الزام دو بلکہ الزام دو آپکو اور اپنے کیے کو بھگتو جیسا کیا ویسا
پایا پس اب نہین تمھاری فریاد کو پہونچون نہ تم میری فریاد کو پہونچو مین نہین
قبول رکھتا جو تمنے مجکو شریک ٹھہرایا یعنی مجھے تمسے اب کچھہ واسطہ نہین فقط
پس اس حماقت اور سخت ذلت و خواری رسوا تر زندہ در گور ہونے اور ہمیشہ کے
خود مارنے علاج اوسکا دوسرے سے جاننے سے اور کیا خواری رسوائی اور روسیاہی
ہوگی سچ فرمایا کسی سچے نے ؎ ما خود زدہ ایم تیشہ بر پائے ۔ ای وای بجان خود رسیدہ
وای ۔ بلا شک جو کوئی ایسے مالک رازق خالق شفیق رحیم کریم کی تابعداری
چھوڑکر فرمانبرداری دشمن جانی ایمانی کی کریگا وہ ضرور ذلت و خواری سرپر لیگا
اور ہاتھہ حسرت کے ملیگا حسب کریمہ پارہ پنجم وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ
دُونِ اللّٰهِ تا آخر یعنی جو کوئی اللہ کو چھوڑکر شیطان کو رفیق پکڑیگا سو وہ ڈوبا برباد

کیا صریح نقصان مین فقط پس ای برادران دینی اور دوستان جانی اس
دشمن جانی ایمانی پنہانی سے ذرا خبردار اور ہوشیار رہو کہ جناب باری
بکمال شفقت وعنایت بواسطہ امت محمدیہ ہونے کے ہمکو ایسے ارشاد شفقت
بنیاد سے اوس فریبی دغاباز مکار کے فریب سے بچاتا ہے جیسا کہ بیچ
سورہ فاطر ۲۲ پارہ ارشاد ہے اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ یعنی بیشک
شیطان تمھارا جانی اور ایمانی دشمن ہے خبردار کردیا گویا خواب غفلت
سے جگا دیا اور عالم مدہوشی سے ہوشیار کردیا کہ مبادا روز قیامت اوس
دشمن سراپا عداوت کی رفاقت مین صدہا قسم کی ذلت اوٹھاؤ اور
ہاتھ افسوس کے ملو اور پھر بجز حسرت کے کچھ پھل نپاؤ بلکہ امت محمدیہ
ناکردہ گناہ جسکو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ فرمایا دھبا لگاؤ اور دیگر محمدیان باایمان کو
ناحق میدان حشر مین شرماؤ کہ اس سے بڑھ چڑھ کے اور کونسی ذلت
او خواری ہوگی پس ہان اگر اپنی رسوائی کا کچھ خیال نہین ہے تو کیا
بدنامی امت محمدیہ کا بھی ذرا دھیان نہین مصرعہ گیرم کہ تخت نیست غم
ناہم نیست ہے اور ذلت عذاب نار اور انواع قسم کی مار دھاڑ جو کچھ ہوگے
وہ لطف دوسرا علاوہ اس روسیاہی بالا کے ہے کہ دوزخ غضبناک

دزناک گنہگاران بیباک کے منہ پھیلائے بیٹھی ہے اور گمراہان ناپاک کا واسطے

عذاب ہولناک کے انتظار اور سیری سے انکار کر رہی ہے حسب ارشاد کریمہ

تبارک الذي وہي تفور تکاد تمیز من الغیظ اور کریمہ سورہ ق یوم نقول

لجہنم تا اخر یعني اسقدر دوزخ غصہ مین بھری ہے کیا عجب ہے کہ ابھی

پھٹ پڑے اور جسدن کہینگے ہم دوزخ کو کہ بھر گئی تو بدکاروںنسے

وہ کہے ابھی بخوبی سیری نہین ہوئی کچھہ اور بھی فقط پھر با وصف ایسے

وعید شدید ایات قران مجید کے حال ہم غافلان سراپا طغیان و

عصیان کا موافق مضمون ایسے دو شعر کے ہے

(٦٤)

صیاد زمانہ دام بر دوشش ٭ میگردد و من بخواب خرگوش ٭

کردم گنہ و شدم گنہگار ٭ میدانم و میکنم دگربار ٭

اور نیز اکثر سبب عصیان شعاری اور گنہگاری اور دوری اور نیک

کاری جو باعث صد ہا خواری اور ناری ہونے کا ہے بے نماز ہونا اور

بھوکونکا نہ کھلانا اور صحبت بد نا ہنجار مین بیٹھنا ہوتا ہے جیسا سورہ

مدثر ۲۹ پارہ مین ارشاد ہے ماسلککم في سقر قالوا لم نک من المصلین

ولم نک نطعم المسکین وکنا نخوض تا اخر یعني جنتی دوزخ جانیوالونسے

پوچھینگے کونسی غفلت اور معصیت لائی تمکو دوزخ مین کیا قہر پروردگار اور سختی عذاب نار پر سزا سے خبردار نہ تھے جو اس بلا قہر خدا مین گرفتار ہوئے جب وہ آفت زدہ بانواع مصیبت و عذاب مبتلا بصد آہ حسرت افزا بہزار خرابی و واویلا فریاد کر کے کہینگے کہ ہای نہ تھے ہم نماز فرض ادا کرنیوالے اور نہ تھے ہم محتاج کھلانیوالے اور تھے ہم بد صحبت بیٹھنے والے اور جھگڑا لونکے ہم پیالہ او کما قال اللہ چنانچہ جناب مولانا بھی حسب الحکم و بے خبری بد صحبت کے بیان فرماتے ہین ؎ ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت ؛ صحبت احمق بسی خونہا کہ ریخت ؛ مار بد تنہا فقط بر جان زند ؛ یار بد بر جان و بر ایمان زند ؛ مار بد جانے ستاند از سلیم ؛ یار بد آرد سوے نار جحیم ؛ ہر کہ با نا راستان ہمسنگ شد ؛ در کمی افتاد و عقلش دنگ شد ؛ بر سر اغیار چون شمشیر باش ؛ ہین مکن روباہ بازی شیر باش ؛ تا ز غیرت از تو یاران نگسلند ؛ زان کہ آن خاران عدو آن گلند ؛ آتش اندر زن بگرگان چون سپند ؛ زانکہ آن گرگان عدو یوسف اند ؛ مگر یہی خرابی تو ہے کہ حسب کریمہ پارہ ۲۳ سورہ زمر فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم دل پر ایسی سختی آئی اور سیاہی گناہ جمین چھا گئی کہ باپ خوشامد اور صحبت بد

والکو بھائی اور حکایت نیک کار اور ہدایت اور نصیحت خوش گفتار تقویٰ شعار نیک
کردار سے ازبس نفرت جی مین سماگئی حسب کریمہ ۸ پارہ وَلٰکِن لَّا تُحِبُّونَ النّٰصِحِینَ
یعنی ولیکن تمکو نصیحت اور خیرخواہی نصیحت کرنیوالونکی ہرگز خوش نہین آتی
حالانکہ اہل خوشامد اور ارباب صحبت بد بروز قیامت دشمن ہوجاینگے اور
پاک طینت خداترس ہی کام آوینگے حسب کریمہ ۲۵ پارہ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنی روز قیامت کے جتنے دوست ظاہری ولباسی
وہم پیالہ وہم نوالہ ہوسکے خوشامد درآمد سے اپنا کام نکالتے تھے کبھی عرش پر
چڑھاتے تھے کبھی زمین چھکاتے مصاحبت گرم کرتے باتین مسرت خیز
لذت انگیز سناتے تھے شب وروز غفلت وگنہگاری مین بسر کراتے تھے
اور کبھی مثال میان مٹھو کچھ سکھاتے پڑھاتے مفت عمر عزیز ضایع کراتے
راہ حق سے بہکاتے ہین باہم دشمن ہوجاینگے حالانکہ وہ بڑے مفسد مکار
جھگڑالو ہین حسب ارشاد پارہ دوم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ کہ خوشامد
کرے دنیا کی باتین بناوے تاکہ خوش کرے رغبت دلاوے اور جھوٹی
صدہا قسمین خدا کی کھاوے حالانکہ وہ بڑا جھگڑالو مکار ہے پس یہی سب
دوستان لباسی لقمہ جیب کھانیوالے جھوٹی باتین بنانیوالے ایکدوسرے کے

دشمن ہوجاینگے گمراہان خدا سے ڈرنیوالے بات حق تلخ نا شیرین اثر سنانیوالے
جنت کی رغبت دلانیوالے عذاب دوزخ سے ڈرانیوالے طمع نفسانی سے
اور خواہش دنیا سے دور اور خوشامد سے نفور اور بمحبت خدا چور سراپا اوصاف دانش و
شعور دوست ہوجاینگے اور ہر قسم کی سفارش کرینگے ؎ شنیدم کہ در روز
امید و بیم ؛ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ؛ اسیواسطے مولانا نے صحبت
نیک کار خوش گفتار نیکو کردار فرمانبردار پروردگار کے رغبت دلائی ہین ابیات
رو بجو یار خدایی را تو زود ؛ چون چنین کردی خدا یار تو بود ؛
ہمنشینے اہل معنی باش تا ؛ ہم عطا یابی و ہم باشی فتا ؛ ہمنشینی مقبلان
چون کیمیاست ؛ چون نظرشان کیمیائی خود کجاست ؛ سوی این مرغابیان
رو روز چند ؛ تا ترا در آب حیوانی کشند ؛ سایۂ شاہان طلب ہر دم شتاب ؛
تا شوی زان سایہ بہتر ز آفتاب ؛ بندہ یکمرد روشن دل شوی ؛ بہ کہ بر فرق
سر شاہان روی ؛ تا توانی زاولیا رو میتاب ؛ جہد کن واللہ اعلم بالصواب
در بدر میگرد میرو کو بکو ؛ جستجو کن جستجو ؛ اندرین رہ می تراش و
میخراش - تا دم آخر دمی آخر بود ؛ کہ عنایت با تو صاحب
سر بود ؛ اور نیز صحبت بدکار دل آزار غدار نا ہنجار بیہودہ گفتار

بطوفان عصیان گرفتار نافرمان پروردگار سے نفرت کراتے ہین ف
یعنی جیسا زہر کہنہ قاتل اور پراثر ہے کہ کھاتے ہی تمام کرتا ہے ایسے ہی
صحبت بد اور محبت بے دین خوش گفتار سرمایہ ایمانی کو جلد برباد کرتی ہے
پس جیسا کہ زہر قاتل سے بچتے بھاگتے ہو اسیطور صحبت بدکار بے دین شیرین
گفتار سے دور رہو اور بھاگتے رہو ۵ دوستی جاہل شیرین سخن ؛
کم شنو کان است چون سم کہن ؛ جان ما در چشم روشن گویدت ؛
جز غم و حسرت ازان نافزویدت ؛ جاہل ار با تو نماید ہمدلی ؛ عاقبت
زخمت زند از جاہلی ؛ گرگ گر با تو نماید روبہی ؛ ہین مکن باور کہ ناید زو
بہی ؛ ای فغان از یار ناجنس ای فغان ؛ ہمنشین نیک جوئید
ای مہان ؛ ز احمقان بگریز چون عیسی گریخت ؛ صحبت احمق بسے
خونہا کہ ریخت ؛ صحبت بد ناخن پر زہر دان ؛ مسخر اشد در تعمق
روحی جان ؛ نیز سچا قول درستی اعتقاد دلی کا گواہ ہوتا ہے جیسے
فعل بے ریا صداقت قول کی کرتا ہے مثلا ایک شخص کو بدل رغبت
اسلام ہے مگر جبتک اقرار زبانی اوسکے اعتقاد دلی کی سچائی کی گواہی
نہ دیگا اور فعل بے ریا اوسکے قول کی تصدیق نکریگا ہرگز مسلمان باایمان

نہو گا کہ بغیر اعتقاد دلی کے کافر بھی کلمہ پڑھتے ہین مگر مسلمان نہین ہو جاتے
اسی طور بعد ثبوت اعتماد کلی اوپر اعتقاد دلی با قرار زبانی کے ہے جبتک
اوس سے بخلوص نیت موافق اقرار زبانی کے افعال کردنی حسب حکم قرآنی
وارشاد رسول ربانی کے صادر ہوکے سچی پکی گواہی نہ دینگے ہرگز پورا پکا مسلمان
باایمان نہوگا پس در حقیقت اگر گواہ سچے ہین تو بلاشک نزد حاکم عادل عدا
سچا ہے ورنہ جھوٹا ہے گواور ونکے روبرو بظاہر گواہ سچے معلوم ہوتے
ہین جیسے جھوٹے گواہ بطلب وطمع دنیا سبکے آگے سچے بنتے ہین اور پھر وقت
تحقیقات کامل نزد حاکم عادل کے جھوٹے ہوکے ذلیل وخوار ہوتے مدعا بنا
کرتے ہین ایسے ہی نمازی ریاکار مکار واسطے حصول نفع دنیا ناپائدار کے
لوگونکے روبرو بڑے نمازی متقی پرہیزگار بنتے ہین اور روز حشر آگے حاکم
حقیقی عدالت آرا کے روسیاہی اور رسوائی دارین حاصلکرتے ہین مثلا
ایک شخص نے کلمہ پڑھا اور جملہ احکام اسلام زبانی بھی قبول کئے مگر جبتک
نماز روزہ وغیرہ فرائض امہ جوازقسم گواہ اعتقاد دل اور عقیدہ کامل کے
ہین صدق دل اور خالص نیت سے ادا نکرے گا ہرگز کامل الایمان
دیندار نہوگا خلاصہ یہہ ہے کہ جملہ احکامات ایمانی اور ارشادات قرانی

کو بخلوص دل محبت منزل بجالانا بعینہ اپنے اسلام و ایمان کی سچی پکی گواہی

دیتا ہے یعنی برای صداقت ہر مدعا کے دو سچے پکے گواہ درکار ہوتے ہین لہذا

در شرع شریف برای صداقت حصول دولت ایمانی اور تصدیق قلبی کی بھی

دو گواہ یعنی اقرار زبانی اور بجا آوری احکام شرعی مقرر ہوے جیسا کہ کلام مولانا بھی

اس مدعا کا گواہ ہے **نظم** این نماز و روزہ و حج و زکات ؛ ہم گواہی دادنست

از اعتقاد ؛ آن گواہی چیست اظہار نہان ؛ خواہ قول و خواہ فعل و

غیر آن ؛ فعل و قول آمد گواہان ضمیر ؛ زین دو بر باطن تو استدلال گیر ؛

اور نیز نکرنا اون کا مونکا اور فعلونکا جنکے کرنے کا شرع مین بجمال تاکید حکم ہے

قول کو جھٹلاتا ہے اور اعتقاد دلی کو باطل کرتا ہے جیسے کلمہ گو کا باعتقاد دل

کلمہ پڑھنا اور مسلمان ایماندار کہانا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض جو از قسم

شرایط و فرائض اسلام ہین اور اونکے بجالانیکی بکمال تاکید در احکام قرآنی اور

احادیث رسول ربانی ہین ہے اونکو دا انکار نا اوسکے کلمہ پڑھنے کو جھٹلاویگا

چنانچہ بکریمہ سورہ صف یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ مین

ارشاد ہے یعنی اے ایمان والون کیون کہتے ہو وہ بات جو نہین کرتے ہو

اللہ تعالی بہت بیزار ہوتا ہے اونسے جو اپنے کہے کے موافق عمل نہین کرتے

یعنی ایمانداری کا ہر دم دم بھرتے ہین اور ایماندار یکے کام نہین کرتے تو درحقیقت

یہہ گروہ از قسم مکار بدکردار سخت مواخذہ دار خدا ہے عیاذا باللہ اسواسطے

کہ قول کا اعتماد اوسوقت ہوگا کہ اوسکے موافق فعل بجا لاوے اعتقاد دلی اور

خلوص کامل کے ظہور مین آویگا **بیت** قدم باید اندر شریعت نہ دم

کہ اصلے ندارد دمے بیقدم چنانچہ کلام اللہ مین ثواب اور جنت دینیکا

وعدہ زے اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر اکتفا فرماکے ساتھہ اِنَّ الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا کے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بھی فرمایا ہے یعنی جو لوگ ایمان لائے اور

کام کئے بھلے اونکے واسطے جنت ہے پس حکم دخول جنت کا زے ایمان

لانے بطور اعتقاد دلی اور اقرار زبانی پر نہین ہے بلکہ بھلے کام بے ریا کرنے

مقرر اور منحصر ہے حتی کہ جو کوئی مسلمان ایک نماز بلا عذر شرعی کے ترک کریگا موافق

ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا کے نزد امام حنبل رح کے

کافر ہو جاویگا اور نزد امام شافعی رح کے واجب القتل ہے اور نزد امام ابو حنیفہ رح

کے جو احتیاط زیادہ مرام مین کرتے ہین اگر ایسا شخص سچی پکی توبہ نکرے گا قید

رہیگا پس جب ترک ہونے ایک نماز سے خوف خارج ہوجانیکا دائرہ اسلام سے

ہے تو جو تارک نماز ہین یا کبھی کبھی گسنہ دار پڑھتے ہین تو اونکے کامل الایمان

(۸۱)

۴ رفتن بندہ بے خواجہ گواست — آن کن کہ ہست مختار نبی

کہ ہم بندہ و این ہے لا ماست — وان کن کہ کرد مجنون صبی

ہوئے ہیں کیا کلام ہے استغفر اللہ مقام سخت عبرت ہے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي
الْأَبْصَار چنانچہ اہل تحقیق روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کسی چیز کے چھوڑنیوالیکو
کافر نجانتے تھے مگر ہاں تارک نماز کو چنانچہ اسیواسطے اہتمام تام کلام اللہ اور
حدیث رسول اللہ میں اور دیگر فرائض سے زیادہ آیا ہے حتی کہ قبر میں اول بار پرسش
نماز سے ہوگی پھر اور احکام سے بیت روز محشر کہ جانگداز بود ٭ اولین
پرسش نماز بود ٭ جیسا کہ بکریمہ سورہ مدثر پارہ ۲۹ لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ تا آخر بھی
اسپر گواہ ہے کہ پہلا سبب دوزخ میں جانیکا نماز ہے لہذا پہلے باز پرس نماز سے
ہوگی یعنی دوزخ جانیوالوں سے کہا کہ کونسی چیز تمکو لائی دوزخ میں کہا کہ نماز نہ ادا کرتے
تھے ہم لہذا دوزخی ہوئے معاذ اللہ ہمکو بچاوے اللہ تعالی حشر الٰہی بے نماز
ہونیسے ہر مسلمانکو آمین اور نیز جبتک نمازی سے بیحیائی اور جملہ برائی فریب دغا
حسد بغض کینہ وغیرہ نچھوٹینگے یعنی سب برائی ببرکت نماز کے کالعدم نہو جاینگے
ہرگز لطف و ثواب نماز کا حاصل نہوگا اسواسطے کہ نماز بے ریا خالصًا لوجہ اللہ
بچاتی ہے نمازیکو بیحیائی اور جملہ برائی سے جیسے کہ بکریمہ شروع ۲۱ پارہ أَقِمِ الصَّلٰوةَ
إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ تا آخر اس مدعا پر گواہ ہے یعنی ای محمد
بکمال مستعدی اور شوق دلی ادا کرو نماز کو کہ بلا شک نماز مفروضہ مقبولہ

عند اللہ بچاتی ہے نمازیکو جملہ بیحیائی اور تمام برائی سے پس گویا نماز تاب آفتاب ہے
کہ فوراً دور کرتی ہے ظلمت گناہ اور تاریکی دلکو یا مثل آب ہے برائی صفائی
نجاست بیحیائی اور گندگی تمام برائی حسد بغض کینہ وغیرہ صفات مذمومہ
مذکورہ بالا قلبی کی پس جیسے تاب آفتاب سے تاریکی ظاہری اور آب صاف
سے گندگی جسمانی دفع ہوجاتی ہے اسیطور نماز مقبولہ مسطورہ درکریمہ بالا سے
جو مجموعہ ذکر اللہ ہے تاریکی جملہ برائی دلی اور سیاہی قلبی اور گندگی باطنی مانند
فریب و دغا و جھوٹ و ریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی قطعاً دور
ہوجاتی ہے حسب الارشاد جناب مولانا **نظم** ذکر حق پاکست چون پاکی رسید
رخت بر بندد برون آید پلید ؛ چون درآید نام پاک اندر دہان ؛ نی پلیدی
ماند و نے آن دہان ؛ مگر ہاں اگر کبھی بادل سے آفتاب چھپ جاے یا اتفاقاً
آب صافی دھبا نجاست کا کسی چیز پر رہجاے تو یہ بات اور ہے کہ اس سے
نہ کچھ نقصان تاب آفتاب مین آتا ہے اور نہ کچھ صفائی و پاکی آب مین خلل اور
فتور پڑتا ہے یعنی مثلاً نمازی متقی پرہیزگار خداترس سے جو بعالم بشریت
اتفاقاً گناہ صادر ہوجاتا ہے اور وہ بحال گریہ وزاری و اشکباری چون بارش بہاری
سچی پکی توبہ کرتا ہے اور حسب الارشاد سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم

صح مثلہ فریب ودغا وجھوٹ وریا اور بدگوئی زبانی اور بدکاری جسمانی ۱۲

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ کی گرد و غبار گناہ سے پاک و صاف ہو جاتا ہے
تو کسی طرح کا اوسکے تقوی طہارت مین ہرگز نقصان نہین آتا ہے خلاصہ یہ ہے
کہ پاکی اندرونی کا بھی گندگی نجاست حسد بغض کینہ فریب دغا وغیرہ برائی سے
مثل پاکی بدن و پارچہ از نجاست بیرونی کے بدل خیال کرکے حاصل کرو جیسا کہ
رونق و طہارت و زینت ظاہری و باطنی کا بکریمہ پارہ آٹھوین بعد نصف کے
حکم ہے یَا بَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ تا آخر یعنی اے اولاد آدم کے
لے لو اپنی رونق اور زینت وقت ہر نماز کے پس طہارت ظاہری اور باطنی
مین رونق اور زینت ظاہر و باطن کی ہے یعنی جیسے پاکی بدن اور کپڑے اور
جگہہ کی شرط ادای نماز ظاہری ہے ویسے ہی پاکی باطنی قبولیت اور ادا کے
نماز مین نزدیک اہل باطن صاحب عرفان کامل الایمان جل خالق الانس و جان کے
شرط اور فرض وقت ہے پس جس طور سے جملہ شرائط اور ارکان ظاہری نماز کے
بدل و جان ہمیشہ بجا لاتے ہو اوسی طور شرائط اور ارکان باطنی بکمال کوشش دل
بدل و جان بجا لاؤ یعنی کوئی حال و خیال و خطرہ بیجا ہرگز دلمین نہ لاؤ بلکہ اول
جملہ خطرات فاسدہ اور خیالات باطلہ سے دلکو خوب پاک و صاف کرلو
بعدہ بکمال ذوق دلی اور خلوص نیت کے لطف دلی اور حضور قلبی حاصل کرو

جیسا کہ ارشاد ہے طہارت و زینت
ظاہری و باطنی کا حکم ہے پارہ
آٹھوین بعد نصف کے

(۴۴)

کے نزدیک اہل عرفان کامل الایمان کے بغیر حضور قلبی کے ہرگز نماز کامل اور قابل قبول
حق نہین ہوتی ہے موافق ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسا مولانا ارشاد
فرماتے ہین ہیبت بشنو از اخبار آن صدر الصدور ۔ لا صلوٰۃ تم الا بالحضور ۔
یہانسے کوئی تیز فہم کم شوق نماز کے یہہ خیال نہ فرمائین کہ جب قبولیت ادای نماز مین
حضور قلبی و صفائی باطنی پر موقوف و منحصر ہے اور یہہ امر اکثر تو ہر کس و ناکس کو نصیب
بھی نہین ہوتا مگر ان صاحب نصیب پاک باطن کو البتہ حاصل و نصیب ہوتا ہوگا
تو پھر نماز پڑہنی اور ناحق انواع قسم کے تردد و تکلیف گوارا کرنیسے کیا فائدہ کہ جب
قابل قبول خداوند کریم نہوئی تو ادا کرنا ایسی نماز کا قسم ریاکاری اور مکاری سے ہے
معاذ اللہ منہا بلکہ ادای ایسی نماز سے خوف انواع قسم عذاب کا ہے ثواب بالای
طاق ، ناحق عذاب گلے پڑا نیکی برباد گنہ لازم ۔ گویا عذاب مین بے نمازی اور ایسی نماز والے
برابر ہین بلکہ عذاب مین ایسی نماز والے بے نمازیونسے زیادہ ہین اسواسطے کہ بے نماز خوف
خدا سے ڈرتے ہین کہ ترک نماز سے بڑی سزا و زجر ہوگی اور ایسی نماز والے نڈر ہوکر ہر وقت
امیدوار ثواب کے رہتے ہین حالانکہ درحقیقت یہہ نماز ادا ہی نہین ہوئی ثواب کا کیا
ذکر ہے فقط پس ایسے خیال سر سر وبال کا آبلہ ٹوٹکر اونکے دلمین زہر پھیلانے اور
ہرگز ایسے دام مدام گرفتاری فریب ہی مین نہ پھنسانے کہ ایسے خیالات فاسد

اور توہمات فاسدہ صرف از قسم خطرات شیطانی اور محض وساوس نفسانی سے ہین
معاذ اللہ منہا کہ ترک کرنا ایک نماز کا بغیر عذر شرعی کے باعث کفر اور انواع قسم کی
خسرانی کا ہے جیسا کہ بالا مذکور ہے تو تارک نماز پنجگانہ ہونا تمام حشر کا عذاب
اپنے سر پر لینا ظاہر ہے پس لازم بل فرض وقت یہ ہے کہ بغیر خطرات اور مفسدات
درونی کے ہمیشہ نماز پنجگانہ حتی المقدور بجماعت ادا کرین اور بغیر عذر شرعی کے
ہرگز ایک نماز بھی ترک نکرین کہ کسی حال مین ترک نماز جائز نہین پس جب تارک جماعت کے
نہایت مرتبہ کی وعید شدید ہے تو تارک نماز کا کیا ٹھکانا اور نشان ہے بچاوے
اللہ تعالی اس بلا ایمان ربا سے ہر کلمہ گو کو آمین حتی کہ پانی اگر غسل و وضو کو نہ ملے
تو تیمم سے نماز پڑہے اور جو اکثر اعضا وضو کے زخمی ہون یا پانی سے از حد تکلیف ہو
یا زیادتی عارضہ یا عارض ہونا کسی عارضہ کا گمان غالب ہو یا پانی قیمت مناسب
و مقرری سے بگرانی ملے تو ایسے حالون مین تیمم سے ادای نماز کا حکم ہے
یہانتک کہ اگر کپڑا بقدر ستر عورت نہو تو ننگا نماز بیٹہکے ادا کرے اور ہرگز ترک نکرے
کہ بحالت بغیر حضور قلبی اور ہجوم خطرات دلی کے بھی شرعاً نماز جائز ہے گو مقبول
ہونا بغیر حضور قلبی اور خلوص باطنی کے متصور نہین ہے جیسا کہ بالا مسطور ہو چکا ہے
کہ ادا ہونا اور ہے اور قبول ہونا اور ہے مگر ہان خداوند کریم بفضل عمیم بغیر حضور

دلی سے کہ بھی قبول فرماوے تو یہہ بات اور ہے مثلا ہانڈی گوشت کی جملہ مصالح
لوازم پخت سے درست ہے مگر اس صرف نمک نہیں ہے لہذا نہایت بدمزہ اور سخت
ناگوار ہے پس از روی عقل اوسمیں اوسکو نمک ڈالکر بلطف تمام کھانا بہتر ہے
یا باعث بے نمکی اور بدمزگی کے جو نہ اسنے نمک سے ہے تو پھینک دینا اوس ہانڈی کا
اور ناحق اپنا نقصان کرنا اور عقلمندوں میں انگشت نما اور بے عقل ہونا افضل ہے
پس اسطورسے نماز بغیر حصول حضور قلبی اور پاک باطنی کو باداے احکام الہی اور
ارشادات رسالت پناہی کے جو صفائی دلی اور حضور قلبی میں در کلام اللہ اور حدیث
رسول اللہ بکثرت موجود ہے قابل قبول خداوند کریم کرنا بہتر ہے یا فرض وقت کے
یا ترک کرنا نماز کا اور انواع قسم کا عذاب نار چکھنا اور اقسام طور کے قہر خدا میں
مبتلا ہونا بہتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ ایک نماز بلا عذر شرعی سے دائرہ اسلام
سے باہر ہو جانا بخوبی ثابت ہو چکا ہے عیاذا باللہ پس از صحبت بد دوری اور
بتلاوت کلام بدل مشغولی و بحدیث رسول خدا کمال مرغوبی و بکلمات اہل اللہ
بجان مطلوبی و صحبت اور خدمت اولیا اللہ حاضری باعتقاد دلی بوجہ کلی کے
بلا شبہہ باعث حصول دولت و نعمت حضور قلبی اور صفائی دلی کا ہے جسکا
جی چاہے یہہ سعادت دارین حاصل کرے کہ بلاشک تاثیر ہیچو الکشیر صحبت

اہل اللہ چون گل گلاب ہے یا مشکناب باآب و تاب آفتاب ہے کہ ہمصحبت
کو بھی عطر بار اور نہایت خوشبودار بلکہ ظہور و فور انواع اسرار الہی سے سراپا انوار
کر دینے سے سینہ و فاگنجینہ بے کینہ کو چون آفتاب چمکا دیتی ہے حسب ارشاد
جناب مولانا **ابیات** تا رخندان باغ را خندان کند ❊ صحبت مردانت
از مردان کند ❊ گر انار سیب و ہر یک خندان بجز ❊ تا بہ خندان نی دانہ او خبر ❊
گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی ❊ چون بصاحبدل رسی گوہر شوی ❊ مہر پاکان
درمیان جان نشان ❊ دل مدہ الا بمہر مہوشان ❊ سنگ شد چشمہ شد در دیدگان ❊
گشت بینائی شد آنجا دیدبان ❊ موم و ہیزم چون فدای نار شد ❊ ذات
ظلمانی او انوار شد ❊ چون تعلق یافت نان با بو البشر ❊ نان مردہ زندہ گشت
و با خبر ❊ صحبت صالح ترا صالح کند ❊ صحبت طالح ترا طالح کند ❊ گر جوار
طالبان طالب شوی ❊ ور ظلال غالبان غالب شوی ❊ الا تاثیر صحبت
اہل اللہ میں حاضری بکمال ارادت قلبی و بجا آوری جملہ مراتب آداب ظاہری
و باطنی بحضور قلبی نیز شرط ہے جیسا کہ بالا رقم ہے کہ بغیر اسکے نری حاضری اور
صحبت ہرگز مفید نہیں دیکھو خار بھی ہمصحبت و ہمبستر گل ہے مگر اپنی استادگی
اور خود ستائی سے ہمیشہ از بس مخجل اور پادر گل ہے پس جسکو اعتقاد بدل کامل ہے

حسب بیان اہل عرفان
از جناب جہان دل شاہ صاحب

اور ہر دم خدا شکر گذاری مین جان باذل ہے وہ اونکی صحبت مین مثل گل شگفتہ
دل با مستی و شورش دل سے مانند بلبل ہزار جوش و خروش از نشہ مدہوشی
خود فراموشی در عشق گل بیتاب مانند بلبل و در پیچ و تاب ہمچو سنبل ہے
؎ ہر کہ با ایشان نشیند یکدمے ؛ روز محشر او کجا دارد غمے ؛ منزل اویہ
ربان اولیاست ؛ در دل شان روز و شب یاد خداست ؛ طالبان در راہ
حق خون خوردہ اند ؛ بندگی و جان نثاری کردہ اند ؛ لاجرم در بندگی
سلطان شدند ؛ معنی خلق جہان ایشان برند ؛ ہمنشینی یک نفس با اولیا ؛
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا ؛ مگر پہچان کامل کی بھی بہت مشہور ہے کہ اون کے
فیضان صحبت مین ہر دم بیاد خدا تازہ دم رہے اور ہر قدم شوق و ذوق محبت الٰہی
مین قدم بڑھے اور نیز ہر قسم کیفیت باطنی کا دل مین گل کھلے اور حرص و خواہش وغیرہ
خرابی دلی دل سے دور ہو جاوے اور فریب و کینہ بھی رفتہ رفتہ کم بلکہ بالکل گم
ہو جاوے اور ہرگز بیا نشان نہ رہے اور بالکل پریشانی دلی جاتی رہے اور ہمہ تن جمعیت
قلبی در دل جا کرے مگر یہہ بات چند روز کی صحبت مین حاصل نہوگی عرصہ دراز
درکار ہے کہ یہہ نعمت از قسم عنایت پروردگار ہے ؎ بسی سال باید کہ گردد عزیز
خلاصہ یہہ ہے کہ جسکے فیضان صحبت اور کلام کی برکت سے خدا یاد آوے اور

دنیا کی الفت کم ہو جاوے اور شدہ شدہ دلمین لطف باطنی جا کرے اور پھر
ذکر اوسکے نام خدا سے ترقی ذوق ایمانی ہونے لگے تو یہہ کلام پیغام گویا پیغام
غیبی اور الہام لاریبی ہے درحقیقت جو کلام رغبت نام خدا دلاے اور محبت
دنیا سے نفرت کراے وہ بلاشبہہ پیغام خدا ہے کہ جسطرف سے کوئی بلاتا ہے
اوسیطرف دیکھتا ہے فی الواقع نشان کامل الایمان صاحب عرفان کا یہی ہے
کہ اونکے کلام گرم سے سرد مہری دنیا دور ہو جاے اور لذت نام خدا کان
و زبان و جان مین بخوبی آجاے اور وہ اہل اللہ ہرگز حیلہ و حوالہ سے دنیا حاصل
نکرے بلکہ یاد اوقات خاص خود محبت خدا مدہوش و بیاد مولی چون دریا در جوش رہے
چنانچہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ کار پاکان روشنی و گرمی است ❊
کار دونان حیلہ و بیشرمی است ❊ از حدیث شیخ جمعیت رسد ❊ تفرقہ آرد
دل اہل حسد ❊ ہر ندائے کہ ترا بالا کشید ❊ آن ندا میدان کہ از بالا رسید ❊
ورنہ بہت بزرگ صورت گرگ سیرت ہین کہ طمع دنیا سے خود خوار ہوتے ہین
اہل اور امیرونکو اپنے چرب نوالہ کی خاطر یاد کرتے ہین چنانچہ کبھی کچھہ اشارہ
کرتے ہین اور کبھی کچھہ شوشہ چھوڑتے ہین جسطرف امیر کی رغبت پاتے ہین
ویسی ہی بات کہتے ہین حسبتہ کہ بدریافت حال کمال اعتقاد جانب بزرگان

امیران بے نماز بفسق و فجور گرفتار کہدیتے ہین کہ فلان بزرگ کی فاتحہ دینا نچھوٹے
کو نماز روزہ چھوٹے مضائقہ نہین اور کبھی کچھ کہدیتے ہین کہ فلان درگاہ کی
چادر چڑھانا ترک نہو اور نماز روزہ ہو جاوے نہو چندان حرج نہین پس وہ ایسے
تارک صلوۃ ناواقف از لذت عبادت اور حسنات ناسمجھ از سفید و سیاہ
غافل از حکم قہر خدا پھر گرو نماز کے نہین پھٹکے اور اوس بزرگ صورت گرگ
سیرت کا ہمیشہ منہہ بھرتے رہتے ہین کہ مصرع دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ
کیونکہ بے نماز ہمیشہ حیلہ ترک نماز کا ڈھونڈتے ہین معاذ اللہ منہا درحقیقت
باعث ایسی گمراہی اور روسیاہی کا ہمسری ابلیس تلبیس ہے کہ جسکے سبب سے
ازحد برائی قلب مین آگئی اور سیاہی دلمین چھاگئی جیسا کہ مولانا فرماتے ہین
؎ تا تو تاریک دل و جان تیرہ ٭ دان کہ با دیو لعین ہمشیرہ ٭ پس چاہیے برائی
حسد بغض کینہ وغیرہ سے سینہ کو پاک صاف رکھین اور دل مردہ ہمچو آئینہ
زنگ خوردہ کو بخوبی جلا دین کہ بحالت ظلمت و کدورت دلی کے ہرگز صورت
انوار الہی کی پیدا و ہویدا نہو گی جیسا کہ آئینہ زنگ خوردہ مکدر شدہ مین
صورت نظر آنیکی صورت ہرگز متصور نہین ہوتی حسب ارشاد جناب مولانا ؎
آئینہ جانت چرا غماز نیست ٭ زانکہ زنگار از رخش ممتاز نیست ٭ آئینہ دل

چون کني صافي و پاک ؛ نقشها بيني برون از آب و خاک ؛ ز آبگينه زرد چون سازي نقاب ؛ زرد بيني جمله نور آفتاب ؛ بشکن آن شيشه کبود و زرد را تا ببيني مرد او گرد را ؛ هر کسي ز انداز روشن دلي ؛ غيب را بيند بقدر صيقلي صيقلي کن يک دو روزه سينه را ؛ دفتر خود ساز اين آئينه را ؛ گرچه خاکي غليظ و تيره است ؛ صيقلي کن ز آنکه صيقل گيره است ؛ خانهٔ دل که بماند بے ضيا ؛ از شعاع آفتاب کبريا ؛ تنگ و تاريک است چون جان جهود ؛ بينوا از ذوق سلطان ودود ؛ کوريست از چنين دل مر ترا ؛ آخر از کوري دل خود بر ترا ؛ صاحب دل جو اگر بيجان نئي ؛ جنس دل شو گر تو خود سلطان نئي ؛ اي دل از کين و کراهت پاک شو ؛ وانگهان الحمد خوان چالاک شو ؛ حمد گفتے کو نشان حامدون ؛ نے برونت هست اثري نے درون ؛ دل تو اين آلوده را پنداشتي ؛ لاجرم دل ز اهل دل بر داشتي ؛ نور نور چشم خود نور دل است ؛ نور چشم از نور دلها حاصل است ؛ باز نور نور دل نور خدا است ؛ کو ز نور حق تزئين بود ؛ معني نور علي نور اين بود ؛ پس در حقيقت نماز مقبول ہونيکي علامت يہي سب امور مذکورہ بالا ہين زيراکہ بغير حصول محبت بصد ذوق و شوق ہوش افزا اور گريہ و بکا و صد ہزاران خروش چون دريا

(۹۲)

درجوشش کے خلاصی از معاصی اور رفع حرص و ہوا اور جملہ برائی دلی جو باعث
سیاہی دل کی ہے دشوار ہے جیسا کہ ارشاد ہے ؎ ہر کرا جامہ ز عشقے
چاک شد * او ز حرص و عیب کلی پاک شد * ہوشیاری آفتاب
و حرص یخ * ہوشیاری آب و این عالم وسخ * پس ہر صاحب کو فرض
ہے کہ بہزار کوشش دل اور صدہا کاوش جان صفا منزل کے یہ نعمت حاصل
کریں کہ بلاشک نماز مقبول بہت درجہ بلند کر دیتی ہے جیسا کہ نماز کو ستون
دین اور معراج المومنین فرمایا ہے اور نیز بچنا برائی اور بیحیائی سے نمازی کا
باہر نماز سے مراد ہے یعنی نمازیکو پرہیزگاری اور دوری محرمات شرعی سے ضروری
ہو جاتی ہے اور اوسکے دامان دل و جان کو گندگی اور پراگندگی اندرونی
سے بھی ہر دم بچاتی اور پاک رکھتی ہے جیسا کہ نماز ظاہری لباس اور جسم
نمازیکو گندگی ظاہری سے ہر وقت پاک صاف رکھتی ہے اور بچنا نمازیکا برائی اور
بے حیائی سے حالت نماز میں مراد نہیں ہے کہ مشغولی ہر کار خیر کی بھی
برائی اور بیحیائی بل بعضی بھلائی سے بھی بچاتی ہے برائی کا کیا ذکر ہے
مثلاً نماز پڑھنے والیکو کسی قرآن مجید غلط پڑھنے والے یا مسئلہ غلط
کہنے والے کو بتانا درست نہیں ہے حالانکہ بتانا دونوں امر کا ضروری ہے

کہ اگر بار بار نماز کے ہو اور نہ بتا سکے تو بلا شک گنہگار ہوگا مگر جو نماز میں پڑھتا آیۃ غلط اور
مسئلہ غلط نہ بتا سکا او گنہگار نہوا پس حاصل ترجمہ مذکورہ بالا کا یہہ ہے کہ تاثیر
نماز مقبول کی یہہ ہے کہ نمازیکو سب برائی سے باز رکھتی ہے اور بیحیائی وغیرہ سے
بچاتی ہے پس بیحیائی او جملہ برائی قتل و دغابازی اور سود و شراب خواری
وغیرہ گنہگاری فسق و فجور نمازی سے چھوٹے تو اوسکی نماز عند اللہ کیونکہ
قابل قبول خدا ہوگی نمازیکو عذاب گور و حشر سے نجات دیگی اور داخل بہشت
کریگی معاذ اللہ منہا ہان اگر بمقتضای بشریت نمازی سے اتفاقاً کوئی گناہ
صادر ہو جاے اور وہ پھر نادم ہوکے سچے دلسے اوسکی توبہ و استغفار کرے تو البتہ
سب گناہ سے پاک ہو جاوے گا کہ یہہ اور بات ہے کہ اس سے کوئی نمازی
خالی نہیں ہے چنانچہ ایک شخص نے ایک بابرکت کی خدمت میں عرض کی
کہ یا حضرت نماز میں بہت خطرات آتے ہیں اور لطف نماز کھوتے ہیں اونکو بہت
ہٹاتے ہیں فرمایا کہ خطرات کا کام دل میں آنا اور ذکر اللہ کا کام اونکو ہٹانا
ہے جبتک وہ آتے رہیں تم ہٹاتے رہو آخر ہٹاتے ہٹاتے سب ہٹ جائنگے
اور پھر برکت نام خدا اور تلاوت کلام اللہ راہ دل میں نپائینگے ف
یعنی نماز چار و ب غبار و ب برائی دل ہے پس جہاں کوڑا ہوگا وہان

(۸۴)

ضرورت جاروب کشی کی زیادہ ہوگی اور جہان جاروب کش بخوبی ساتھہ
ہوشیاری اور دل بیدار کیے جھاڑو دیگا البتہ وہ مکان کما ینبغی صفائی پائیگا
بیت ز زنگ دل از صیقل لا پاک کن ۞ سینہ با تیغی محبت چاک کن ۞
جیسا کہ بالا کہ ابتدای شروع ۲۱ پارہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى تا آخر ارشاد ہے پس جس
نماز بحالت غفلت دل بہ تعلقات دنیا مردار گرفتار کے مثل بیگار ادا کی تو وہ نماز
کب قابل قبول خدا ہوئی جیسے از غلبہ نیند آنکھہ بند دست کشادہ
جاروب کش سے صفائی مکان دشوار ہے کہ جھاڑتا کہین ہے اور کوڑا کہین
اور نیز ارشاد ہے **بیت** گفت پیغمبر کہ تسبیح از ریا ۞ ہمچو سبزہ گولخن دان
ای کیا ۞ یعنی بحالت غفلت و ریا ذکر اللہ چون درخت گل بر گندگی
بے محل کے کچھہ کار آمد نہین بل بے محل رکھنے ایسے درخت لطیف و افضل سے
حاکم بہت ناراض ہوکے سزا دیگا کہ اس جای خراب مین قدر آب و تاب گلاب
کیون خراب کی کہ نہ زیب دستار ہو سکتا ہے اور نہ راحت دیدار پہونچ سکتا ہے
کہ درخت گلاب تو بجای صاف و عمدہ و سیراب مین ہوتا ہے اور بجای کوڑہ
و گندہ و خراب مین نہین ہوتا اسیواسطے نمازی ریاکار فریبی مکار کو مستحق
عذاب نار فرمایا کہ ہمارے نام و کلام پاک کو وہان گندگی جھوٹ گندہ اور

دل پراگندہ الودہ گندگی اور بہ نجاست نمائش اور پراگندگی ناپاک سے لیکر یون
بے قدر کیا الغرض ہو کے توبہ کو ذریعہ گنہگاری اور بدکاری کا گردان سکے جو
جی چاہے سو کرے کہ جب چاہینگے توبہ کر لینگے ابھی لطف زندگی اوڑائین
ناحق کیون مصیبت اوٹھائین اور آپ کو بندگی مین مٹائین **بیت**

ناصحا توبہ کی جلدی کیا ہے ؛ یہہ بھی کر لینگے جو فرصت ہوگی ؛

پس اس قسم کی توبہ گویا مانند چوکی غسل کے ٹھیری معاذ اللہ منہا ایسی توبہ سے
توبہ کرے بلکہ معنی توبہ یہہ ہین کہ بعد صدور گناہ کے بکمال ندامت ایسا خوف
دل مین سما جاوے کہ قطعاً نفرت گناہ سے آجاوے اور از حد لذت و رغبت
عبادت خدا دل مین بسجاوے حتی کہ کمتر درجہ یہہ ہے کہ وقت توبہ ہرگز کچھ خیال
گناہ کا دل مین نہوا ورنہ کچھ ظاہر مین سامان گناہ موجود ہو اور جو ہو فوراً دور
ہو پس ایسی حالت مین ناگاہ اگر گناہ صادر ہوجائیگا اور توبہ کریگا تو اگلے
گناہون سے پاک ہوجائیگا ہان اس گناہ بے توبہ کا البتہ مواخذہ رہیگا
اور جو مثلاً ایک روز مین بعالم بشری اغوای شیطانی سے بہت گناہ صادر
ہوئے اور ہر بار اس شخص نے بامداد الہی سچی پکی توبہ کی مگر دشمن قوی ابلیس
نفس ہی نے ہر بار توڑ وادی بل اوس معصوم کے دلپر گناہ کے ہجوم سے

دھوم مچا دے حتی کہ آخر وہ گھبرا کر بخشش الہی سے نومید ہونے لگا تو بھی وہ

کریم بکرم عمیم اوسکو بخشیگا جیسا کہ ۲۴ پارہ سورہ زمر مین بکمال شفقت و

بندہ نوازی ارشاد ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا آخر یعنی ای محمد

میرے بندونکو جو باغوای شیطانی اور وساوس نفسانی گنہگاری مین حد سے

گذر گئے اور توبہ کرتے کرتے نادم ہوتے ہوتے بار خجالت اوٹھاتے اوٹھاتے

دست درازی ابلیس تلبیس سے عاجز ہوکے میری بخشش سے نا امید ہونے

لگے پس تم میری طرف سے بخوبی اونکی تشفی اور دلجمعی کردو اور کہدو کہ ہرگز رحمت

الہی رحیم سے نومید مت ہو کہ بیشک وہ سب گناہ بخشتا ہے اور درحقیقت

ایسی بخشش عظیم اوسی رؤف رحیم مہربان قدیم بخشنے والے رحیم و کریم کو زیبا ہے

چنانچہ جناب مولانا بھی گویا خلاصہ اس آیۂ کریمہ کا فرماتے ہین ابیات

شعر

چون عنایات بود با ما مقیم ❊ کے بود بیمے از ان دزد لئیم ❊

گر ہزاران دام باشد ہر قدم ❊ چون تو با مائی نباشد ہیچ غم ❊

ای عظیم از ما گناہان عظیم ❊ تو توانی عفو کردن ای کریم ❊

ای کہ ز اطباق قدرت منتہی ❊ منتہی ما در کمی و گمرہی ❊

ای کریمی کہ کرمہای جہان ❊ محو گردد پیش ایثارت نہان ❊

بحر کو آب بہر چہ میدہد ؛ ہر چشمے را بر سر و رو میدہد ؛
کم نخواہد گشت دریا زین کرم ؛ از کرم دریا نگردد بیش و کم ؛
مگر یہہ نہین کہ ایک گناہ گذشتہ سے عین حالت دوسرے گناہ مین توبہ
کرے مثلاً شراب خواری روزا قوار سے بحالت شراب خواری بروز پیر
کے توبہ کرتا ہے اور شراب بھی پی رہا ہے کہ ایسی بری توبہ سے توبہ ہی
بھلی ہے حسب ارشاد جناب مولانا بیت ای قوازجا کے گذشتہ توبہ جو
کے کئی توبہ ازین توبہ بگو ؛ چنانچہ بکریمہ سورہ نساء ۴ پارہ ولیست
التوبۃ للذین یعملون السیئات تا اخیر مین ارشاد ہے یعنی نہین ہے وہ
توبہ قابل قبول خدا جو زبان سے توبہ کرین اور گناہ کرنا چھوڑین یعنی
بغیر ترک گناہ کے توبہ زبانی توبہ کچھ مفید نہین اور جو وقت توبہ اصلا
قصد و خیال گناہ نتھا بل جملہ اسباب گناہ تہ و بالا کردیا اور صحبت بد کو
چھوڑ دیا پھر اگر بعالم بشری ناگاہ گناہ صادر ہوگیا اور یہہ شخص فوراً نادم
ہوکے زندہ درگور ہوگیا اور بحال گریہ وزاری ہزاران جان و زبان توبہ کرنے
لگا تو یہہ بات اور ہے کہ ایسی حالت مین بخشش کی امید قوی ہے
جیساکہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نادم ہونا گناہ سے گویا مثل توبہ کے گناہ سے پاک ہوتا ہے
اور نیز روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد گناہ صادر ہونیکے نادم
بدل ہوتا ہے اور از حد گریہ وزاری کرتا ہے اور آگے خداوند کریم کے
گڑگڑاتا ہے تو اوسکے گناہ خداوند کریم قبل توبہ زبانی کے معاف
کردیتا ہے طریقہ محمدیہ اور نہ جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ زبان سے توبہ کرنا اور جی مین نادم نہونا اور گناہ ترک کرنا
گویا خدا سے ہنسی ٹھٹھہ کرنا ہے کہ یہ پہلے سرے کی ذلت و خواری ہے
معاذ اللہ منہا طریقہ محمدیہ درحقیقت حال ہمارا ایسا ہی ہے چنانچہ کسی شکستہ
دل نے اس مضمون شکستہ کو رشتہ نظم مین خوب سفتہ کیا ہے بیت
سبحہ در کف توبہ بر لب دل پر از شوق گناہ ؛ معصیت را خندہ می آید
بر استغفار ما ؛ اور بے گناہ معصوم تو سوای انبیا علیہم السلام اور
فرشتوں کے نزد اہل سنت و جماعت کے اور کوئی فرقہ نہیں ہے
مگر یہ گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کا قسم محفوظین
سے ہے نہ معصومین سے یعنی مانند انبیا علیہم السلام و ملائکہ کے معصوم

جیسا کہ جناب مولانا جامی قدس سرہ نے فرمایا ہے بیت
ای خلق خدا گران زبان اوست ؛ ای جامی
دل گران زبان اوست ؛

نہیں ہے جو صدور گناہ اوسنے متصور اور ممکن ہوا ور مثل دیگر خلائق کے

مصدر گناہ ہیں کہ ہر وقت اونسے گناہ صادر ہوتا ہو معاذ اللہ منہا

بلکہ اونسے گناہ ہونا بہت کم کالعدم تھا ہاں اگر بعالم بشریت ناگاہ اتفاقاً

صادر ہوجاتا تو وہ پاک طینت نیک سیرت مروج احکام شریعت غرا

اور رونق افزای ملت بیضا فوراً تائب ہوکے معاف و مغفور ہوجاتے

پس اللہ تعالی اپنے فضل و کرم و بطفیل نبی اکرم کے بے نماز کوتاہ اندیشوں کو

دست درازی ابلیس فساد کیش سے نجات دیکے ذوق و شوق نماز اور ذکر خدا

اور لطف ناجات خدا کا مرحمت فرمائے آمین اور اہل نماز عبادت صاحب ریا

تنا کو ذائقہ لطف نماز چکھا کر چپائی اور خود رائی سے بچائے ثم آمین کہ ان

دونوں فریق غریق دریای معصیت و حریق آتش نافہمی و نفسانیت سے اہل

اسلام کو تمام خاندان ایمان و اسلام برباد و بدنام ہے مصرعہ

بدنام کنندہ نکو نامی چند ❊ جیسا کہ بعض حضرات افراط و تفریط حسد

پیشہ فساد اندیشہ نے صرف نفس پروری اور خود آرائی سے ایک آفت ناگہانی

اور طوفان ایمانی برپا کرکے تمام جہان میں آگ لگا دی اور قیامت برپا کردی

گویا فتنہ خفتہ کو بیدار اور با[illegible] کو [illegible] کردیا کہ ان اللہ لا یحب

(۹۱)

الفساد وان ربک اعلم بالمفسدین یعنی اللہ فساد اور مفسد کو دوست نہیں رکھتا

اور خدا خوب جانتا ہے مفسد و نکو پس از بدی شر حاسد بہزار جان بسپید

بل تا پا سواری گریز و آب ایمان بر خاک مذلت مریز چنانچہ آیۂ ومن شر حاسد اذا حسد

میں ارشاد ہے یعنی پناہ مانگو شر حاسد سے جب وہ حسد کرنے لگے کہ بلاشک

وقت شورش حسد کے حاسد آپ سے گذر جاتا ہے بل دین و دنیا کا غم نہیں رکھتا

جو کچھ کر گذرے وہ تعجب نہیں ہے لہذا خداوند کریم نے بکم علیم وسلّی شر سے

پناہ مانگنے کا حکم فرمایا کہ مبادا امت محمدیہ اس آفت ارض و سما میں مبتلا

ہو کے تہ و بالا ہو جاوے یا یہ بلا قہر خدا او سکے لاحق حال ہو جاوے بیت

حرص و خواہش مرد را نادان کند ؛ عقل را بے نور و سرگردان کند ؛

اور بلاشک ہم سے بھی اسلام صورت بنی شریعت ریاکار دل مردار ستمگار

سے سب خاص و عام دھوکا کھاتے ہیں اور برباد ہو جاتے ہیں کہ کسی کے

کان میں کچھ پھونکتے شوشہ چھوڑتے ہیں اور کسیکو کسی بد بات فتنہ و فساد پر

لو جاتے ہیں اور رغبت دلاتے ہیں فی الواقع جسقدر خراب طینت حیوان خصلت

شریعت صورت مکار ریاکار سے مخلوق الٰہی انواع و اقسام کی خرابی میں

گرفتار ہو کے برباد ہو گئی اور جاتی ہے اوسقدر پاک طینت ابطال بر خلاف

بعض احکام شریعت سے دہوکا کہاکے خوار نہین ہوتے کہ بظاہر اول تو بے شرع کا
کوئی اعتقاد بہی نہین کرتا جو دہوکا کہاوے اور جو کوئی کرتا ہے تو اون کے
قول و فعل پر عمل نہین کرتا جیسے مشہور ہے کہ بے شرع کے قول و فعل کا کیا
اعتبار ہے اور جو ظاہر و باطن دونون خراب ہین سبحان اللہ اونکا کیا
کہنا ہے کہ وہ بالکل خوف خدا سے نڈر گویا شہر اسلام سے ہی بدر ہین اونسے
سبکو ڈرنا ہے حسب ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ کے ع ازان کو نترسد
ز داور بترس ۞ اور در حقیقت آراستگی صورت حسب الحکم شرعی بعینہ
وسیلہ اور گواہی پیراستگی باطن اور نور ایمان کی ہوتی ہے پس بغیر پاک
طینتی کے صرف صورت شرعی چون گواہی بلا موجودگی مدعا کے کیا کام
آسکتی ہے ۞ ابیات چند صورت آخرای صورت پرست ۞ زانکہ معنی
در بر صورت پرست ۞ گر بصورت آدمی انسان بدی ۞ احمد و بوجہل
پس یکسان بدی ۞ بت پرستی چون بمعنی در صور ۞ صورتش
بگزار و در معنی نگر ۞ سچ ہے کہ بلندی دروازہ اور رونق بیرونی
مکان بلند بالای بلا شبہہ وسعت و عمدگی اندرونی اوس مکان کی ہوتی
ہے در حقیقت بخوبی خوشنمائی اور صفائی اور انواع طور کی گلکاری اور

اور نقوش نگاری زرنگاری اور اقسام طرح کی رنگ آمیزی اور سامان دل آویزی بیرونی بھی

اوسی مکان پر ہوتی ہے جو اندر صدہا طور کی خوبیاں اور آراستگی سے بکمال رتبہ آراستہ و پیراستہ

ہوتا ہے کہ بود و باش و خورد و نوش اور ہر قسم کا عیش و عشرت اور ہر طور کی راحت و مسرت

اندر مکان کے مقصود ہے اور جو باہر نقش و نگار اور اندر خوار و زار بدبودار ہوگا تو بکمال بے لطف ہوگا

اور ہرگز وہ مکان کار آمد نہوگا بلکہ سنگ جگر ہوکے باعث صدہا آزار کا ہوگا کہ نہ لایق اقامت

و راحت خود ہے اور نہ قابل مہمان نواز اور عبادت خدا ہے تو اوس مکان کی خرابی ہمیشہ

صاحب مکان کو خوار و زار رکھیگی بلکہ وقت مہمان نوازی مہمان عزیز صاحب منزل کے باعث

سخت ذلت اور رسوائی کا ہوگا کہ اوسمین نہ راحت مکانی و لطف باقی ہے اور نہ مسرت

جسمانی اور فرحت مہمان جانی ہے لہذا اس قسم کے مکان بھی بہت کم کالعدم

از قسم نادیده و ناشنیده ہوتے ہین اسیواسطے اگلے لوگ بظاہر پیراستہ و در باطن خوار و خستہ

بہت کمیاب سمجھے بلکہ برخلاف اسکے بعضے اپنے چھپانیکو ظاہر خراب اور باطن

بکمال آب و تاب رکھتے سمجھے تاکہ کوئی اونکو اہل اللہ جانکر ہر وقت نہ ستاوے اور آمد و

شد اور تبرکات کی درخواست اہل حاجت سے نجات ملجاوے اور اوقات خاص یاد

خدا مین خلل نہ پڑے اور ہر جا بھلائی مین انگشت نما نہ ہوں کہ اللہ والے آپکو

چھپانے خوار و زار رکھتے سمجھے کہ اہل اللہ از قسم راز خدا ہین تاکہ سوای خدا کے

۱۳۱ ۹م

اور کوئی بجانے لہذا بجز خوشنودی ومحبت خالق کے ہرگز محبت وشہرت خلایق کا
خیال نہین رکھتے تھے حسب ارشاد سعدی رحمۃ اللہ علیہ **قطعہ** ندارند چشم از خلایق
پسند ؛ کہ ایشان پسندیدۂ حق بس اند ؛ مردان خدا خدا نباشند ؛
لیکن ز خدا جدا نباشند ؛ چنانچہ اس فرقہ کو ملامتیہ بھی کہتے ہین اب اسوقت
قرب قیامت مین برخلاف اوسکے ظاہر خوب آراستہ اور باطن بہزار خرابی پیراستہ
دنیا طلب خود مطلب حسد فریب مجسم صورت شریعے وپرہیزگاری ظاہری کو ذریعے
حصول دنیا گردان کے ہرجا شہرت اپنی بندگی ودینداری کی کرتے کراتے خواری
دارین سر پر لیتے مخلوق خدا کو فریب دیتے تباہ کرتے مصداق ارشاد سعدی رح
بیت بدین ای فرومایہ دنیا مخر ؛ چو خر با نجیل عیسی مخر ؛
ہوتے ہین معاذ اللہ منہا اونسے دور اور صحبت سے نفور رہنا موجب نجات دارین کا
ہے حسب ارشاد مولانا **بیت** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے
نباید داد دست ؛ **مصرعہ** ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛
پس در حقیقت شریعت محمدی تابعداری بل بہزار جان ودل وبجا آوری جملہ
احکام جناب باری بعالم صوری ومعنوی یعنی آراستگی ظاہری وباطنی کا
نام ہے پس جو صاحب حسب الحکم شرعی بظاہر آراستہ اور باطن بہزار خرابی پیراستہ

دام و خاکستر دہ فتنہ و فساد برپا کردہ باہم نزاع انداختہ لقمہ نجاست سود و حرام

بجلق فرو بردہ شب و روز بمحرمات شرعی در ساختہ از حکم خدا گریختہ با حکام حرص

و ہوا دل آویختہ و الفقہ لطف نام خدا نا چشیدہ کلام خدا بگوش ہوش نا رسیدہ کیفیت ایمانی

از دل و جان رسیدہ ہیں اونکا ایکو اہل شریعت و دیندار سمجھنا چون دعوی بے دلیل ایسا

خوار و ذلیل ہوتا ہے جیسا کہ بباطن آراستہ و بظاہر بخلاف بعض احکام شرعی

پیراستہ کا ایکو متقی جاننا لبس نار وا و نا زیبا ہے خوب کہا جسنے کہا بیت

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند ٭ تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی ٭

اللہ اللہ واحسرتاہ بحال ہمسے غافلان و نا طلب و راز اصل مطلب کہ دل از نجاست

فسق و فجور مصفا اور جان از ظلمت گناہ چون شب دیجور جسکی دل بھی مظہر نور او رسید

جلوہ ظہور انوار الہی کا ہے وہ انواع نجاست حسد و بغض و کینہ سے لبریز اور دور نگاہ

خدا اور لطف کلام مولی سے درگزر ہے حالانکہ مظہر انوار و اسرار حق دل صفا منزل کی

حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** منظر حق دل بود در دو سرا ٭ کہ نظر در شاہ

آید شاہ را ٭ منظر گاہ شعاع آن آہنست ٭ پس نظر گاہ خدا دل نیست تن

حق ہمیگوید نظر ما در دلست ٭ نیست بر صورت کہ آن آب و گل است ٭ ما درون را

بنگریم و حال را ٭ نے برون را بنگریم و قال را ٭ اور آراستگی ظاہری جو ہوا

(۹۵)

ظاہرداری اور تن پروری کے کچھ کار آمد نہین تمام عمر عزیز ہم کسان بے تمیز کی
اوسکی آراستگی اور پیراستگی مین گذری اور گذری جاتی ہے مقام کمال افسوس
کا ہے **ابیات** چیست بیگانہ تن خاکی تو :: کز برای اوست غمناکی تو ::
سجدہ نتوان کرد بر آب حیات :: تا نیابی زین تن خاکی نجات :: برگمان
بگذار این مردار را :: خورد بشکن شیشۂ پندار را :: یعنی یہہ خودستائی
اور تن پروری ظاہری چون غلاف مخملی تلوار نیام بروقت کام ہرگز کام
آنیکی نہین بلکہ ہمچو ملمع تا دوری از آتش یہہ آب و تاب ہے اسیطور و
وآب و تاب حیات بے ثبات ہمچون حباب خیال و خواب محض آرایش تن و
زیبائش بدن ہے کہ بعد مرگ ہی باعث ہزاران خواری و صدہا ذلت گرفتاری
کا ہوگا جناب باری روز قیامت پوچھیگا کہ نقد عمر و قوت اور مال و ثروت
اور علم و ذکاوت اور چشم و گوش سراپا ہوش کو کھو کے کیا لاسکا اوسوقت
ہوش ہوگا اور حواس و بالا ہوجاوینگے جیسا احادیث صحیحہ مین وارد ہے
اور نیز جناب مولانا فرماتے ہین **ابیات** حق بفرماید چہ آوردی مرا ::
اندرین مہلت کہ من دادم ترا :: عمر خود را در چہ پایان بردہ :: قوت و قوت
در چہ فانی کردہ :: چشم و گوش ہوش گوہر ہای عرش :: خرچ کردی چہ خریدی تو

تو زغم بیش ٭ لہذا ہر شخص کو لازم ہے کہ قبل از مرگ ساز و برگ کار آمد وقت مرگ
کو بخوبی درست کر لے کہ پھر بجز حسرت و خواری کے کچھ حاصل نہوگا پس حسب کریمہ
سورہ منافقون یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ تا آخر ہر شخص کو
واجب و لازم ہے کہ ساز و برگ آخرت کو قبل از مرگ طیار کر لے ورنہ پھر افسوس و
حسرت کریگا اور کوئی وارث لوسکا اسد ایک کوڑی ندیگا حال زمانہ کا دیکھ کر حضرت شیخ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی گویا ترجمہ اس کریمہ کا فرماتے ہیں بیت برگ عیش بگور
خویش فرست ٭ کس نیارد ز پس تو پیش فرست ٭ اور نیز جناب مولانا
بھی مذمت تن اور خواری بدن کی فرماتے ہیں ابیات جان ہمی در تن
بخلاف ٭ ہست ہمچو تیغ چوبین در غلاف ٭ تا غلاف اندر بود باقیمت
است ٭ چون برون شد سوختن را آلت است ٭ تیغ چوبین را مبر در کارزار
بنگر اول تا نگردد کارزار ٭ تیغ در زرادخانہ اولیا است ٭ دیدن ایشان
شمارا کیمیا است ٭ پس جنکو احکام کلام اللہ اور ارشاد رسول اللہ اور
محبت اہل اللہ سے نفرت و گریز بکثرت گناہ اور ظلمت معصیت سے بالکل دل
لبریز ہے اور خالص ذکر اللہ سے دوری اور پیشہ اور سوا ذکر اللہ کے اور وسیلے ذکر
اونکے دل آویز ہیں معاذ اللہ منہا تو وہ لوگ گویا مصداق کریمہ سورہ زمر ہو کے

برباد گئے دنیا و آخرت سے کھوگئے وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ
لَا یُؤْمِنُوْنَ تا آخر ترجمہ اور جب نام لیا جاوے نرا اللہ کا تو رک جائیں دل اونکے
جو یقین نہیں رکھتے آخرت کا اور جب نام لیا جاے اور ذکر کیا جاے سوای خدا کے
اورونکا تو لگیں خوشیان کرنے بغلیں بجاتے فقط پس گویا درحقیقت ساتھ اس
صفت پراگندگی اور گندگی کے وہ دل ہی نہیں حسب ارشاد جناب مولانا کے
ابیات دل تو این آلودہ را پنداشتی ؛ لاجرم دل زاہل دل برداشتی ؛
تو ہمیگوئی مرا دل نیز ہست ؛ دل فراز عرش باشد نے بہ پست ؛
نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ؛ در یکی باشد کہ ہست آن کدام ؛
چنانچہ آخر کریمہ سورہ ق بھی اوسکی گواہی دیتی ہے لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ
اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَہُوَ شَہِیْدٌ یعنی بالتاکید قران شریف میں نصیحت وہدایت ہے
اوس شخص کو جو دل رکھتا ہے اور حکم محکم حاکم حقیقی کو بگوش ہوش سنتا ہے یعنی
حکم قرانی کو خوب سنتا بدل بانتا عمل کرتا ہے ورنہ بغیر لطف ایمانی اور مذاق
جانی کے انسان اور حیوان برابر ہے کہ ہر جانور بھی دل رکھتا ہے حسب ارشاد جناب
مولانا **ابیات** گر بصورت آدمی انسان بدے ؛ پس بنی آدم مکرم کے بدے ؛
غیر فہم و جان کہ در گاو و خراست ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛

(۹۸)

موصلاں

مگر یہہ نعمت ہزارون خاص و عام مین ہر کسی کو حاصل نہین ہوتی ہے حسب ارشاد
جناب مولانا مرقومہ بالا **بیت** نے دل اندر صد ہزاران خاص و عام ❊ در یکی
باشد کہ ہست آن کدام ❊ اور فی الواقع حسب ارشاد کہ یہہ دل وہ ہے جو الفت دنیا سے
نفور اور محبت بد سے دور اور محبت خدا مین چور اور نور ایمان سے معمور اور ہر زبان با لسنے
ذکر اللہ جاری اور ہر دم آمد و شد دم از قسم نفس شماری ہے اور اس قسم کے مضامین
بدل نکاری اور ہر دم زبان پر طاری اور ساری ہین **قطعہ** سر از خود بر آور دست
و پیچ نیش ❊ چو بوی گل برون از سینہ ریش ❊ ولے وہ ہیچو خون در گل نشستہ ❊
ولے چون خاطر بلبل شکستہ ❊ اور جو اتفاقاً کسی اہل حال شریعت صورت
پاک سیرت سے کوئی امر حال قال مین خلاف شرع صادر ہو جاوے تو اون حضرات کی
فقیری ظاہر آراستہ اور باطن بزاہر شرعی پیراستہ حسب مرقومہ بالا کے اوسکو سند نہ پکڑین
اور مخالفت احکام شرع کو فقیری بگمان نکرین کہ اسکو حجر توحید کہتے ہین معاذ اللہ منہا
بیت قدم باید اندر طریقت نہ دم ❊ کہ اصلے ندارد دم بے قدم ❊ بلکہ
اونکو معذور رکھین اور اونکے حال سے درگذر کرین کہ احکام شرعی حالت ثبات
فی العقل مین جاری اور ساری ہوتے ہین جیسا کہ جناب مولانا سر حلقہ اہل
حال حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رح کے حال مین فرماتے ہین ابیات

چون پری غالب شود بر آدمی ؛ گم شود از مرد وصف مردمی ؛ اوز او رفته پری خود او شده ؛ ترک بے الہام تازی گو شده ؛ چون پری را این دم و قانون بود ؛ کردگار آن پری خود چون بود ؛ پس خداوند پری و آدمی ؛ از پری کے باشدش آخر کمی ؛ **ف** یعنی خلاصہ عقیدہ مقصد سراپا اوس کا یہہ ہے کہ جو بات صاحب کمال اہل حال کی اپنی سمجھہ مین نہ آوے تو اوس پر اعتراض و بدگمانی نکرین بلکہ اپنی کم فہمی گمان کرین کہ درحقیقت بہت باتین اور کیفیتین ایسی ہین کہ ہر اہل قال و حال کے خیال مین نہین آتی ہین تو کیا وہ بے اصل ہو جاتی ہین مگر ہان یہہ دولت فروتنی اور نفس کشی بھی ہر کس و ناکس کو حاصل نہین ہوتی جبتک کہ فیضان صحبت کامل ایمان سے کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے خصوصًا بعض منسوب بعلم و فضل ہا و تف از ذائقہ مذاق حالی و ایمانی با بعداد خواہش نفسانی کہ یہہ خویشتن دار اپنی خودی و قسمت اشیا مین ہین چالاک و چیست قسمت مین اپنی زار و سست بند اہین سے جاتے ہین لہذا لطف باطنی اور مذاق حالی کو مٹاتے جھٹلاتے ہین اور اپکو ہمہ دان اور کامل ایمان جانتے ہین حق علم حق ایسے لوگونکے اہل حق نے ساتھہ علم حجاب اکبر کہا ہے حسب ارشاد جناب مولانا

ابیات صد ہزاران فضل دارند از علوم ؛ جان خود را می ندانند این ظلوم ؛
اے بسا عالم ز دانش بے نصیب ؛ حافظ علم است آنکس نے حبیب ؛

(۱۰۰)

تو ہمہ دانی یجوز و لایجوز ؛ خود ندانی کہ حوری یا عجوز ؛ قیمت ہر کالہ

میدانی کہ چیست ؛ قیمت خود را ندانی کہ چیست ؛ قیمت

خود را ندانی احمقیست ؛ این روا دان ناروا دانی تو لیک ؛ تو روا یا ناروا

بین تو نیک ؛ جان جملہ علمہا اینست واین ؛ کہ بدانی من کیم

در یوم دین ؛ اور سب سے بڑھ چڑھ کر یہ بلا پرجفا چون عارضہ خارش

و وباء سراپا ایذا ہر مرد و عورت میں لاحق ہو گئی ہے کہ شب و روز ایک دوسرے کا

بہت کام سکھلاتے پچھلے بات چھوڑتے باہم فتنہ و فساد اور ادھر کی بات ادھر

لگاتے اور کار خیر میں نہ خود دیتے ہیں نہ اوروں کو دینے دیتے ہیں بلکہ صدہا نفتے

چھوڑتے باہم فتنہ و فساد برپا کرواتے ہیں اور اس طرح اور کہ ساتھ اس

کردار بد اطوار کے آپکو پکا مسلمان باایمان جانتے ہیں معاذ اللہ منہا کہ در حقیقت

یہ سب عادات بد اطوار منافق بدکردار مستحق عذاب نار کے ہیں کہ جنپر سخت اور دھار

جو فی ہزار او صدہا طور کی پھٹکار احکام پروردگار میں جابجا موجود ہے معاذ اللہ منہا

چنانچہ در پارہ دہم آخر سورہ توبہ اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ تا آخر میں بھی جناب

باری نے کس طور سے خواری بصد بیزاری اس فتنہ خوار کی ارشاد فرمائی ہے

کہ بکمال خوف سے بدن کانپتا ہے اور دل تھراتا ہے پل جگر پانی سا بہا جاتا ہے

(١٠١)

بیت سنو دلسے ذرا حکم قرانی :: جگر پتھر کا پانی ہوتا ہے پانی :: خداوند
کریم اس آفت و ذلت وخواری ناگہانی اور بلای ایمانی سے ہر کلمہ گو کو بچاوے اور
روز حشر و نشر کے ہرگز نہ شرماوے بلکہ اپنی محبت کا مزہ چکھاوے اور گروہ منافقین بہشت
شیاطین میں شمار نفرماوے آمین ثم آمین یعنی منافقین مرد عورت سبکی ایک
چال ہے سکہاوین بات بری اور چھوڑاوین بات بھلی اور بند رکھیں اپنے مٹھی بھول گئے اللہ کو
سو وہ بھول گیا اونکو تحقیق منافق وہی ہین بیحکم وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد
اور عورتوں اور منکر ونکو دوزخ کی آگ کا کہ پڑے رہیں اوسمین بس ہے اونکو اور
اللہ نے اونکو پھٹکارا اور اونکو ہے عذاب برقرار فقط مقام عبرت اور خوف کا ہے
فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار کہ اس قسم کے منافق بدکردار کس سزا و پھٹکار کے سزاوار
ہوئے اول اونکو خدا کا بھولنا دونون جہانکی خواری اور روسیاہی دوسرے
عرش و فرش میں بدکار و فجار مشہور ہوئے تیسرے ہزار ذلت وخواری ہمراہ کافروں کے
دوزخ میں پڑے چوتھے لعنت بری پھٹکار رہے گئے پانچوین عذاب الٰہی میں گرفتار ہوے
بس وای برحال حسد پیشہ فساد انداز پیشہ امت محمدیہ باشعور پر فتور از رحمت خدا دور اور محبت
دنیا مغرور دور از نعمت جنت نفور کہ حسب کریمہ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْر
کے شب و روز اس قسم کے کاموں میں مشغول کچھ خوف خدا سے نہ کچھ لحاظ رسول گویا

بز مرہ منافقان ناری شامل ہوگئے اور مستحق انواع عذاب و عقاب پروردگار کے ہوچکے

اور مستوجب نار و بیدار جاتے ہیں معاذ اللہ منہا ہان اگر تابعداری جناب باری اور خیر خواہی

برادران دینی بدل کرتے اور باہم بھلائی کی رغبت دلاتے اور احکام قرآنی مثل ادای نماز

اور زکاۃ وغیرہ سامان رونق ایمانی بجالاتے اور الفت و محبت دنیا میں نہ مٹ جاتے اور ظلمت

و تاریکی دلی میں نہ گم جاتے موافق ارشاد جناب مولانا رحمۃ اللہ علیہ **بیت** خلق را بسکر

کہ چون ظلمانی اند ؛ در متاع فانی چون فانی اند ؛ تو بلا شک سب ذلت و خواری

دارین سے بچکے پا جنتی ہوکے ہزاروں قسم کی عزت و راحت پاتے جیسا کہ نیز رکوع

آیۃ بالا میں ارشاد ہے المؤمنون والمؤمنات تا آخر یعنی ایمان والے مرد و عورت باہم

دوستی رکھتے رغبت دلاتے ہیں بھلائی کی اور نفرت کراتے ہیں برائی سے اور قائم رکھتے

ہیں نماز کو اور ادا کرتے ہیں زکوۃ اور تابعداری کرتے اللہ کی اور اوسکے رسول کی یہہ

گروہ ہے جنپر بہت ہے کہ رحم کریگا اونپر اللہ اور اللہ زبردست ہے حکمت والا ہے

وعدہ کیا ساتھ ایمان والے مرد اور عورتوں سے بہشت کا جنکے نیچے بہتی ہین نہرین رہا کرین اونمین

ہمیشہ اور مکان ستھرے اور عمدہ رہنے کے باغوں میں اور رضامندی اللہ کی

یہی سب سے بڑہ چڑہ کر مراد ملنی ہے یا نتی تحسین کلام کہ بسورہ احزاب ۲۲ پارہ وما کان

لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ امرا تا آخر مرد و عورت ایمانوالے کو واجب لازم ہے

کہ جملہ احکام قرآنی کو بدل ڈالیں اور اوپر چلیں اور ہرگز کسی حکم الہی کے خلاف نہ کریں

بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ ارکان اعظم ایمان و اسلام سے جانکر کبھی نہ چھوڑیں کہ کفر و اسلام

کسی کی پیشانی پر نہیں لکھا بلکہ نماز روزہ کرنے سے کفر و اسلام میں فرق ظاہر ہوجاتا ہے

اور ترک کرنے سے فرق اسلام و کفر میں نہیں رہتا ہے جیسا کہ جناب رسالت مآب

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فصل درمیان کفر و اسلام کے نماز ہے یعنی بغیر

عذر شرعی کے ایک نماز ترک ہونے سے اسلام کفر میں مل جاتا ہے معاذ اللہ منہا

پس گویا درحقیقت باعث مدہوشی اور خدا فراموشی اور شب و روز بکثرت گناہ

کے بدمستی اور ہر قدم بفسق و فجور ہم آغوشی و ہر قدم مشغولی در بازی و لہو سازی

گروہ گمراہ مخلوق الہی کا یہی ہے کہ بکمال غفلت و نادانی بل و گردانی از احکام

قدسی اور بے دینی اور ہوس رانی اور مشغولی با مور شیطانی سے جانتے ہیں

کہ اللہ تعالی نے ہمکو واسطے کھانے پینے سونے کھیلنے کو دنیا میں پیدا کیا ہے کہ ہمارا

کوئی پوچھنے والا ہے اور نہ کوئی حساب لینے والا جو چاہیں سو کریں اور ہر قسم کے

عیش اڑائیں گویا مثل شتر بے مہار اور بیکار مردم آزار کے ہیں جیسا کہ آیہ آخر سورۂ

مومنون پارہ ۱۸ افحسبتم انما خلقناکم تا آخر اور نیز بکریمہ سورۂ قیامہ پارہ ۲۹

ایحسب الانسان ان یترک سدی تا آخر میں ارشاد ہے ترجمہ کریمہ اول

یعنی تم خیال رکھتے ہو کہ ہمنے تمکو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پہر نہ آوگے ف

یعنی آدمی کی غفلت شعاری اور گنہگار رہنے کی حسب الحکم جناب باری بظاہر گویا یہی

دو سبب معلوم ہوتے ہین کہ اول اپنی پیدایش واسطے کھیل کود کے جانتا ہے

اور روز قیامت خدا کے پاس جانا اور حساب وکتاب ہونا القصہ یقینی نہین جانتا ہے

ورنہ جو اسقدر جرات گناہ کرنا بھول جاتے دوم موافق ترجمہ کریمہ دوم سورہ

قیامہ یعنی آدمی جو آخرت کو بھول گیا محبت دنیا پر بھول گیا جو چاہتا ہے

سو کرتا ہے شاید خیال ہمیشہ جیتا رہیگا بے قید فقط اور فی الواقع پہچان اور نشان

آدمیت سے گذر جانے اور بخصلت حیوان در آنیکے ان بصورت انسان و بعادت

حیوان کا موافق آیات بالا کے یہی ہے کہ غلبہ عادات شیطانی اور زیادتی

معاملات نفسانی کا اور حالات انسانی کے یہانتک ہوجاوے کہ دل وجان

سے قطعا لطف ومزہ ایمانی اور کان سے قطعا دہیان اور شنوائی حکم الہی اور قرآنی

اور زبان سے اثر و نشان نام وکلام مالک حقیقی کا بالکل جاتا رہے بلکہ ایسا محو

وسہو ہو جاوے کہ ہر دم وقدم شیطان علیہ اللعن کا دم بھرنے لگے حسب کریمہ

پس جب آدمیت سے گذر گئے اور حدود واحکام قرآنی ۲۸ پارہ سورہ مجادلہ مین گواہی

دیتا ہے استحوذ علیہم الشیطان فانسہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا

سنه خدا اسکی بھلا دی تو بلاشک گروہ ہین ہی شیطان کا سنگی بس خوب جانو کہ بیشکار اسکی [illegible] ہارا دارین مین ہی گروہ شیطانی ہی جیسا کہ حکم قرآنی

اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ چنانچه بخوبي ديكهو كه عبادت كا يهه حال هے
كه اول تو كچهه ذكر فكر هي نهين اور جو كچهه كهين كچهه هے چاهيے تو دل پر كچهه سے
زبان پر كچهه هے پس ايسي عبادت اور بندگي جو موجب گندگي اور پراگندگي دل هے
كيا كار آمد هے موافق ارشاد جناب مولانا **ابيات** بر زبان تسبيح و در دل گاو خر
اينچنين تسبيح كے دارد اثر :: بر زبان الحمد و اكراه درون :: از زبان تلبيس
باشد يا فسون :: اي دل از كين و كراهت پاك دار :: وانگهان الحمد خوان چالاك
شو :: بلكه دينداري اور حق پرستي پاك طينتي اور درست معاملگي كا نام هے
تو اول صفائي دل از نجاست و گندگي حسد و بغض و كينه وري دركار هے
بعده رونق افزا هونا نام پروردگار كا خود آشكار هے اور معاملات كا وه
حال هے كه سوائي دغابازي اور فريبي و خلف وعدگي كے راست معاملگي
كچهه سروكار هي نهين سچ تو يهه هے كه سوائي سچ براي نام كے بجز جهوٹ كے
كچهه كام سچ سے نهين حالانكه بحريمه فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ تا آخر
در پاره نهم شروع سورة انفال هين گويا مدار ايمانداري كا اوپر درست معاملگي
اور راستي كے ٹهيرا هے يعني ڈرو الله سے اور درست كرو معاملات باهم كو
اور فرمانبرداري كرو الله كي اور اوسكے رسول كي اگر هو تم ايمان والے پس

صاف معلوم ہوا کہ ایمانداری شرط باہم صلح اور درست معاملگی اور بیزار جانی بیجا اور
حسب حکم جناب باری و اطاعت رسول کریم ہے پس جو حضرات شب و روز باہم فتنہ
فساد برپا کرتے کراتے ہیں اور سوای بدمعاملگی او جھوٹ و دغابازی اور خلاف وعدگی
اور کوئی کام نہیں سمجھتے تو وہ حسب الحکم بالا کے اسلام و ایمان سے ہاتھ دھوویں
استغفر اللہ یا موافق آیۃ ۲۸ پارہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا فوراً بہزار گریہ
وزاری وصدہا اشکباری کے سچی پکی توبہ بجناب باری کریں تا حسب کریمہ اِنَّ اللّٰہَ
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا کے البتہ جملہ گناہ سے پاک صاف ہوجاویں اور آفت
و عذاب قیامت سے نجات پاویں کہ اللہ بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے سبحان اللہ
سچے پکے ایماندار وہی ہیں جو معاملات باہمی کو پاک و صاف رکھتے ہیں اور بدمعاملگی کا
نام بھولکر بھی زبان پر نہیں لاتے بلکہ ہر دم و ہر قدم خیرخواہی باہمی کرتے کراتے
فتنہ و فساد سے دور بھاگتے اور حسب حکم قرآنی سے سخت کانپتے تھراتے پورا
تولتے ہیں جیسا کہ بحکم سورہ ہود و سورہ رحمن و سورہ ویل للمطففین الذین وغیرہ
ارشاد ہے یہ نہیں کہ باٹ لینے کا اور ہوں اور دینے کے اور ہوں جیسا کہ اس وقت
میں یہ بلا قہر خدا مردم آزار ہر کوچہ و بازار بلکہ اندر باہر گھر گھر پھیل رہی ہے
بچاوے اللہ تعالی ہر کلمہ گو کو اس طوفان بربادکن سامان اسلام و ایمان سے

آمین ہان ساتھ اگاہی یا سبھی کے زیادہ لینا اور تولنا کچھ مضائقہ نہین بلکہ

حضرت نے ترکاری وغیرہ مین تا عرق ریزی جھگڑنے کا حکم ہے ہان اگر مثلاً

ایک شخص کچھ ٹہرا تا خرید تا ہے اور دوسرا اوسمین دخل دے یا قیمت بڑھاکر

اوس چیز کو لے تو البتہ یہہ امر نا جائز ہے چنانچہ یہانتک لکھا ہے کہ اگر وقت

نماز جاتا ہے اور پانی بیچنے والا ایسی ضرورت جانکر گران دیتا ہے تو اختیار

کہ پانی بقدر وضو خرید یا تیمم نماز ادا کرے گو بظاہر یہہ باتین جسقدر ہین مگر

از روئے عذاب کثیر ہین حسب کریمہ پارہ ۳۰ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

اور افسوس یہہ ہے کہ عوام کیا اہل خواص سبھی معاملات اندرباہر سے غافل ہین

گویا اصلاً حکم شریعت عالیشان ۲۸ پارہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ

نَارًا تا آخر وغیرہ کبھی انکے کان و زبان ہی تک نہین پہونچا ورنہ ٹھیک سچ

بولتے پورا تولتے جھوٹ کے نزدیک نجاتے نہ کسیکو جانے دیتے درحقیقت تا تمام

مسلمان صورت حیوان خصلت ہوگئے ہین حسب ارشاد جناب مولانا ابیات

انچہ می بینی خلاف آدم اند ٭ نیستند آدم غلاف آدم اند ٭ گر بصورت

آدمی انسان بدے ٭ احمد و بوجہل پس یکسان بدے ٭ بلا شک

جیسے ہی خراب عبادات اور تباہ معاملات ہوتے تو رونق دین و آئین

[illegible]

(۱۰۸)

ترجمہ سطر ۳

اے ایمان والو بچاؤ اپنے کو اور اپنے گھر والونکو دوزخ سے نار اتر الشفا اسی ۱۲

پس معلوم ہوا کہ آپ تو نماز گذارین اور گھر والونکو اگر تاکید نماز نہین کرتے ہین اپنی ملک کا بھی عذاب گو اوس حشر ہی نجات پاؤ گے مگر یہہ لوگ گرفتار عذاب ہو گے پس ہر شخص کو فرض ہے کہ گھر والونکو بچپن سے نماز سکھاوے اور سب احکام شرع تعلیم کرے تو شاید عذاب آخرت سے نجات پاوے ورنہ پیچھے پشیمانی بیکار ۱۲ منہ

(۱۰۹)

جناب رحمۃ للعالمین سے کہ از فرش تا عرش و از مشرق تا مغرب چون آفتاب عالمتاب
کیونکر با آب و تاب ہوتی

نظم

نام کے ہیں سے جو ہوتے دیندار ؛ نام حق ہرگز نہوتا آشکار ؛ دینداری کیا کسیکا نام ہے ؛ بلکہ ہیں سے نام دین کا نام ہے
دینداری نام اسکا ہے سنو ؛ حکم حق سے ایکدم غافل نہو ؛ یاد حق مین ہر گھڑی رکھے قدم ؛ جب تلک ہے زندگی اور دم مین دم ؛ بلاشک

حسب کریمہ سورہ نور ۱۸ پارہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ تا آخر درحقیقت مرد مردانہ وہی ہیں
جنکو سوداگری اور خریداری وغیرہ امور دنیاداری کے کسی حال مین یاد خدا اور
ادای نماز و زکوۃ سے غافل اور باز نہین رکھتے درحقیقت یہی مطلب ہے دل بیار
دست بکار کا کہ طالب مولی ہر دم بیاد خدا تازہ دم رہتے ہین اور دست و پا سے
امور ضروری دنیوی کے بھی انجام دیتے ہین بخوبی کوشش کرتے ہین دیکھو سبحان اللہ
اللہ والا یہ گروہ والا شکوہ صحابہ کرام اور اہلبیت عظام اور اولیاء باحترام
کا ہے کہ جنکی تعریف مین کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ جا بجا ناطق ہے
اللہ اللہ صحابہ کرام نے کیا کیا جان و مال براہ خدا بحکم و محبت رسول خدا قربان کیے
آفتاب عالمتاب احکام قرآنی و ارشادات رسول ربانی سے از غرب تا شرق
روشن کردیا اور آوازہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا از فرش تا عرش

پہونچا دیا جیسا اہل بیت عظام نے بکمال جان نثاری بحکم جناب باری بسبب آب و تاب ایمانی و ثابت قدمی کے دمعرکہ کربلا جہاں مصیبت و بلا میں دین مردہ کو از سر نو زندہ اور جلا دیا اور غازہ سرخروئی دارین سے چہرہ حال و مآل کو رونق افزا کردیا چنانچہ جناب مخدومی حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ رباعی جو دلربائی میں خاصیت کہربائی رکھتی ہے فرمائی ہے رباعی شاہ است حسین و بادشاہ است حسین ؛ دین است حسین و دین پناہ است حسین ؛ سر داد و نداد دست در دست یزید ؛ باللہ کہ بنای لا الہ است حسین ؛ علی ہذا القیاس اسی طور تابعین و تبع تابعین و علماء دین و عرفای کاملین اپنے اپنے وقت میں رونق بخش دین متین ہوتے آئے ہیں چنانچہ مفصل حال ان سب اہل کمال و دیندار کامل کا کتب دینیہ میں بجای خود موجود ہے اس مختصر میں گنجایش نہیں مگر ہاں بطور قطرہ از دریا کریمہ سورہ توبہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ تا آخر و کریمہ سورہ مجادلہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ تا آخر و کریمہ سورہ حدید يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تا آخر و بارشاد جناب مولانا اسرار عرفا اکتفا مناسب ہے ترجمہ آیۃ اول یعنی جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو بعد ان کے آئے نیکی کے ساتھ اللہ ان سے

راضی اور وہ اللہ سے راضی ترجمۂ آیۃ دویم یعنی ای محمد ہرگز نپاؤگے تم کسیکو پورے
پکے ایمان والوں سے کہ وہ محبت یا صحبت پکڑین اون لوگونکی جو مخالف ہوئے اللہ و رسول سے
اگرچہ یہہ لوگ بڑے اونکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہون اسواسطے کہ ان کامل
الایمان کے دل صحبت مخالف خدا و رسول سے بس نفور و محبت خدا و رسول مین چور ہوکے
نور سے معمور ہوگئے اور فیضان غیبی سے چون دریا ابل گئے سو داخل کریگا اللہ باغون مین
جنکے نیچے نہرین بہتی ہین ہمیشہ ہین اونمین اللہ اون سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہہ ہے
خالص گروہ اللہ کا جان لو جو خالص گروہ اللہ کا ہے وہی ہین بہشتی مراد ولی کو پاتا ہے
ترجمہ کریمہ سوم یعنی ای محمد جسدن دیکھے تو پاؤ ایمان والے مرد عورتونکو دوڑتے چلے
ہی روشنی اونکے آگے اور اونکے داہنے خوشخبری ہے تمکو آجکے دن باغ ہین جنکے نیچے
نہرین بہتی ہین سدا رہین اونمین یہی ہے بڑی مراد ملنی اور جناب مولانا فرماتے ہین ابیات
راستخان در نہاد نور خدا :: نے بہم پیوستہ نے از ہم جدا :: طالبان در راہ
حق خون خوردہ اند :: بندگی و جان نثاری کردہ اند :: لاجرم در بندگی سلطان
شدند :: یعنی خلق جہان ایشان بدند :: ہر کہ با ایشان نشیند یکدمے ::
روز محشر او کجا دارد غمے :: منزل او بر زبان اولیاست :: در دل شان
روز و شب یاد خداست :: پس اسوقت مین بعد غور بسیار و تلاش بے شمار

بل حسب بیان اتقیا و ابرار تجربہ کار کے بظاہر باعث خرابی عبادات اور بربادی معاملات اسلام کا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اول تو خدا کا خالص ذکر کرنیوالے اور بگوش ہوش سننے والے بہت کمیاب از قسم بزرگان درگور اور بزرگی در کتاب ہین بل ہر دو فریق نشہ مستی خود پرستی و حرص آوری دفریبدہی برای حصول مال و منال دنیوی چون سراب و نقش برآب کے ہر دم بیتاب اور دل کباب ہین بلاشک حرص و ہوا بندہ خدا کو برباد کرتے دنیا و آخرت سے کھو دیتی ہے حسب ارشاد جناب مولانا

نظم حرص و شہوت مرد را احمق کند ؛ عقل را بے نور و بے رونق کند

این ہمه دانند و اینها صورت اند ؛ کشتگان اند و مرده شهوت اند ؛ وقت خشم و وقت شہوت مرد کو ؛ طالب مردی دوانم کو بکو ؛ کو درین دو حال مردی در جهان ؛ تا فدای او کنم امروز جان ؛ ترک خشم و شهوت و حرص آوری هست مردی و رگ پیغمبری ؛ ورنہ بحالت طہارت قلوب افسردہ از نجاست صفات گندہ و پراگندہ آلودہ حسب ترقومہ بالا کے بحکم کریمہ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ وبکریمہ سورہ والذاریات ۲۷ پارہ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ کے بلاشبہہ برکت تلاوت کلام خدا اور سننے ذکر اللہ کے جملہ خرابی ظاہری و باطنی سے نجات پاتے اور مستحق انواع قسم رحمت الٰہی کے ہو جاتے کہ بلاشک

(۱۱۳)

ذکر اللہ اور بندگی خدا کم از پانی صاف نہیں جو ناپاک اوگندگی صفات کندہ
قلوب پراگندہ کو نہ شاوے اور نیز نسیم سحری سے کم اثر نہیں جو غنچۂ دل
افسردہ پژمردہ کو چون گل شگفتہ اور خوشبودار کر دیوے اور آئینہ زنگ خوردہ
جان اور دل مردۂ عصیان تواماں کو نہ جلا دیوے کہ **ابیات**

ذکر حق پاکست چون پاکی رسید ÷ رخت بربندد برون آید پلید
چون درآید نام پاک اندر دہان ÷ نے پلیدی ماند و نے آن دہان

اور جو کہیں کسی فرقہ کہیں وہیں میں کچھ چرچہ ذکر اللہ بطور وعظ و نصیحت
مخلوق خدا ہے تو عجب طور کی خرابی برپا ہے یعنی ایک جہان تو
سودخواری و بدکاری و فریبی و دغابازی و دروغگوئی اور حسد آوری
وغیرہ میں گرفتار ہے اور وعظ مسائل مختلف غیر ضروری کا ہوتا ہے کہ جسکے
سمجھنے سننے کی ہرگز ضرورت نہیں بلکہ بعض ذکر سے بیدینی بڑھ گئی اور رونق
دین گھٹ گئی انواع و اقسام کی خرابی برپا ہوگئی جیسا کہ تجھ پر سب پر ظاہر
ہے کہ آتش نفاق و خودپسندی و حسد و بغض و کینہ وری نے تمام جہان کو
جلا کے برباد کر دیا بلکہ حسد و بغض و کینہ سے تمام عالم کا سینہ بھر دیا چنانچہ
خواندہ ناخواندہ میں عجیب غریب طور کے فتنہ و فساد برپا ہیں کہ کہیں [illegible]

۱۲۳

اور دلہی اور شیرین کلامی سے میری راہ حق پر لاؤ اور بخوبی سمجھا کر سب برائی
چھوڑاؤ فقط پس بلاشک عالم دانا مصلحت فہم ہدایت فرماکر اول وہ برائی
جسکے سبب سے صدہا برائیاں پیدا ہوتی ہیں بخوبی دریافت کرتا ہے جون
حکیم حاذق مرض تشخیص کرتا ہے بعدہ بکمال نرم کلامی اور شیرین بیانی
سمجھا کر تدبیر اوکھاڑنے جڑہ سب برائیونکی کرتا اور راہ حق پر لاتا یعنی نسخہ
مناسب تجویز کرکے دوا شیرین اور خوشبودار دیکر فکر ازالہ سب امراض کی کرتا ہے
کہ دل عاشق جیسے خوشبودار اور جگر فریفتہ شیرینی سے مزہ دار ہے پس فی الواقع جیسا کہ
عارضہ زکام اُم الامراض زبان زد ہر خاص و عام ہے کہ اسکے عارض و لاحق ہونے سے
چند عارضہ اور لاحق ہوجاتے ہیں لہذا اوسکو ام الامراض کہتے ہیں اور اوسکے
دفع ہونیسے سب عارضہ عارضی مثل سرخی چشم اور درد چشم اور خشکی زبان اور
بدمزگی دہان وغیرہ بھی ازخود دور ہوجاتی ہیں اسیطور جب دنیا دلسے دور ہوئیں
جو جڑ اور سر سب برائی کی ہے جملہ امراض دلی مثل حسد بغض فریبی کینہ دوری
وغیرہ برائی کہ یہہ سب بدبو نجاست محبت دنیا در دلسے پیدا ہوتی ہیں کہ جسکی
گندگی نے دلکو گندہ اور پراگندہ کردیا فوراً ازخود دفع ہوجاتے ہیں چنانچہ
بکریمہ سورہ فرقان ارایت من اتخذ الٰہہ ہواہ تا آخر خداوند کریم رحیم

قدیم نے بنظر غایت شفقت و عنایت خود بدولت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے
آدمی کی ہدایت سے جو نشہ ہستی خود پرستی مین مدہوش ہو کر بالکل مٹگیا اور آدمیت سے
گذر گیا اور بندہ حرص و ہوا کا ہو گیا بکمال لطف باز رکھا کہ ایسی حالت شدت گمراہی و
نہایت ضلالت و خود رائی کے گویا صریح علامت سخت بیماری مقدمہ ہلاکت سے ہے یعنی
باعث عدم حصول صحت ہدایت و علاج نصیحت و ہدایت کے ہے تو ہدایت و نصیحت کرنا
ناحق تکلیف اوٹھانا ہے پس یہہ امر بھی بعینہ تائید اوسکی کرتا ہے کہ جب مرض مریض بحد
درجہ ثالث دق کے لا علاج ہو گیا اور اچھے ہونیکی امید قطع ہو گئی تو حکیم حاذق صاحب
تجربہ کامل اوستاد اطبا کل اور دیگر اطبا کو بھی اوسکے علاج سے باز رکھتا ہے
کہ ناحق سبکی بدنامی اور سبکی ہوگی کہ اس مریض کی صحت کی امید نہ تھی جیسا کہ جناب
مولانا کو با ترجمہ اس کریمہ کا فرمانے مین **بیت** با چنین انکار کوتہ کن سخن ۞ احمدا
کم گوئی با کبر کہن ۞ اور نیز یہہ سورہ فاطر ۲۲ پارہ وما انت بمسمع من فی القبور
مین ارشاد ہے یعنی ای محمد جسنے اپنی خواہش نفسانی اور ہوا پرستی مین اپکو مٹا دیا
اور جی کی چاہ کو اپنا معبود اور خدا ٹھیرا لیا ہر دم حکم ہوا مین اپکو مشغول ہوا اور دنیا
پس جب وہ ہماری حکم اور خدائی سے باہر ہو گیا تو تمہاری ہدایت اور نصیحت کو
کب خیال مین لاویگا اسواسطے کہ جو ہمین جدا جانیگا وہ تمہین کب مانیگا بس ایسے

مجہ تمھاری نصیحت اور ہدایت ایسے شخص کو کارگر نہو گی جسکے دلپر سیاہی گناہ کی چھا گئی اور آب و تاب روشنی ایمانی کی طلب اوسکے دلسے بکقلم جاتی رہی بلکمال نفرت دولت ایمانی اوسکے جی مین سما گئی گویا اوسکا دل مرگیا اور درصورت جسمانی مثل قبر مین دفن پاگیا اب تم اوسکی ہدایت کے حال خیال سے درگذرو ناحق تکلیف ناگوار کو گوارا نکرو فقط بلاشک جیسے قدر و منزلت جسم کی جانسے ہے ویسے قدر و قیمت جانکی آب و تاب ایمان اور انوار تجلیات خالق انس و جان سے ہے جیساکہ ارشاد جناب مولانا اسکے اس عالیہ شہادت خوان بل بعینہ ترجمہ کریمہ قران عالیشان کا ہے **ابیات** ہمچنان کے قدر تن از جان بود ✽ قدر جان از پرتو جانان بود ✽ اگر بودی جان زندہ بے پرتو کنون ✽ ہیچ گفتے کافران را میتون ✽ جناب صاحب تفسیر فتح العزیز نے بھی لکھا ہے کہ جہان بدی مثل نیکی کے رونق پاجاے بلکہ مثل سنر سر دلکو بھاجائے حتی کہ جب کوئی وہان نیک بات کہے تو اوسکے خلاف کرین بلکہ ضد سے اور دونی بدی عمل مین لائین تو ایسی حالت بکمال شدت ضلالت مین ہدایت اور نصیحت کرنا گویا گمراہی اور ضلالت زیادہ بڑھانا ہے پس یہہ حکم بھی عالم دانا ہدایت فرما کر مثل حکیم حاذق ہوشیار کے فرماتا ہے اور حکم کریمہ سورہ ق فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ بھی اس امر کی تائید اور تاکید کرتا ہے یعنی جو مریض اچھا ہونیوالا ہوگا

تو خواہ مخواہ خواہان علاج ہوکے طبیب کے گرد ہوکے اوسکے کہے پر چلیگا اور ہرگز بدپرہیزی
نکریگا تو بلا شک طبیب بکمال توجہ دلی اوسکا علاج کریگا غالبًا معالجہ طبیب ایسے
مریض کو مفید ہوگا چنانچہ اور بہت سے کلام خالق علام اس کلام کی تائید
کرتے ہین کہ سوجھہ بوجھہ درکار ہے جیسا کہ سورہ قمر مین ارشاد ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یعنی تحقیق آسان کیا ہمنے کلام اللہ کو واسطے سمجھنے اور نصیحت پکڑنے کے
کوئی ہے سمجھنے والا اور نصیحت لینے والا درحقیقت سمجھہ درست باعث انواع خوبی
اور خیر کثیر کا ہے اور ناسمجھی موجب انواع خرابی دینی اور دنیوی کا ہے جیسا کہ
کریمہ سورہ بقر ۳ پارہ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا مین ارشاد ہے یعنی
جسکو سمجھہ درست ملی اوسکو بہت خوبی ملی خلاصہ یہہ ہے کہ جسقدر خرابی معاملات
دینی اور عبادات ایمانی مین برپا ہوئی اور ہوتی ہے قصور معاف حسب ارشاد
اہل تحقیق صاحب تجربہ تلاش فرمائے احوال ہر صاحب حال و قال کے یا تو
بباعث کوتہ اندیشی یا نافہمی یا دنیا طلبی یا خودنمائی حضرات واعظ ہدایت
فرما کی ذات سے ہوتی ہے کہ ضرورت کسی مسائل کی ہے اور بیان کسی مسائل کا
فرماتے ہین اور طمع دنیا ویکو بھی زیادہ مجلس مین لاتے ہین یا کم توجہی اور بے پروائی
اور کج ادائی اور غور نہ سننا اور نہ سمجھنے احکام الہی دیگر مخلوقات بندہ حرص و ہوا کے

سبب سے ظہور مین آتی ہین یعنی نہ کہنے والے بخلوص دل حسکم خدا کرتے ہین
اور نہ سننے والے بشوق دل بگوش ہوش سنتے ہین جیسا کہ بالا کلام خدا
بھی اس پر گواہی دیچکا ہے پس اللہ تعالی ان صاحبونکو ایسی بلا خرابی تماسے
بچاے اور دیگر مخلوق الہی کو اونکی کشتی دنیا طلبی مین نہ ڈبائے بلکہ توجہ
دلی احکام الہی بطور للہی کہنے کی ہدایت فرما کو ہدایت فرمانے اور سننے والونکو
بگوش ہوش سننے اور عملکر نیکی توفیق زیادہ عطا فرمائے اور حق او رباطل جاننے کی تمیز
تمیز عنایت کرے آمین ثم آمین سبحان اللہ صلی علی علیہ افضل التحیۃ والثنا
اسیوجہ سے گویا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم رسول ربانی حکیم روحانی شفیق
ایمانی کریم رحیم موصوف بکریمہ حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم نے واسطے
دور ہونے جملہ امراض دلی اور دفع فرمانے نجاست قلبی بحکم محکم یوم لا ینفع مال
ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم کے کیا خوب یہ نسخہ اور قوت بخش ارکان روحانی
رونق دہ سامان لوازم ایمانی زینت افزای کیفیت باطنی زنگ زدای آئینہ
جانی قاطع اصول خطرات نفسانی قامع بنیاد فریب وساوس شیطانی موافق
و مصداق کریمہ فیہ شفاء للناس حکم قرانی کے حب الدنیا راس کل خطیئۃ
و ترک الدنیا راس کل عبادۃ کا تجویز فرما کر کس لطف سے گرفتاران امراض لا علاج

دلی تن پرور کا کہ مبادا مصداق کریمہ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَرَضٌ کے ہو جائیں عمدہ
علاج فرمایا گویا مردہ دلان زندہ تن کو جلایا بلکہ ہمہ تن محو شدہ و آرائش
بدن اور زیبائش تن کو صدمات دروغی اور آفات ایمانی سے بچایا اور آئینہ
قلوب خراب خستہ زنگ زدہ نے از سر نو جلا پایا یعنی محبت دنیا کی ساری برائیوں کی
جڑ اور سر ہے جیسا کہ ترک حب دنیا تمام عبادات کا سر ہے بلاشبہہ سچے نبی
کا ارشاد سچا ہے کہ جبتک نجاست حب دنیا جی سے نجائیگی ہرگز بدبو گندگی
حسد بغض کینہ وغیرہ کی سینے سے نجائیگی اور رونق انوار الہی کی بواسطہ
عبادات اور خیرات اور امر نیک کرنے اور سینے سے جی میں نہ آئیگی گو بظاہر
از حد عبادات اور خیرات و مبرات کریں اور تمام عمر وعظ و نصیحت سے
میں گذاریں اور تقوی طہارت کا دم بھریں خوب کہا جسنے کہا رباعی

حب دنیا جسکے دلپر سرد ہے ؛ راہ مولی میں وہی تو مرد ہے ؛
جسم اوس انسان کا غم سے پاک ہے ؛ جسکا دل راہ خدا میں خاک ہے ؛

یعنی محبت مال در دل بلاشک وبال و نکال دنیا و آخرت ہے جیسا کہ جناب
مولانا بھی فرماتے ہیں بیت آب در کشتی ہلاک کشتی است ؛ آب
اندر زیر کشتی پشتی است ؛ یعنی آب یعنی در کشتی موجب بربادی کشتی اور

(۱۳۱)

خرابی سامان کشتی ہے اور زیادتی آب زیر کشتی باعث تیز روی کشتی ہے
پس دل مومن مثل اور مال حلال مانند آب زیر کشتی ہے پس اثر محبت مال کا دین
بلاشک باعث بربادی دل اور سامان دل ہے نہ صرف کثرت مال حلال جب اوسکی
محبت دل میں نہو موجب وبال ہے بلکہ زیادتی اوسکی موجب نجات از وبال دنیا
و آخرت دل باعث صد ہا راحت و فرحت دارین کا ہے حسب کریمہ
سورہ بقر ۳ پارہ مثل الذین ینفقون اموالہم تا آخر یعنی جو کوئی مال حلال
بہ نیت خالص راہ خدا میں ایک چیز دیگا اوسکے بدلے سات سو بلکہ بیحد و شمار
پائیگا چنانچہ جناب مولانا گویا ترجمہ حدیث شریف کا فرماتے ہیں بیت
مال را گر بہر دین باشی حمول ؛ نعم مال صالح خواندش رسول ؛ چنانچہ
گوشت براسیہ مصالح اور برتن کو بھی خراب کر دیتا ہے جیسا کہ برتن بودار
میں ہر چیز خوشبودار بھی بو دار ہو جاتی ہے لہذا اول برتن کو بخوبی قلعی دار
اور پاک صاف کرتے ہیں بعدہ اوسمیں عمدہ چیز پکانے اور رکھنے اور کھلانے
کا قصد کرتے ہیں اسیواسطے اللہ والے اول برائی دلی مثل حسد بغض وغیرہ
چھوڑ لیتے ہیں بعدہ نام خدا لینے کا طریقہ تعلیم کرتے کراتے ہیں پس درحقیقت
نا پنجگانہ بخلوص دل ادا کرنا گویا پانچوقت برتن دل کو بخوبی صاف کرنا ہے

تاکہ نور ایمانی او سمین بخوبی رونق افروز رہے اور لذات باحسنی کا ذائقہ بخشنے یا جاروب
غبار ذنوب روب ہے کہ بغیر صفائی کے نہ مکان قابل نشست و برخاست و مہمان
نوازی کے ہوتا ہے اور نہ دوکان لائق اسباب رکھنے اور رونق دینے سامان کے
ہوتی ہے جیسا کہ کریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ
وَالْحِكْمَةَ تا آخر مین ارشاد ہے یعنی رسول پاک کرتا ہے اونکو گناہ سے اور صاف
کرتا ہے اونکے دلونکو برائی کی گندگی سے اور سکھاتا ہے اونکو کتاب اور حکمت فقط پس
درحقیقت غلبہ حرص و ہوا کا آدمی کو باولا بنا کے سب معاملات ایمانی اور عبادات
بدنی کو برباد کر دیتا ہے جیسا کہ کلام الہی مین جا بجا ارشاد ہے اور کلام جناب
مولانا نیز اس مدعا پر گواہ ہے **ابیات** باد در مردم ہوا و آرزو ست

چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ؛ از ہوا ہا کے رہی بے جام ہو ؛
ای ز ہو قانع شدہ با نام ہو ؛ تا ہوا تازہ ست ایمان تازہ نیست
کاین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ؛ تازہ کن ایمان نہ از گفت زبان ؛
ای ہوا را تازہ کردہ در نہان ؛ چنانچہ ہزارون نمازگزار دل آزار بدکردار
صدہا طور کی گنہ گاری مثل سود خواری بدکرداری مردم آزاری اور حسد آوری
اور چوری و دغابازی اور شراب خواری وغیرہ برائیون مین گرفتار رہین

(۱۳۴)

پس درحقیقت سبب اوسکا یہی ہے کہ اونکے جی سے ابتک گندگی حسد بغض وغیرہ
ہوس رانی اور خواہش نفسانی وغیرہ برائی نہین نکلی اور آب وتاب ایمانی و
بندگی کی دلمین ہرگز نہین آئی گو مسلمان نمازی کہائے مگر ابہی تک اونکے
دلمین لذت لطف ایمانی اور کیفیت حکم قرآنی کی ہوا بہی نہین لگی مومنین ایماندار
ہونے کا کیا ذکر ہے جیسا کہ یہہ سورہ حجرات ۲۶ پارہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا تا آخر مین فرق ایمان واسلام مین بخوبی فرمایا ہے اور
نیز بکریمہ سورہ توبہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ تا آخر اول از خود شفقت
فرمائی نبی کریم امت محبوبہ پر بخوبی جتائی بعدہ امت کو از بس رغبت
تابعداری بجناب حبیب رحیم کے دلائی درحقیقت یہہ بہی کیا خوب اہل ہدایت
کو طرز ہدایت دہی تعالی کی ہدایت فرمائی کہ بلاشک جبتک اول اعتقاد کامل
پیدا [illegible] نصیحت فرمائے کچہ بہی نقش دل نہوگا ہرگز ہدایت و نصیحت اوسکی
کارآمد [illegible] نہوگی چنانچہ اللہ صاحب نے تمام کلام مجید مین اول
کلمات [illegible] آمیز محبت خیز ایجاد فرماکر بخوبی اپنی شفقت جتائی
اور بیجا حقہ اونکے دلونمین اپنی عظمت اور محبت بٹہائی بعدہ بہلائی کرنیکی
رغبت دلائی اور برائی سے نفرت کرائی اور بلکہ بکریمہ سورہ آل عمران ۴ پارہ

ولو كنت فظا غليظ القلب تا آخر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور بکریمہ سورہ
طٰہٰ ۱۶ پارہ فقولا لہ قولا لینا تا آخر مین حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما
السلام کو نرم دلی اور شیرین کلامی اور دلدہی کا حکم فرمایا چنانچہ حبیب کمال شفقت
فرمائی اور عرق ریزی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بکریمہ سورہ یوسف
۱۳ پارہ وما اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین وغیرہ برائی حق نمائی اور ایمان آوری
بحق امت مرحومہ کے ظہور مین آئی کسی نبی نے اسقدر محنت اور شفقت واسطے ہدایت
اپنی امت کے نہین اوٹھائی چنانچہ تھوڑی مدت مین از مشرق تا مغرب روشن
ہو جانا تمام جہان کا آفتاب عالمتاب ہدایت رسالت مآب سے بخوبی اسکا
گواہ ہے مگر ہان جنکے مقدر مین ہدایت نتھی تو انبیا علیہم السلام کی نصیحت
اور ہدایت کچھ کارگر نہوئی ہیہ اور بات ہے کہ حسب کریمہ سورہ قصص ۲۰ پارہ
انک لا تہدی من احببت تا آخر نجات دنیا اور جنتی کرنا کا نبی نہین ہے
بلکہ راہ حق بتانا اور نیک و بد پر بخوبی آگاہ کرنا اور جنت کی رغبت دلانا اور عذاب
دوزخ سے ڈرانا البتہ کام انبیا علیہم السلام ہے اور نجات دنیا اور جنتی کرنا
کام خالق انام ہے ورنہ انبیا علیہم السلام سے کون بڑھ چڑھ کے ہدایت اور
نصیحت فرماتا تھا پھر راہ حق نپانے اور جنتی نہونے کا کیا سبب تھا پس گویا

درحقیقت حسب کریمہ سورہ لقمان کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا کے
منافقین اور بددین نے کلام و پیام خدا کو سنا ہی نہین عمل کرنے کا
کیا ذکر ہے یعنی کان دھیان سے احکام الہی سنا ہی نہین گویا اوسکے دونو
کان بہرے ہین فقط جیسا کہ تخم عمدہ زمین خراب مین ہرگز نہین جمتا
پھلدار ہونیکا کیا ذکر ہے **بیت** زمین شور سنبل بر نیارد ؛ درو تخم
عمل ضایع مگردان ؛ تو یہہ نقصان اُن مین ہے نہ نقصان تخم تابانی کے
اسواسطے کہ **بیت** ز انبیا ناصح تر و خوش لہجہ تر ؛ کہ گیرد گرفت
دم شان در حجر ؛ خصوصاً از تاج الانبیا برگزیدہ ارض وسما بدر الدجیٰ
شمس الضحیٰ نور الہدیٰ فائز معراج فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکی شیرین کلامی اور خوش بیانی کا شہرہ از مشرق
تا مغرب واز فرش تا عرش شہرہ افزا ہوگیا بل تاب آفتاب عالمتاب
ہدایت جناب رسالتمآب سے تمام عرشی و فرشی مین روشنی پھیل گئی اور
ظلمت کفر و ضلالت کی بکلی مٹ گئی مگر تاہم کفار بداطوار اور منافق مستحق نار
نے ننگ وعار سے عذاب نار کو گوارا کیا اور ہرگز اسلام وایمان قبول نکیا
یعنی جو حسب نوشتہ ازلی شقی جبلی ہے اوسکو ہدایت اور نصیحت انبیا علیہم السلام

بھي غير موثر ہے جيسا بالا مرقوم ہے گويا زنجير جہالت وخود رايي کي اون کے گلے
سے کشتي مين بھر گيي اور طوق ضلالت وگمراہي کا اونکے گلے خود پرستي مين پڑ گيا
اور دنيا وآخرت سے اونکو کھو ديا اور کشتي ساز وسامان ايماني کو طوفان
خود پرستايي مين ڈوبا ديا حسب ارشاد جناب مولانا **ابيات** کرد حق
ناموس را صد من حديد ؛ اي بسا بسته به بند ناپديد ؛ بند آہن را
توان کردن جدا ؛ بند غيبي را اندانند کس دوا ؛ اي عجب
اين بند پنہان گران ؛ عاجز از تکسير او آہنگران ؛ گو ظہور نور
معجزات باہرات با آب وتاب سے پتھر موم ہو گئے اور بخوبي کلام وسلام
کرنے لگے **بيت** سنگ بر احمد سلامي ميکند ؛ کوه يحيي را پيامي ميکند ؛
مگر وه بدبخت سنگدل ہرگز نرم دل نہوے موافق ارشاد جناب مولانا **بيت**
زانکه سنگ وکوه درکار آمدند ؛ مي نشد بدبخت را بکشاده بند ؛
مگر ہان حضرات نصيحت فرما کو بھي يہ ضرور ہے کہ اول خود بھي حسب کريمه
سوره طه ۱۶ پاره وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا تا آخر عامل
حسنات اور تارک سيئات بخوبي ہوکے استحقاق حق تعالي اور ہدايت
فرمايي کا اپنے اندر پيدا کرين بعده بندگان خدا کو نصيحت پر راه

حق تبانے کا قصد فرمایئن یعنی ای رسول حکم کرو اپنے گھر والونکو نماز کا اور خود بھی

اوسپر خوب قائم اور دائم رہو فقط کہ درحقیقت اوسوقت ہدایت کرنا زیبا

اور لطف تابل باعث انواع نفع خلق اللہ او تاثیر تمام کا ہے ورنہ چندان مفید

نہیں ہان اگر صاحب مادہ کو جو ہر ایک کے کلام سے فائدہ ہوتا ہے یہ اور بات

ہے چنانچہ حسب کریمہ بالا جناب مولانا بھی ہدایت فرماکو ہدایت فرماتے ہین

بیت آسمان شو ابر شو باران ببار ؛ ناودان بارش کند ناید بکار ؛

یعنی جبتک جان وزبان نجاست جھوٹ و دغا فریب حسد کینے سے

پاک نہوگی کار آمد نہوگا بیان اور ہدایت کرنا اوسکا گو کیسا ہی زیادہ گو اور نصیحت

فرما ہو کہ پرنالہ جو بہت زور سے چلتا ہے کون اوسکے تلے آتا فائدہ لیتا ہے

اور بھی بخطاب حکم کریمہ پارہ اول اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ

سے نجات پاتا ہے یعنی بے عمل لوگ حکم کرتے ہین لوگونکو بھلائی کا اور بھولے

ہین اپنی جانونکو **ف** یعنی جب گھر والونکی ہدایت مین پہلے خود بخوبی فرمانبردار

حکم پروردگار کا ہونا ضروری ہے تو اور غیر کی ہدایت بغیر خود عامل کامل

بکار خیر ہوئیکے کب روا اور زیبا اور راہ حق نما ہوسکتی ہے آور نیز بے غرضی

دراداے احکام الہی سب پر بخوبی ظاہر کرنا بعینہ حسب احکام قرانی کے لوازم

ہدایت ایمانی بجا لانا ہے کہ بلا شک اہل غرض کے کلام و پیام پر ہرگز کوئی کان دہیان
نہین کرتا جیسے مثل مشہور ہے اَلْغَرَضُ جُنُوْنٌ وَصَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ چنانچہ ارشاد
کریمہ سورہ ہود ۱۲ پارہ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وغیرہ نیز
چند جا بتاکید اس امر کا حکم کرتا ہے یعنی اللہ صاحب نے انبیا علیہم السلام ہدایت
فرما سے خوب کھولکر کہوا دیا کہ ای لوگو ہم راہ حق بتانے کی تمسے مزدوری نہین مانگتے
کہ مزدوری دینے والا ہمکو اللہ کافی ہے تم بلا تردد حکم حق سنو اور اوسپر عمل کرو
اور فکر مزدوری مین حکم خدا سے غافل نہو تا کہ عذاب دوزخ سے نجات پاؤ اور جنت کی
لذت اوٹھاؤ چنانچہ اسی سبب علماء سلف نے مزدوری امر للّٰہی پر جائز نہین رکھی
مثل قرآن مجید تعلیم کرنے اور علم دین پڑہانے اور امامت نماز کرانے اور اذان
وغیرہ بات نیک بتانے کی کہ باستدلال اس قسم کی آیات سے اونکے نزدیک
مزدوری لینا امور للّٰہی مرقومہ بالا وغیرہ احکام للّٰہی پر جائز نہین مگر یان علماء خلف نے
بطور حیلہ شرعی کے جائز رکھی ہے یعنی علم دین سکھانیوالا یہہ نیت خالص کرلے کہ
مین للّٰہ سکھاتا پڑھاتا ہون اور سیکھنے والا یہہ نیت خالص کرلے کہ مین للّٰہ اسکی
خدمت کرتا ہون اسواسطے کہ زمانہ سابق مین بباعث زیادتی رونق اور
شوکت اسلام کے صدہا طور کی خدمت اور رعایت اہل علم و فضل اور نیکبخت

بتانے والے کی ہوتی تھی مگر بعدہ وہ بات باقی نرہی اور قدر دین اور دینداروں
اور امر نیک بتانیوالونکی گھٹ گئی بل بالکل جاتی رہی تو علمانے خلف ایکصورت
حیلہ شرعی کی نکال کی فتوے جواز مزدوری امور للّہی مرقومہ بالا کا دیا کہ مبادا
طریقہ ہدایت ونصیحت کا جہانسے جاتا رہے اور دروازہ اس خیر جاری کا
بند ہو جاوے کہ علما اور ہدایت نما بحال ضعف اسلام سے مبتلی غربا کے
از حد بینوا اور عاجز اور بدیست وپا ہوگئے ہیں اسواسطے یہہ صورت حیلہ شرعی کی
نکالی اور رونق وزینت لوازم واحکام اسلام کی بڑھائی رحم کرے اللہ تعالیٰ
اونپر کہ بڑے حق پرست اور رونق کن اسلام تھے سبحان اللہ کس لطف سے

صورت مدد معیشت اہل ہدایت کی جو باعث رونق وزینت اسلام وایمان سمجھے
نکالی اور کس خوبی سے مخالفت حکم قرانی مذکورہ بالا سے جان بچائی گویا مضمون
اس مصرعہ کا ادا فرمایا مصرعہ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ٭ بلا شک
مصداق ارشاد فیض بنیاد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم عُلَمَاءُ اُمَّتِی
کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْل کا یہی گروہ والا شکوہ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ میری امت کے علماء ربانی ہدایت نمای ہین مانند انبیاء بنی اسرائیل
کے ہونگے خلاصہ یہہ ہے کہ امر نیک سکھنے والا تا مقدور خود خدمت گذاری امر

نیک بتانے والے کی بطور للّٰہ کوتاہی نکرے کہ موجب اجر عظیم کا ہے اور
جناب واعظ صاحب امر نیک بتانیوالے بھی ہرگز چندان نفع دنیا کا دلمین
خیال نرکھین کہ بغیبہ مٹھی گرم کرے اپنی زبان اور دوسریکے کان ذکر اللہ سے
گرم نکرین ہان جو کوئی از خود خدمت کردے تو بلا تامل قبول کرلین الا حصول
کمی بیشی مین ہرگز جھگڑا بل کلام نکرین کہ باہم مناقشہ مین ہرگز حیلہ شرعی
یعنی جائز ہونا مزدوری نیک کام کا ہرگز باقی نرہیگا پس حضرات واعظ کو
چاہیے کہ ہمراہ کلمات ہدایت کے اپنی دعوت کو فرض بجا کے بغیر حصول
منفعت دنیا وبلا رورعایت حاکم و اغنیا کے صاف صاف حکم خدا
بکمال خوش بیانی اور شیرین کلامی سے ادا کرین اور درشت کلامی اور سخت
گوئی کو صاف گوئی اور دینداری تصور نفرماکے احکام قرآنی جو نرم کلامی
ہدایت فرمانے پر ناطق ہین اون آیات ایمانی دیدہ وشنیدہ کو نادیدہ وناشنیدہ
کرکے باہم مسلمانو مین درہمی برہمی نڈالین جیسا کہ در ۱۵ پارہ تنزیل
بکریمہ قُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ تا آخر نیز ارشاد ہے یعنی ای محمد کہدو میرے
بندہ تابعدار و سننے کہ وقت کلام باہم کے کلام ملایم وخوشگوار کا بہت
خیال رکھین مبادا جلدی یا غصہ مین سخت ودرشت بات زبان سے

نکل جاے شیطان دشمن ایمانی اور جانی ہر وقت ایسی تاک مین ہے کہ کوئی بات کسی

کی زبان سے سخت نکلجاے تو باہم فساد کرانے کا خوب موقع ہاتھہ آجاے کہ وقت

فساد باہم یہہ کوئی نہین سنتا ہے کیسی ہی نصیحت اور بھلائی کی بات کہو اور صلح کرائو

اور نیز مسائل غیر ضروری بل مختلف فیہ کے بیان سے بھی جلسہ وعظ مین احتراز

کلی لازم جانین کہ مجلس وعظ دعوت عام اور ہدایت تام ہر خاص و عام

اسمین مسائل متفق علیہ کا بیان مناسب ہے نہ مسائل مختلف فیہ غیر ضروری کا

بیان کرنا بل اس قسم کا حرف زبان پر لانا ہرگز مصلحت نہین کہ اسطور کے

بیان سے صدہا قسم کی خرابی برپا ہو جاتی ہے جیسا کہ اختلال احوال بل جنگ (۱۴۳)

وجدال ارباب قیل و قال اسوقت کو کماہی اس مدعا پر گواہی ہے اور نیز اسقدر

دنیا طلبی اور خود غرضی کو کام نفرمائین کہ جہان دعوت اور نذرانہ ہو وہان

تشریف لیجائین اور جہان نہو وہان قدم رنجہ نفرمائین کہ اسحالت مین خوف

عذاب و عتاب کا ہے نہ امید ثواب حسب حکم کریمہ سورہ بقر اول پارہ

وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا تا آخر یعنی اور نہ لو میری آیات پر مول

تھوڑا یعنی مال دنیا ناپایدار کہ بمقابلہ عقبے کے بہت کم اور ذلیل و خوار

ہے پس ہمیشگی اور عمدہ چیز کے بدلے مین چیز قلیل اور ذلیل لینا کام بے تمیز

اور ذلیل کا ہے نہ اہل دانش اور عقیل کا مگر ہان جو شخص از خود بکمال محبت و عاجزی کچھہ پیش کرے یا بطور سنت کے دعوت یا نذرانہ کرے تو اختیار فرمانا کچھہ مضائقہ نہین کہ از قسم لا رد و لا کد سے ہے یعنی اپنی طرف سے چندان تلاش و اصرار نہین اور جو از خود آجاوی تو انحراف و انکار نہین بلکہ اداے سنت ہے حتی کہ بلا عذر شرعی کے ایسی دعوت رد کرنا روا نہین ہے مگر در حقیقت واے بر حال اونکے کہ جس مزدوری کا خدا ذمہ دار ہو چکا ہے پھر وہ بعوض ذکر اللہ اور ہدایت کار نیک کی مانند سائل ذلیل و خوار کے طالب درہم و دینار دنیا مردار ہر آدمی سے ہو کے کمی بیشی مین جھگڑین اور باہم مناقشہ کرین اور ذکر اللہ کو مثل مولی ترکاری کے سمجھین اور سب کی نظر مین خوار و ذلیل ہون تو اس خواری دارین سے اور کیا خواری زیادہ ہوگی فی الواقع تارک مزدوری پروردگار اور طالب درہم و دینار دنیا مردار سے والقہ محبت خدا اور لطف عنایت مولی کا ہرگز نہ پایا نہ چکھا ورنہ ایسی بڑی دولت پایندہ اور نعمت زہی پسندہ کو چھوڑ کر ہرگز خواستگار درہم و دینار دنیا خوار زار کے نہوتے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** ہر کہ از دیدار برخوردار شد ؛ این جہان در پیش او مردار شد ؛ چون ازان اقبال شیرین شد دہان ؛ سرد شد برآدمی ملک جہان ؛ مال دنیا دام مرغان ضعیف ؛ ملک عقبی دام مرغان لطیف

ف بلاشک جب کہ لذت حقی اور محبت خدا کی چاہت نہین لگی تا او س وقت تک محبت دنیا کی جی سے نہین چھٹی ہے لیکن یہی عبادت اور بندگی ظاہر کرو اور یہ دولت صحبت اور عنایت اہل معرفت سے حاصل ہوتی ہے ۱۲

(۱۳۳)

ف [illegible] محبت دنیا [illegible] عین دلیل ضعف ایمان کی ہے [illegible] ایمان کی ہے ۱۲

تا بدانی ہر کرا یزدان بخواند ÷ از ہمہ کار جہان بیکار ماند ÷ ہر کرا باشد ز یزدان
کار و بار ÷ یافت کار آنجا و بیرون شد ز کار ÷ مثنوی دریا عزم کن این اکبیر
بجز جو و ترک این کج گبیر ÷ پس از خرابی این دار ناپائدار تا پائی داری گر
و تا تاب و توان آری ازین عشق آر دل آزار بپرہیز و بجانب رحمت و محبت الہی
دل آویز بہر حال اہل حال و قال کو ہدایت و نصیحت افعال نیک اور اقوال درست
مناسب وقت اور حال کے ہر وقت پر ضرور ہے گو طالب حق اور عامل نیک بات
کم بل کالعدم ہیں الا آخر ذکر خیر کسیوقت کسی طالب خدا کے دل پر اثر کرکے
مانند تخم شجر کے بار نکالیگا اور لذت دنیا مردار اوسکے جی سے نکالکر ذائقہ نعمت
عقبے کا چکھائیگا چنانچہ بحر میں سورہ والذاریات ۲۷ پارہ وذکر فان الذکری
تنفع المومنین میں ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے یعنی
ای محمد ہمارے بندوں کو ہماری یاد دلاتے عذاب دوزخ سے ڈراتے جنت کی خوشخبری
سناتے رہو کہ بیشک نصیحت نیک بات کی نفع دیگی ایمان والوں کو فقط اور جو کوئی
بیدین نیست اندازی کرے یا چھیڑ چھاڑ کار خیر دینی میں کیسے تو بارشاد کریمہ پارہ
نہم آخر سورہ اعراف خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین
یعنی عادت کر معاف کرنے کی اور حکم کر کار خیر کا اور موہنہ پھیر لے جاہلوں

تا سمجھے سے فقط ہرگز کسی خوار زار کے قول و فعل پر خیال نکریں بلکہ درگزریں اور رونق

دینی امور دینی سے باز نرہیں بھلا کہیں کتے بھونکنے سے مسافر سڑک چھوڑتے ہیں

یا آب صافی کو پینے رکتے دیکھا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات**

از خداوندان کہ رمزی کردہ اند ؛ کوشش با بانگ ہر کان سگے کردہ اند

خس خانہ میرود بر روی آب ؛ آب صافی میرود بی اضطراب

کار خود کے میگذارد ہر کسی ؛ آب نگذارد صفا بہر خسی

گر دو صد ابلہ ترا منکر شوند ؛ تلخ کے گردی چو ہستی کان قند

پیر و پیغمبران شورہ سپر ؛ طعنہ خلقان ہمی با وے شمر

خستہ منتی میکن برای کردگار ؛ با قبول و رد خلقانت چہ کار

اور نیز طالب نیک بات کو بھی ضرور وقت ہے کہ بغیر خیال اچال

پوچال اور چال قال ہدایت فرمائے جو بات اچھی سچی پکی سنے فورا

بکمال اعتقاد دلی دامن جان میں گرہ باندھے ہاں بحالت شک در نیک و بد اوس

نیک بات کے اگر بمحک امتحان دریافت دیگر علماء و اتقیاء اہل ایقان کامل

الایمان سے بھی اوس بات کو پھر اگر لیں تو بہتر ہے مگر ہرگز نصیحت فرمانے

والے پر بدگمانی کرکے کار نیک کو ترک نکرے مصرعہ

(۱۳۵)

متاع نیک ہر دکان کہ باشد ؛ یعنی خریدار کو اچھا سوداگر کار ہے
سوداگر اور اوسکے چال چلن سے کیا سروکار ہے کہ مطلب سودے سے ہے نہ سوداگر
سے چنانچہ ارشاد سعدی علیہ الرحمۃ بھی اس مدعا پر گواہ ہے ۔ **بیت**

باطلست آنچہ مدعی گوید ؛ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ؛ مرد باید کہ گیرد اندر
گوش ؛ ور نوشتست پند بر دیوار ؛ بیشک طالب نیک کار
نقش دیوار بلکہ ہر خوار زار سے بھی نصیحت اور فائدہ لیتے ہیں اور لطف اوٹھاتے
ہیں اور بد اطوار غیر خواستگار ذکر پروردگار کے جلسہ وعظ و نصیحت نیکوکار
میں بھی باطل اور بیکار مثل دیوار افتادہ پڑے گرے خوار زار بیٹھے ہیں اور ہرگز
کان وہاں نیک بات پر نہیں کرتے ہیں بلکہ درحقیقت گرفتار گناہ دوسریکو اگر گناہ
سے باز رکھتا ہے تو پہلے سر سے کی خیر خواہی ایمانی اوسکے حق میں کرتا ہے جیسا کہ
آپ ڈوبتا دوسریکو ڈوبنے سے بچاتا ہے یعنی اپنی جان اور اوسکی جان
بچاتا ہے درحقیقت خیر خواہی جانی بجا لاتا ہے چنانچہ اکثر اوقات باعث
عدم حصول راہ حق اور نہ ملنے مردان حقانی اور حصول دولت ایمانی بلکہ
موجب صد ہا خطرات نفسانی اور اغوای شیطانی کا بدگمانی اور ہجوم
خطرات نفسانی بھی ہوتا ہے کہ آپکو اچھا اور ونکو برا جانتا ہے

اسواسطے اونکے قول وفعل پر عمل نہین کرتا لیس فی الواقع سب سے
بڑہ چڑہ کے مانع راہ حق دانی کا ہے اسواسطے کہ سب سے بڑہ کے بھلائی
اور مقدمہ نجات پانیکا یہہ ہے کہ آپکو سب سے بڑے اور سب کو آپ سے بھلا جانے
جیسا سعدی علیہ الرحمۃ ازراہ خیرخواہی برادران دینی اپنے مرشد کا
ارشاد ہدایت نقل فرماتے ہین **قطعہ** مرا پیر دانای مرشد شہاب ؛
دو اندرز فرمود بر روی آب ؛ یکی آنکہ برخویش خودبین مباش ؛
دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش ؛ بلاشک خودبینی مانع راہ خدادانی
ہے اور مقدمہ جملہ مقدمات آفات خدادانی اور صدمات ایمانی سے
بڑہ چڑہ کے ہے معاذ اللہ منہا بچای اللہ تعالی اس بلا سے ہر کلمہ گو کو اسیواسطے
بزرگون نے فرمایا ہے **بیت** خود را بشکن کہ بت شکستن اینست ؛
بگذر ز خودی ز قید رستن اینست ؛ چنانچہ جناب مولانا بھی ارشاد فرماتے
ہین **ابیات** صورت خود اشکستی سوختی ؛ صورت کل را شکست
آموختی ؛ بعد ازین ہر صورتے را بشکنی ؛ ہمچو حیدر باب خیبر
برکنی ؛ زترک غیر حسنش چہرہ بنمود ؛ صدای بت شکستن نام او بود
درحقیقت سبب عیب جوئی غیر کا چشم پوشی از عیب خود ہے حسب ایماء

جناب مولانا **بیت** غافل اند این قوم از خود سر بسر ؛ لاجرم گویند عیب همدگر ؛ اب آگے چند فوائد مختلف مرام نافع ہر خاص و عام حسب فرمایش و اہتمام ارباب کرام ارقام ہیں کہ قابل دید اہل دید اہل از قسم نا دید و نا شنید ہیں گو فقیر کو موافق مضمون ان دو بیت کے ہرگز خیال ایسے قیل و قال کا نتھا کہ **بیت** من قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ام ؛ از من بجز حکایت مہر و وفا مپرس ؛ اسواسطے کہ **بیت** تا نبایر مہر او ببریدہ اند ؛ عشق او در جان ما کاریدہ اند ؛

تمہید تقریر دلپذیر بشیر و نذیر حسب الحکیم خبیر و قدیر مقبول خالق مفید خلایق ؛

(۱۳۸)

چونکہ در یونولا حسب خرابی انتہا بمقتضای عالم البشری ہوای وبای ایمان ربانی فرط و تقریط برادران ناچشیدہ ذائقہ مذاق جانی و نا رسیدہ بلطف قرآنی سے از حد خرابی و پریشانی برپا ہوگئی لہذا بمقتضای خیر خواہی اسلام و اسلامیان بمشورہ و اتفاق علمای نامی گرامی شہرہ آفاق دور از آفت حسد و نفاق یہ نسخہ نادر قوت بخش ارکان ایمان بحیرت رکیا نثانی مطلوب بطفیل رسول برحق ہر طالب

سلامتی دولت ایمانی کو اس مصیبت ناگہانی اور آفت ایمانی سے بچا وے اور عنایت کلی عطا فرمائے آمین یا رب العالمین

تقریر دلپذیر بشیر و نذیر

بظاہر ممتنع الوجود اور محال ہونے میں شریک الباری اور مثل رسول عربی دونوں برابر ہیں گو در حقیقت ممتنع اور محال ہونے شریک الباری اور مثل رسول جناب باری میں بڑا فرق ہے کہ شریک الباری ممتنع اور محال بالذات ہے اور مثل نبی کریم ممتنع اور محال بالغیر ہے چنانچہ فرق مابین محال بالذات اور محال بالغیر کے صاحب فہم سلیم طبع مستقیم پر بخوبی روشن ہے اگرچہ باعتبار نہ پائے جانے وجود خارجی دائمی کے شریک الباری اور مثل رسول عربی بلا فرق دونو برابر معلوم ہوتے ہیں چنانچہ بعض حضرات کم علم کج فہم بل بعضے اہل علم صاحب فہم نے اس مقام مزلۃ الاقدام سے مغالطہ کھایا ہے اسواسطے کہ معدوم الوجود دائمی ہونے میں شریک الباری اور شریک رسول عربی یکساں ہیں حتی کہ کسی صاحب نے بباعث ممتنع الوجود ہونے شریک رسول عربی مانند شریک الباری کے دونو کو یکساں صفات میں بھی جانکر رسول اللہ کو بھی غیب دانی وغیرہ صفات خواص حقانی میں مثل خدا ٹھیرایا ہے معاذ اللہ منہا اور یہ خیال نفرمایا کہ مانند ذات بیچون و بیچگون اوس تعالی و تقدس کے صفات اوسکے بھی بے مانند ہیں چنانچہ در کتب عقاید بیجا کے

(۱۳۹)

جو مرقوم ہے کہ لَا عَيْنُهٗ وَلَا غَيْرُهٗ یعنی صفات الٰہی نہ عین ذات الٰہی ہیں اور نہ غیر
ذات الٰہی ہیں یعنی علیحدگی صفات جناب باری کی ذات سے قطعاً محال
اور غیر متصور ہے۔ پس مخلوقات کو صفات خاصہ خالق میں کیونکر شرکت متصور
ہو سکتی ہے کہ باہم ذات او صفات مخلوقات میں مغائرت کلی اور جدائی کسی وقت
میں ضروریات سے ہے کہ ذات کو مرتبۂ تقدم ذاتی کا ہے اور صفات کو مرتبہ
تاخر ذاتی کا ہے بخلاف صفات خالق کے کہ جیسے ذات بے مثل و بے مانند او سکے
بے مثل و بے مانند ہیں اور کسی صاحب کے باعث عدم احتمال مخلیت اور
نہ پائے جانے وجود مثل حبیب کریم کے خیال لازم آنے عجز و نقصان قدرت قادر
مطلق خدای برحق میں محض خام خیالی کو کام فرما کر مثل رسول کریم کے
اور دیگر رسول بالفعل موجود ہونا تجویز فرمایا اور یہہ لحاظ کیا کہ مانع وجود مثل
نبی کریم کا حکم محکم آیۃ کریمہ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وغیرہ نصوص قرآنی ہیں یا کوئی اور امر ہے پس حسب حکم محکم قادر مطلق
مانع وجود مثل رسول برحق ہے تو معاذ اللہ منہا ممتنع الوجود ہونے مثل
او ر مانند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیونکر نقصان او عجز قدرت
قادر مطلق میں متصور ہو سکتا ہے کہ قدرت شے دیگر ہے اور خلق او ر پیدا کرنا

شئے دیگر ہے — چنانچہ اگر آدمی کسی کام کرنے پر قادر ہوتا ہے اور بپاس ایفاء وعدہ سابق کے
اوس کام کو نہیں کرتا ہے تو ہرگز گمان اس امر کا نہیں ہوتا کہ یہہ شخص اس امر پر قادر نہیں ہے
پھر جائے کہ جناب باری کہ سچا کرنیوالا تمام صادق الوعد کا ہے اور خلاف وعدہ پر نہایت
درجہ وعید شدید فرماتا ہے پس اگر بخلاف وعدہ اپنے کے نکرے تو کیونکر گمان نقصان کا
اوسکی قدرت قادرہ میں ہو سکتا ہے مثلاً زید نے قصد دہلی کا کیا بکر نے کہا میں بھی آتا ہوں
بغیر میرے نجانا زید نے کہا اچھا اتفاقاً بکر کو عرصہ زیادہ ہوگیا اب زید حیران ہے کہ بپاس
وعدہ نہیں جاتا گو صدہا طور کے رنج و نقصان گوارا کرتا ہے پس اس مقام پر کوئی گمان
نہیں کرسکتا اور نہ کہہ سکتا ہے کہ زید روانگی دہلی سے عاجز ہے پس نہ پیدا کرنے مثل رسول کریم کے
بپاس وعدہ خاتم النبیین وغیرہ نصوص قرانی کے عجز قدرت قادر مطلق خدای حقیقی میں
کیونکر متصور ہو سکتا ہے کیا اوسکا وعدہ بندہ سے بھی کمتر ہے معاذ اللہ منہا حالانکہ
خود ارشاد فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پس عدم احتمال جود مثل رسول خدا سے
نہ ہرگز شرکت رسول اللہ کی خواص الٰہی میں لازم آتی ہے اور نہ کسیطرح کا نقصان قدرت
قادرہ قادر مطلق میں عاید ہوتا ہے عیاذاً باللہ دونو فریق نے از حد دہوکہ کھایا ہے
یا ناحق افراط و تفریط و خودنمائی کو کار فرماکے جملہ عوام بل بعض خواص کو خرابی دینی میں
ڈال رکھا ہے فقط نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا گویا نہیں جانتے

کہ جناب مولانا فرمودہ **بیت** حرص و خواہش مرد انا دان کند * عقل را بے نور و
سرگردان کند * حاصل کلام یہہ ہے کہ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو
بباعث کمال اعتقاد دلی اور نہایت درجہ گرمجوشی محبت و ارادت قلبی از قسم ملہوسی اور
خام خیالی کے بخیال کمال زیادتی عظمت و شان و شوکت اوس صاحب رسالت خاتم نبوت
کے صفات خاصہ الہی مثل غیب دانی و رزق رسانی وغیرہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو بھی شریک جانتے ہیں یہہ عقیدہ عین کفر ہے عیاذا باللہ اور جو لوگ کہ ہمیشہ نابود و معدوم ہونے
اور معدوم رہنے مثل اور مانند جناب رسالت مآب بے مثل اور بے مانند سے از راہ بدعقیدگی
اور نافہمی کے بخیال لازم آنے عجز در قدرت خدای برحق قادر مطلق کے مثل اور مانند رسول
رحیم جملہ صفات کاملہ اونکے میں دو دیگر رسول ہونا ثابت کرتے ہیں نیز محض کفر و ضلال
و زوال ایمان ہے سبحانے اللہ تعالی آمنا ایمان باسمہ ہر کلمہ کو کہو آمین سبحان اللہ جناب مولانا
جامی رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم ظاہری باطنی نے کیا خوب جامع کلام واقع اوہام سے سر و ہمہ فرق
غریق گرداب نافہمی کو ایک ہی مصرعہ نعت سے معقول جواب دیا اور بنیاد عقیدہ حقہ کاملہ
بخوبی تمام قایم کردیا کہ **مصرعہ** بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر * یعنی مدار ایمان و
اسلام کا اسپر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا سے کم اور تمام مخلوقات سے زیادہ جانے چنانچہ
تاج المفسرین والمحدثین صاحب تفسیر فتح العزیز در سورۂ والضحی بمقام اوصاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

تمام ان ابیات کو کمال لطف سے بابخہا ہے گویا مضمون خاتمیت نبوت آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو مثل نگینہ جڑ دیا ہے اور آب و تاب عالمتاب رسالتمآب کو تمام عرشی و فرشی پر
مثل آفتاب نصف النہار کے روشن کر دیا چنانچہ اول اوصاف با اوصاف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں مفصل مرقوم ہو چکا ہے فقط **فائدہ** حیف صد حیف کہ بسیارے
از طبقات کم علم دور از انصاف و عقل حتی کہ بعضے حضرات خوش فہم منسوب بعلم
و فضل بھی در فہم مطلب کہ بیچ سورہ کہف پارہ ۱۶ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم
الٰہ واحد ہے میں بمقتضای عالم بشری یا از راہ غلطی یا خود راہی بطوفان نافہمی غوطہ
کھایا ہے کہ طبع آزمائی کو کام فرمایا کے کہتے ہیں کہ در حقیقت آدمیت و کیفیت بشری
اور انسانیت میں ہم سب برابر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیر البشر برابر ہیں معاذ اللہ منہا
کہ اس قسم کے کلمات کفاریہ بطور اسمی بے شمار قرآن مجید میں پ پارہ ۱۸ سورہ مومنون
ما ہذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم وغیرہ موجود ہیں اور سوای اسکے بھلا کہیں
بشر با بشر ساتھ خیر البشر بے شر کے صورتا اور تحریرا و تلفظا بھی یکسان اور برابر ہو سکتا ہے
سنا اور حقیقتا اور کیفیتا کا کیا ذکر ہے کجا ذرہ کجا آفتاب کجا قطرہ کجا آب **مصرعہ**
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ **بیت** خیالات نادان خلوت نشین ؛ بہم بر کند
عاقبت کفر و دین ؛ **بیت** صفا ہست در آب و آئینہ نیز ؛ ولیکن صفا را بباید تمیز

انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه وتسبحوه بكرة واصيلا

یعنی بظاہر بڑی صورت صفائی مین صفائی پانی اور صفائی آئینہ برابر ہے مگر بان
درحقیقت صفائی اور ہے اور صفائی آئینہ اور ہے چنانچہ پھول ہونہین گل گلاب
با آب و تاب اور نیز دیگر پھول با تاب برابر ہین مگر بان گل گلاب کچھ اور ہے جیسے شرمندہ
کن تاب آفتاب جناب رسالت مآب کچھ اور ہین اور دیگر انبیا علی نبینا علیہم السلام با تاب کچھ
اور ہین گو نبی اور رسول ہونہین سب انبیا علیہم السلام برابر ہین جیسا کہ یہ سورہ توبہ و
فتح وصف هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ تا آخر معہ دیگر آیات بینات کے
اس عالی مقام آب و تاب کا حقہ گواہ ہے ترجمہ یعنی وہی اللہ ہے بڑی عظمت اور شان
والا جسنے بھیجا اپنے رسول کو واسطے ہدایت مخلوق کے دین حق دیکر تاکہ وہ رسول
اوپر کر دے اس دین حق اور غالب کو اور سب دینو نسے اور واسطے ثبوت اس عالی حقیقت
کے اسیکی گواہی کافی اور وافی ہے گو پڑے برا مانین منکر فقط اگرچہ از قسم چھوٹا
منہ بڑی بات ہے مگر بان از غیب عطا شدہ کو بعینہ قلمبند کرنا پر ضرور ہے غالباً صاحب
فہم حق پسند بدل پسند فرمائین اور نیز خود پسند از نجاست بدگمانی و نافہمی پاک
ہو جائین یعنی إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ از قسم جنس ہے جیسے حیوان اور یُوحَىٰ إِلَيَّ
فصل ہے جیسے ناطق پس جیسے افضل ہونا ذات و صفات مین نرے انسان کا
نرے حیوان سے جو از راہ جنس جملہ حیوانات ذلیل و خوار مثل بیل وغیرہ کو شامل ہے

(۱۴۴)

سب پر بخوبی روشن ہے جیسا جناب مولانا فرماتے ہین **بیت** غیر فہم و جان کہ در

گاو خر است ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛ ایسا ہی بلکہ زائد اس سے افضلیت

اور مقبولیت جناب خاتم رسالت بلکہ ہر صاحب کرامت اور ولایت جو کمتر از ذرہ

اوس آفتاب رسالت مآب کے ہین نزدیک نوع انسان سے از عرش تا فرش سب پر بخوبی

ظاہر او باہر ہے تو آنحضرت معدن نبوت کے عالی درجہ اور بلند مرتبہ ہونیکا کیا ذکر ہے

کہ وہ سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیا علیہم السلام سے افضل و اشرف

بنی نوع انسان ہین نہ افضل ہین چنانچہ مولانا بھی فرماتے ہین **بیت**

باز غیر عقل و جان آدمی ؛ ہست جانی در ولی و در نبی ؛ پس اس صورت مین افضلیت

اور مقبولیت اکمل اوس جان جہان و اروی ایمان تہہ اعلی فائز مدارج فکان قاب

قوسین او ادنیٰ فخر انبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا کہ مطلق نوع انسان و بشر سے

جو گویا از قسم جنس ہے کرورون درجہ بل بحید و بے عد مرتبہ ہر کس و ناکس پر روشن تر

از آفتاب روشن ہے مگر ہان اگر کوئی تاریک دل گم کردہ منزل اوس افضل رسل

جز و کل محبوب خدای عز و جل کا عالی درجہ نہ سمجھے اور تاب دید اوس آب و تاب

آفتاب عالمتاب کی نہ لا سکے تو یہہ اور بات اور ہے کہ ہرگز اس سے اونکی عظمت اور افضلیت

مین معاذ اللہ منہا کچھ نقصان نہین آتا **بیت** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمہ آفتاب را

ف ان جہلا کی ابہی مثالین ونائس ... صحیح ... مولوی ... افضل ہین تو آنحضرت ... افضل ... ہوکا تمام انبیا علیہم السلام سے ... بیت ... افضل ہین ... جیسا جناب مولانا فرماتے ہین **بیت** ... ۱۲

۱۵۵

چہ گناہ است ؛ اور بلاشک سنگدلی اور سیاہ قلبی ہر خوار زار فریفتہ محبت دنیا مردار کی
مانع دیدار تاب دار رسول مختار مقبول پروردگار ہے **بیت** ست چشمانیکہ کہ شب
جولان کنند ؛ کی طواف مشعل ایمان کنند ؛ درحقیقت جسکی کہ اصل دید باعث
نقصان و فتور درحقیقت دید کے لایق دیدار انوار پروردگار کے نہو تو وہ بلاشک
و شبہہ معذور اور مجبور بلا قصور ہے جیسے چمگادر کہ روشنی افتاب سے اوسکی انکھہ ہی نہین
کھل سکتی ہے دیکھنے روشنی کا کیا ذکر ہے اسیواسطے اللہ والے جو دولت آفتاب انوار جناب
رسول مختار سے بے نصیب اور محروم ہین اونکو بھی برا نہین کہتے بلکہ اونکے حال پر اختلال پر کمال ملال اور
تاسف فرماتے ہین کہ یہہ لوگ ہی نعمت سے محروم ہے قابل رحم ہین اور خود ظاہر ہے کہ بیمار گرفتار
عارضہ بخار کو لذت مٹھائی اور لطف ترشی سے کیا سروکار ہے جیسے گندہ دماغ کو سیر باغ
اور چشم صدمہ رسیدہ کو روشنی چراغ صدگونہ ناگوار ہے اور درحقیقت مشابہت افضلیت
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ انسان کے صرف صورت افضلیت رسول انس و
جان پر انسان ہین ہے نہ حقیقت افضلیت مین و رتہ کجا حقیقت و اصل افضلیت
رسول مقبول ہر دو جہان بر انسان و کجا افضلیت انسان بر حیوان کہ فرق زمین و
اسمان کا ہے **مصرعہ** چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ جیسا مولانا فرماتے
ہین **نظم** گر بدید حس حیوان شاہ را ؛ پس بدیدست گاو خر اللہ را ؛ نعیم فہم و

و فهم و جان که در گاو خر است ؛ آدمی را عقل و جان دیگر است ؛ باز غیر عقل
و جان آدمی ؛ هست جانی در ولی و در نبی ؛ گر بصورت آدمی انسان بُدے
احمد و بوجهل پس یکسان بُدے ؛ آن یکی شیری که آدم میخورد ؛ وان یکی شیری که آدم میخورد
ناکسان را دیدهٔ بینا نبود ؛ نیک و بد در دیدشان یکسان بود ؛ همسری با انبیا
برداشتند ؛ اولیا را همچو خود پنداشتند ؛ گفت اینک ما بشر ایشان بشر ؛
ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور ؛ این ندانستند ایشان از عمی ؛ هست فرق
درمیان بے منتهی ؛ این خورد گردد پلیدی زو جدا ؛ وان خورد گردد همه
نور خدا ؛ این خورد زاید همه بخل و حسد ؛ وان خورد زاید همه عشق احد ؛

۱۴۷

اور جو کہ دین محمدی بعد دین عیسوی کے ظاہر ہوا اور بعضے عیسائی بمقتضای عالم بشری
یا بواسطہ وساوس شیطانی یا خطرات نفسانی یا ناہمی از حکم ربانی کی
حضرت عیسی کو حسب کریمہ اخر پارہ ۶ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ
ابْنُ مَرْيَمَ و ایضا کریمہ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ و نیز کریمہ وَلَا تَقُولُوا ثَلٰثَةٌ
اِنْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَّكُونَ لَهُ وَلَدٌ ؂ خدا اور بعضی خدا کا
بیٹا کہتے تھے اور بعضی تین خدا کہتے تھے ایک خدا حقیقی کو اور ایک حضرت عیسی
علیہ السلام کو اور ایک روح القدس کو واسطے خدا سے برحق نے سب کلمات بیہودہ

اور کفر کو رد کرکے فرما دیا کہ مسیح و جز حق وہی اکیلا خدا ہے پاک ہے اولاد سے اور
دو تین ہونے اپنے مثل سے تمھارے حقین یہی بہتر ہے کہ ہرگز تین خدا اور عیسی کو بیٹا خدا کا
نکہو کہ یہہ کفر صریح اور شرک قطعی ہے معاذ اللہ منہا بلکہ حضرت عیسی بندہ اور رسول خدا
کے ہین لہذا خداوند کریم حکیم و رحیم نے ازراہ کمال عنایت و غایت شفقت بحال امت
محمدیہ کہ مبادا اون بدعقیدہ کے کفر اور شرک کی بو باس انہین بہی آجاے اور یہہ نجاست
بدگمانی اونکے دلمین ایسی سما جاے کہ پھر نکلنا اوسکا دشوار ہو جاے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو ارشاد کیا کہ ای محمد کہدو اپنی امت سے کہ مجکو ہرگز خالق اور خدا نجانو
بلکہ مخلوق اور بندہ خدا ہو ہین مثل اپنے سمجہو خبردار ہرگز مجکو خدا تصور نکرو نکبہی
یہہ کلمہ زبان پہ نلانا کہ یہہ شرک قوی ہے اور شرک سے خدا بہت بیزار ہے کہ مستحق انواع
عذاب نار ہے فقط اسیواسطے کہا ہے مصرعہ نبخشیگا خدا مشرک کو مطلق
جیسا بحکم سورہ نسا پارہ ۵ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک
لمن یشاء ترجمہ یعنی اللہ تعالی ہرگز نبخشیگا شرک کرنیوالیکو اور سوا اوسکے اور کیسا ہی
گنہگار ہو اوسکو بخشیگا فقط ارشاد ہے ہان بیشک میرا تمہارا مالک خالق مطلق وہی ایک
خدای برحق ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور سوا اوسکے اور کسیکی بندگی اور پرستش نہین
چنانچہ اسی قسم کی ہدایت کرنیکو مجھے نبی آخرالزمان اور خاتم الانبیا بنایا اور بکرمیسورہ

(۱۴۹)

والنجم وغیرہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی تا آخر انواع اور اقسام کی رحمت و
عنایت اور وحی مجھ پر نازل فرما کر سب اہل شرف سے زیادہ مشرف و ممتاز فرمایا
لہذا جملہ انسان کامل الایمان بل سب انبیا علیہم السلام اور تمام ملائکہ مقربین سے بھی
بدرجہا اعلی و اشرف و افضل ہوں اگرچہ صرف بمشارکت صورت جسمی اور تجسیم
اسمی کے شرکت ساتھ ہر آدمی کے بھی رکھتا ہوں نہ بعنوان حقیقت انسانی و کیفیت
روحانی کے جیسا بالا مذکور ہے ف اور جناب باری نے بلفظ قل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسواسطے ارشاد فرمایا اور جو وگمراہوں کو گمراہی سے باز رکھا کہ جو کوئی ازراہ
کمال اعتقاد دلی یا خوشامد ظاہری کسیکی نہایت درجہ تعظیم کرتا اور غایت مرتبہ کے
الفاظ تکریم کہتا ہے تو اوسکی غرض اصلی کمال خوشنودی اور رضامندی شخص
ممدوحکی ہوتی ہے مگر جب وہ ازراہ ناخوشی منع کر دیتا ہے کہ خبردار ہرگز ایسے کلمات
و تعریفات پھر کہنا ورنہ ہم بہت ناخوش ہونگے بل سزا دینگے تو یہ شخص ملازم ہو
یا معتقد عزیز ہو یا قریب دوست ہو یا خیرخواہ ہرگز اوس قسم کے الفاظ بھولکر بھی
زبان پر نہیں لاتا اور جو سوای ممدوحکے کوئی اور منع کرتا ہے تو ہرگز باز نہیں آتا
اس خیال سے کہ اگر ممدوح ایسی تعریف و تعظیم سے ناخوش ہوتے تو خود منع
کر دیتے ف ۱۱ بلاشک بحث و کلام امور ناجائز شریعت غرا میں کرنا باعث انواع

ف
جیساکہ جناب مولانا محی الدین ارشاد
فرماتے ہیں ترجمہ عبارت شریف کا
۵ یعنی بسبب موجود ہونا اصطلاح
بحث کرنا بیچ ذات خدا ۱۲

خرابی دارین ہے جیسے کہ بحث و کلام کرنا ذات و صفات خالق کائنات اور
آنحضرت اشرف موجودات اور مشاجرہ آپس مین صحابہ بابرکات اور مسائل جبر و اختیارات
وغیرہ امورات غیر ضروری شرعی ہین کہ جسمین شارع نے بحث و کلام کرنا اور دلائل
عقلی کے دخل دینے کو قطعاً منع فرمایا ہے سراسر موجب ضلال و زوال ایمان و
اسلام کا ہے چنانچہ بہت گروہ علماء و حکماء سابقین کی کشتی نافہمی اور عقل آرائی
کی اس گرداب مین ایسی ڈوبی کہ پھر پتہ و نشان نہ لگا کہ کہان گئی کہان گئی
بیت درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار :: کہ پیدا نشد تختہ بر کنار :: جیساکہ
سرآمد علماء و فضلاء سرخیل اتقیاء و صلحاء شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے بھی
اس قسم کے کلمات سے منع فرمایا ہے القصہ دیکھو کہ بحث در ذات و صفات جناب
سرور کائنات علیہ الوف تحیات مین بدولت کج فہمی کسان نافہم اور خیالات توہمی
حضرات ہوا پرستان خود آرا کے شدہ شدہ کہانسے کہانتک نوبت پہونچی کہ کسی کو
کو مثل و مانند اوس بے مثل و بے مانند ختم الانبیاء علیہ افضل التحیۃ والثناء کے جملہ
صفات کاملہ مین ثابت اور موجود ہونیکا اقرار بجال اصرار و اعلان اور شہرت
دہی کی کرنا زیادہ تر فرائض پنجگانہ سے بھی فرض وقت ہوگیا حالانکہ خدا نے
اوس سایہ خدا سراپا نور و ضیا کا سایہ بھی نرکھا کہ مبادا کوئی گرفتار وہم و خیال

دور از حقیقت حال اوس محبوب ذو الجلال کے مثل اور مانند ہونیکا کہین وہم وخیال

کرے اور ناحق اس بلا مین مبتلا ہو جاوے اور سرمایہ زندگی و بندگی کو برباد کرجاوے

پس اور دوسرے نبی مانند اور مثل اوس بے مانند و بے مثل کے موجود ہونیکا کیا ذکر ہے خوش گفت

ہر گفت نظم یہہ بھی رمز جو اوسکے سایہ نتھا ؛ کہ رنگ دوئی وان سمایا نتھا ؛

عجب کیا جو اوس گل کے سایہ نہو ؛ کہ تھا وہ گل قدرت حق کی بو ؛

والعلم یہہ بلا قہر خدا ان حضرات تابعداران ہولکے کیونکر دست بردار ان جان ہو گئی

اور یہہ نجاست بدعقیدگی خواری دارین کی کیسی انکے دل و جان مین سما گئی کہ گویا سیاہ

وسفید کی تمیز قطعًا جاتی رہی مقام کمال افسوس کا ہے کہ جو کوئی کسیکا اوستاد

یا پیر صاحب ارشاد ہوتا ہے تو اوسکے اعتقاد کامل مین درتمام جہان ہرگز اوسکے

اوستاد اور پیر کی برابر نہین ہو سکتا گو اوس شہر مین درحقیقت ویسے بلکہ بہت

افضل اور بہتر اوس سے ہزاروں ہوتے ہین اور درحقیقت بغیر ایسے اعتقاد کامل

کے شاگرد کو اوستاد اور مرید کو پیر سے ہرگز فائدہ مقصود نہوگا مگر حیف در صد ہزار

حیف کہ جنپر یہہ حضرات ایمان لائے اور اونکی امت تابعدار ہونیسے اور سب

امت سے بہتر کہلائے جیسا ۴ پارہ مین ارشاد ہے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ

یعنی ای امت محمدیہ تم سب امت سے بہتر ہو اور نیز اوسکے بے مانند اور بے مثل ہونیکا

(۱۵۱)

الله تعالی انجا بجا قرآن المجید میں ارشاد فرمایا پھر باوصف اظہار کمال اعتقاد اوپر
رسول ربانی اور بنہایت دعوی اتباع سنت اوس محبوب سبحانی کے کیونکر
ہوا پرست اوس بے مثل و بے مانند کے چند مثل و ر مانند ثابت کرتے شہرت دیتے
ہیں تو اس سے زیادہ رسوائی اور خواری اور کیا ہوگی ہان شاید ان حضرات تو ہم ہزار
بانواع ناہمی گرفتار کے کان و زبان سے سوای اور آیات بینات کے جو صاف
صاف کمال اوصاف باوصاف اور خاتمیت نبوت آنحضرت صلے الله علیه وسلم پر
کما حقہ ناطق ہیں کریمہ خَاتَمَ النَّبِيِّين بھی نہین گذری یا دیدہ و دانستہ
نا دیدہ و نادانستہ ہو کے برباد گئے ورنہ ہیچ آفت و مصیبت نادیدنی و ناشنیدنی
میں مبتلا ہو کر ہرگز سرمایہ زندگی و بندگی کو بکوی نادانی گم نکرتے اور بار صدہا خواری
و ذلت دارین کا سر ارادت پر نہ لیتے بچاوے الله تعالی ہر کلمہ گو کو بلای خواہش
نفس و ہوای ایمان ربا سے آمین اسیطور کسی فریق کو خاص خواص غیب دانی اور رزق
رسانی وغیرہ صفات رحمانی میں رسول ربانی کو بھی شامل کرنا واجب و لازم ہو گیا
نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا شاید ان حضرات نے بھی سوای
اور آیات بینات کے جو دال اوپر خاص ہونے صفات غیب دانی اور رزق رسانی وغیرہ کے
ذات خداوند کریم پر ہیں کریمہ پارہ ۷ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ تا آخر

ور کریمہ سورہ اعراف ۹ پارہ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ اور کریمہ
سورہ نمل پارہ ۲۰ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ تا آخر کو بھی تلاوت نہیں کیا یا
ارشاد غرافی پر یقین کامل حاصل نہوا عیاذاً باللہ ورنہ دیدہ و دانستہ ایسی نافہمی کو کام
نفرماتے اور ہرگز خواری و بدنامی کو نہیں سر پر لیتے چنانچہ جناب باری نے از راہ کمال
بندہ نوازی اور بنجات دہی آفات ارضی اور سماوی سے برای دفع وساوس نفسانی اور
رفع خطرات شیطانی انسانی کے خود فرما دیا کہ سب کنجی علم غیب کی خدا کے پاس ہیں کہ سوا
خدا کے ہرگز کوئی علم غیب سے آگاہ نہیں فقط ترجمہ کریمہ اول حتی کہ رسول ربانی سے بھی
کہوا دیا کہ کہدو اے محمد خبردار مجکو غیب دان نجانو اور ہرگز خواص خداوندی شامل
نکرو اگر میں غیب دان ہوتا تو جابجا صدمات اور آفات جسمانی سے بچتا میں تو صرف ڈرانیوالا
شدت عذاب دوزخ اور خوشخبری سنانیوالا انواع قسم راحت جنت کا ہوں فقط
ترجمہ کریمہ دوسرا تو کہہ اے محمد نہیں ہے کوئی زمین و آسمان میں غیب جاننے والا سوائے
اللہ کے فقط ترجمہ کریمہ تیسرا بلاشک ہوا پرستی خدا پرستی کو چھڑاتی گمراہ کرتی ہے اور
چشم از حق بینی اور گوش از حق شنوی اور دل از حق فہمی بند کر دیتی ہے موافق
ارشاد کریمہ سورہ ص ۲۳ پارہ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ تا آخر یعنی
اے داود ہمنے تمکو اپنا نائب کیا زمین میں پس حکم کرو آدمیوں میں ساتھ حق پرستی اور

(۱۵۳)

انصاف کرے اور ہرگز ہوا پرستی کے گرد نجاوے کہ ہوا پرستی راہ حق چھڑاتی ہے گمراہ کردیتی
ہے فقط چنانچہ جناب مولانا بھی فرماتے ہین **ابیات** گوش سر بربند از ہزل و دروغ
تا ببینی شہر جان پر فروغ ؛ پنبۂ وسواس بیرون کن ز گوش ؛ تا ز گردون
آیدت در دل خروش ؛ چشم بند و گوش بند و لب ببند ؛ گر نبینی سر حق
بر من بخند ؛ پس جب خودی اور ہوا پرستی کا انبیا علیہم السلام کے ساتھ جو اشرف
مخلوق اور معصوم و بے گناہ ہین یہہ معاملہ ہے کہ خداوند کریم اونکو تنبیہ تام فرماتا اور
ڈراتا ہے اور دیگر تمام مخلوق کا جگر پانی سا بہا جاتا ہے تو سمجھو ہم ہوا پرستونکا یہان کیا ٹھکانا ہے
کہ جنکی رات دن خودرائی اور انواع گمراہی مین گذرتی ہے سچ ہے کہ جس آندھی سے بڑے بڑے
درخت اوکھڑ جاتے ہین بلکہ خود چر جاتین اور بڑے بڑے چھپر مثل پتے درخت کے اوڑ جاتین
تو اور گھاس پھوس تنکونکی کیا ہی خود رہجاتین جیسا مولانا فرماتے ہین **ابیات**
باد در مردم ہوا و آرزوست ؛ چون ہوا بگذاشتی پیغام ہوست ؛ تا ہوا
تازہ است ایمان تازہ نیست ؛ کین ہوا جز قفل آن دروازہ نیست ؛ خلق
در زندان نشستہ از ہواست ؛ مرغ را پرہا بستہ از ہواست ؛ چشم شحنہ
شعلۂ نار از ہواست ؛ رفتہ ابستوریان عار از ہواست ؛ ذرا آنکھ
کھول کے ہوش مین ہو کر دیکھو کہ آخر خود بینی خدا بینی اور ہوا پرستی نے مردود گروہ

باشعور مسطور بالاختلاف علما جمہور کے کیسا تہ و بالا کر کے زیر و زبر کر دیا اور تمام خاص و عام اہل

اسلام مین در خود نمائی انگشت نما کر دیا فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ پس ڈرو اور خوف پکڑو

اے صاحب دانش و بینش کے اس آفت خود پرستی سے اور مت گھمنڈ کرو اپنے علم و عبادت پر کہ

درحقیقت بے توفیق خدا نرا علم و عبادت اور عالم و عابد و زاہد ہونا راہ حق نما نہین ہوتا ورنہ

ابلیس مردود معلم الملکوت سے زیادہ کوئی راہ حق نما پاتا اور مقبول کبریا ہوتا کہ وہ اوحد

عالم اور عابد و زاہد تھا حتی کہ اوستاد سب فرشتون کا تھا دیکھو آخر خود بینی خدا نہ بینی نے

اوسکو کیسا کھویا کہ ہر کس و ناکس ہر دم اوس خنزیر بے دم سے پناہ مانگتا اعوذ پڑہتا ہے

یعنی جناب باری سے بلاخطہ سرکشی اور خود ستائی اوس سرکش کی نافرمانی رحمانی کرکر

مقولہ کریمہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ کہہ کر کیسا اوس

بیراہ مستحق غضب کو زیر و زبر کر دیا اور طوق لعنت حکم کریمہ سورہ حجر و ص قَالَ

فَاخْرُجْ مِنْھَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ تا یوم قیامت

اوس گردن کش کی گردن میں ڈالکر ہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا بیت

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نکرنے سے ؛ اگر لاکھون برس سجدہ مین سر مارا تو جھک مارا

یعنی شیطان جو اوستاد اور صحبت فرشتونکا تھا جب غرور اور خود پسندی اور خود بینی نے

اوسکو مدہوش کر دیا تو پروردگار نے اوسکے غرور کو توڑ کر ہزار ذلت و خواری پھٹکار دیا

(۱۵۵)

سوال

(۱۵۶)

خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ صاحب نے باظہار قدرت خود بدولت کے حضرت آدم علیہ السلام
بکمال عزت دیگر فرشتوں نے سجدہ کرلیا مگر ابلیس نے ازراہ سرکشی و خود پرستی جب سجدہ نکیا
تو جناب باری نے فرمایا کہ تونے عدول حکمی ہماری کیوں کی یا ازراہ غرور اور تکبر کیا تو
آدم سے افضل اور بہتر ہے کہا میں آدم سے بہتر ہوں کہ مجکو تونے آگ سے پیدا کیا اور
آدم کو مٹی سے اور آگ مٹی سے افضل ہے تو افضل کمتر کو کیونکر سجدہ کرے فقط سبحان اللہ
کیا خوب جسکا کھانا اوسکو گھرانا پس شان عظمت جلالی و الجلال کی جلال میں آگئی
گویا ابلیس کی کمبختی تا روز قیامت آگئی پس جناب باری نے عتاب فرمایا کہ تو ہمارے بہشت سے
نکل بباعث نافرمانی کے تو مردود ہوا اور پھٹکار آگئی قیامت کے دن تک فقط چنانچہ مولانا
بھی فرماتے ہیں ابیات علت ابلیس انا خیر بود ست :: وین مرض در نفس ہر مخلوق
ہست :: علم چون بر دل زنی یاری بود :: علم چون بر تن زنی ماری بود :: ای بسا
عالم ز دانش بے نصیب :: حافظ علم ست آنکس نے حبیب :: صد ہزاران فضل
دارد از علوم :: جان خود را می نداند این ظلوم :: درحقیقت غلبہ خواہش نفسانی
اور بحالت انسانی کے چندان مقام تردد او تعجب کا نہیں ہے جیسا کہ جناب باری بقولہ
حضرت یوسف محبوب سبحانی کو تنبیہا اور ہدایتا برای امت محمدیہ کے در سورہ یوسف
ارشاد فرماتا ہے وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ تا آخر یعنی اور نہیں پاک

کہتا اپنے جی کو کہ وہ سکہاتا ہے برائی مگر رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب بخشنے والا

مہربان ہے فقط پس ہر نفس کے کہے پر چلنا روا نہیں جیسا مولانا بہی فرماتے ہین

ابیات گر نماز و روزہ میفرمایدت ؛ نفس مکارست مکری زایدت ؛

مصحف و سالوس او باور مکن ؛ خویشتن را ہمسر و ہمسر مکن ؛ بستہ شکستہ

سہل باشد نیک سہل ؛ سہل میدان نفس را جاہل است و جہل ؛ الغرض

خودی و ہوا پرستی کا ازالا رنگ ڈہنگ ہے کہین کچہ رنگ ہے اور کہین کچہہ

ڈہنگ ہے پس وناس الیس ہمنگ سے تنگ اور دنگ ہے پس **بیت**

دشمن راہ خدا را خوار دار ؛ دزد را منبر منہ بر دار دار ؛ اور تماشا دیکہو کہ خود رائی

اور سخن آرائی جہاں ستی و بال ہے کہ جنکو سمین اور ثمین مین بہی تمیز نہین ہے

کہانتک نوبت پہونچائی کہ صبح و شام ہر خاص و عام با علان تمام کہتے پہرتے

ہین کہ چارون مذہب حقہ کا اصل اونکی کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ سے

اور تیرہ سو برس مین لاکہون علماء کامل اور اولیاء اکمل محدث و مفسر گذرے ہین

باطل ہین بلکہ بکمال بے ادبی چارون اماموںکو جو مقتدای خلق اللہ ہین اور آیۃ

من ایات اللہ ہین یاد کرتے ہین معاذ اللہ منہا سبحان اللہ سعدی اہل حق نے

حق فرمایا **ابیات** ز جاہل حذر کردن اولی بود ؛ کز و ننگ دنیا و عقبی بود

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش ؛ نیامیختہ چون شکر شیر باش ؛ سر جاہلان پر سر
دار بہ ؛ کہ جاہل بخواری گرفتار بہ ؛ اور جو کسی صاحب اہل علم نارسیدہ بمرتبہ
اجتہاد نے بمقتضای عالم بشری اسباب مین کچھہ گفتگو اور طبع آزمائی اور خود نمائی
سو اگر کام فرمایا ہے تو وہ بات کچھہ اور ہے کہ لے علم کو اوسکے جاہل خیال پر عمل کرنا
نچاہئے اور نیز اوسکے جواب بمناسب بھی اہل علم نے از قسم جواب ترکی بترکی دئے
ہین مگر ان درحقیقت محقق اور محدث اور مفسر کامل بمحبت خدا جان باذل تقوی شعار
بکمال پرہیز گار صاحب اجتہاد کو البتہ یہہ رتبہ حاصل ہے کہ اگر خود کسی امام کی
پیروی اور تقلید نکرے تو روا ہے مگر ان عوام کو اس بات کی ہدایت اور تاکید
کرنا ہرگز ہرگز روا نہین کہ وہ بیشک راہ حق سے رہجائینگے او صدہا خرابی مین
پڑجائینگے حسب مضمون اس شعر کے **شعر** گرچہ المجذوب از حق آگہ
است ؛ تابع المجذوب بیشک گمرہ است ؛ چنانچہ سرامد محدثین و
مفسرین شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز و غیرہ اہل خاندان کہ جن ذی شان
عالیخاندان کی بدولت تمام ہندوستان دولت و نعمت حدیث و قرآن والانشا سے
مشرف اور دولتمند ہوا اونکو البتہ یہہ رتبہ حاصل تھا کہ اگر چاہتے تو بقوت
علم قرآنی اور حدیث دانی اور صفائی باطنی کے پیروی کسی مذہب کی نکرتے

تو بجای خود روا تھا مگر تاہم اون سب مقتدایان زمان نے ہرگز نہ خود بتقیدی
اختیار کی اور نہ کسی گروہ خاص و عام مین اسکی شہرت دی اور نہ ہدایت کی پس
اگر وہ اہل حق بتقیدی اور عدم پیروی مذاہب اربعہ کی حق جانتے تو ہرگز اوسکی
شہرت اور ہدایت مین کوتاہی نفرماتے اور گمراہی تمام مخلوق الہی کی کہ سارا جہان
مقلد مذاہب اربعہ کا ہے اصلا گوارا نکرتے جیسا کہ تمام ہندوستان بل عربستان
اونکے کامل الایمان اور فن حدیث و تفسیر نہایت ماہر ہونے پر اعتقاد کامل ہے
حالانکہ وہ سب خود حنفی مذہب سمجھے اور باوصف حنفی مذہب ہونیکے بحکم قدر جوہر جوہری
شناسد ہمیشہ از بس مداح و ثناخوان ہر چہار امام و مذاہب اربعہ کے رہے خصوصا
مذہب حنفی کے پس بلا شک یہہ چاروں امام بجوار اربعہ عناصر واسطے قوام وجود
اسلام کے کما حقہ ناصر اور رونق افزا ہوئے کہ لاکھوں بلکہ بیحد و شمار مسائل قرانی
اور حدیث رسول ربانی باعانت و عنایت ایزدی و توجہات محمدی بواسطے قوت
علمی اور تقویت کمال باطنی کے نکالکر ہزاروں مسائل فقہ اور کتب فقہ بیان فرما
اور راہ حق طالبان حق کو دکھا گئے ورنہ قران مجید اور حدیث شریف سے راہ حق
پانا کار خواص کا بھی نتھا چہ جای عوام گرفتار اوہام مصداق کریمہ اولئک
کالانعام کا چنانچہ تاج المفسرین و المحدثین شاہ صاحب ممدوح نے بہت

(۱۵۹)

مقام پر وصف ائمہ اربعہ عالیمقام کا فرمایا ہے منجملہ انکے ایک یہہ ہے کہ در تفسیر عزیزی

سورہ سبح اسم ربک کلمہ فصلی کے بکمال بسط کی کیا عمدہ نکتہ اجتہادی حضرت امام اعظم رح

سے نقل فرمایا ہے جسکا جی چاہے دیکھے کہ اس مختصر مین گنجایش ایسے مراتب کی تحریر کی

نہی چنانچہ لاکہون فتوی و ہزار روایات کتب فقہ سے لکھے جاتے ہین اور کوئی آیت

و حدیث بغیر روایات فقہ کے مرقوم نہین ہوتے شاید حضرات مدعی عدم تقلید نے

فتوی کا نام بہی دیکہا سنا نہین پس علاوہ تقریرات علمی کے ای حضرات

خوش فہم از راہ راست گذشتہ براہ بیراہی در ساختہ ذرا درست فہمی اور حق

بینی کو کام فرماکے خود رائی کو بالای طاق رکہدو اور خوب غور کرو کہ جہان آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم موجد اسلام و ایمان پیدا اور نبی ہوئے اور قران مجید سی

روشن کتاب شرمندہ کن تاب آفتاب آپ پر نازل ہوئی اور سارے جہان مین

وہانکی بدولت دولت علم قرانی اور حدیث رسول ربانی پہونچی اور چشمہ اسلام

و ایمان کا تمام عالم مین جاری اور ساری ہوا اور سارے جہان کے علما و فضلا

اور اولیاء اللہ اور غوث اور قطب اور ابدال اور اوتاد ہر سال بزیارت بابرکت

وہانکے مشرف ہوتے چارون مصلے موجودہ ائمہ اربعہ پر نماز ادا کرتے رہتے لیکن آجتک

کوئی ایسے صاحب علم علمای کاملین مفسرین و محدثین و محققین حرمین شریفین

زاد ہما اللہ شرفاً سے پیدا نہیں ہوئے جو خلاف حدیث رسول اللہ اور کتاب اللہ کی جگہ چاروں
مصلوں ائمہ اربعہ کو قایم ہونے دیتے اور ان چاروں مذاہب حقہ کا ابطال کرتے اور
نہ دیگر علماء ہر ولایت کو اسقدر استعداد علمی اور پیروی دینی حاصل تھی جو اس باب مین
کلام کرتے اور نام تقلید صفحہ جہان سے مٹاتے نعوذ باللہ من ہذا البلاء کہ یہہ سب خرابی اور
بربادی ناسمجھی اور خود رائی نے برپا کی ہے بچاوے اللہ تعالی اس آفت سے ہر کلمہ گو کو
آمین چنانچہ فقیر علیہ وعظ قرآن مجید و حدیث شریف جناب مولانا و مخدومنا مقتدا
خاص و عام فخر خاندان کرام جناب حاجی محمد اسحق صاحب خاتم المحدثین کہ ہیچو
نگین برخاتم رونق دہ جملہ علماء محدثین و مفسرین کاملین ہندوستان کے تھے
سالہا سال وہان رہا چنانچہ ہر حال و قال جلسہ وعظ مین وقت بیان مسائل دینیہ کی کمال
تاکید پیروی مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفیہ کی فرماتے تھے اور بجز اہانت طریقہ
بے قیدی عوام گرفتار اوہام کی کبھی کوئی حرف اوسکی مرحکا ارشاد نفرماتے اور کوئی
مسئلہ بجز سند کتب فقہ صرف حدیث شریف سے نقل و ارشاد نفرماتے چنانچہ ایکبار روبرو
فقیر کے در مدرسہ پورانے کسی نے ایک مسئلہ فقہ کا پوچھا جواب فرمایا جب وہ لکھنے لگا
تو فوراً کوٹھری کتب خانہ سے کتاب فقہ لاکے وہ مسئلہ نکالکر اوسکے آگے رکھدیا کہ اس سے
نقل کرلو فقط اس سے یہان کمال احتیاط جناب ممدوح اور تبحر علم فقہ

سمجھنا اور سوچنا ہے پس چاہیے بحال تعجب ہے کہ محدثین کامل اور مفسرین اکمل جنکے
سبب سے ہندوستان میں رونق علم قرآنی اور حدیث دانی پہلے اونکا تو اوپر علم فقہ کے
یہہ اعتقاد بدل ہے اور بہت عوام گرفتار اوہام بلی خوانده برای شہرت و نام کا یہہ
حال ہے کہ ہر زمان اغوای ہواپرستان اہانت مقتدایان زمان چون لقمہ لذیذ
در دہان ہے اور ہر وقت ترغیب بے تقیدی اور حقارت علم فقہ او فقہا کا ہر زبان پر ہے
گو سراسر دولت ایمان کا نقصان و زیان ہے پس مقام غور ہے کہ ہندوستان میں
جو صاحب انکو بڑا محدث و محقق و متقی و موحد اور شاگرد اوس خاندان عالی شان کا
جانتے بحال تاکید عموما بے تقیدی کو عوام الناس میں رواج اور رونق دیتے ہیں
اور علم فقہ اور فقہا اور چاروں امام صاحب اجتہاد کی حسد نا برائی گوش
فرماتے ہیں بلی انواع قسم کے فتنہ و فساد آوارگی امور دینی عوام الناس
میں ڈالتے ہیں جیسی کہ جماعت ہر مسجد کی ٹوٹ گئی اور باہم انواع قسم کے
پھوٹ پڑ گئی اور جیسی تاکید شدید اہتمام و انتظام جماعت میں شرع کا ہے
سبکو خوب معلوم ہے او سپر لطف یہہ ہے کہ بہزار اصرار اور بحال گرمجوشی
شاگردی جناب ممدوح کا بھی روبرو ہر کس و ناکس کے پیش کرتے ہیں در حقیقت
اس لباس میں مخلوق الہی کو زیر و زبر فرماتے ہیں معاذ الله منہا

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ❊ کمال خوف حکم حاکم حق سے دل کانپ جگر

پانی سا بہا جاتا ہے کہ مبادا یہ حضرات دور از راہ حق ناحق مصداق کریمہ سورہ روم

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ تا آخر و کریمہ ۸ پارہ سورہ انعام وَاِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ

بِاَهْوَائِهِمْ تا آخر نہو جائیں اور سرمایہ زندگی و بندگی کہیں برباد نکر جائیں ترجمہ

کریمہ اول یعنی جنھوں نے پھوٹ ڈالی دین میں اور ہوگئے اونمین بہت گروہ ہر فرقہ

جو مذہب اونکو پسند آیا اوسپر ریجھ رہا ہے فقط ترجمہ کریمہ دوم یعنی اچھی۔

اور تحقیق بہت لوگ بہکاتے اور گمراہ کرتے ہیں اپنے خیالوں اور خواہشوں کے موافق

بغیر دریافت حقیقت امر واقعی کے اور بانتحقیق تیرا رب وہی خوب جانتا ہے

حد سے گذرنیوالوں کو فقط پس اب طالبان راہ حق ناواقف علم قرآنی اور حدیث

رسول ربانی کو واجب اور لازم ہے کہ ان حضرات بابرکات رضی اللہ عنہم کی خدمت میں

عرض کریں کہ یا حضرت اس قسم کی حدیثیں جو قطعا از مطلقا عموما مانع تقلید

ہر چہار امام کی ہیں جب آپکے اوستادوں ماہر اور کامل در فن حدیث کو نہ ملیں

تو آپکو کہاں سے ملیں یا اصل مطلب اونکا وہ متقی حق طلب مصداق کریمہ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ عالم ربانی ماہر علم حدیث و قرآنی نہ سمجھے آپ

سمجھے یا دیدہ و دانستہ ان اہل حق نے حقنمائی سے چشم پوشی کی اور گمراہی

۱۷۳

مخلوق الٰہی کو بدل قبول کرکے راہ حق نہ بتائی فقط عیاذاً باللہ من ہذہ البلاء
حالانکہ ہندوستان میں اصل و ایجاد ہدایت اور طریقہ وعظ و نصیحت کا اوسی
خاندان عالیشان سے ہر جا چون روشنی آفتاب پھیل گیا پس سبب اون برگزیدہ
درگاہ ذوالجلال کے باطل اور عاطل ہونا ان سب احتمالات باطلہ کا روشن تر از
روز روشن ہے فی الواقع بعد تلاش بسیار اور دیکھنے اقوال علماء کبار وابرار کے
باعث ایسی خرابی اور خودنمائی کا بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب پروردگار کو
بباعث نجاست قلبی اور زیادتی گندگی بدعقیدگی مخفی ولی کے کسی کے گندگی
باطنی اور رسوائی و پردہ دری منظور ہوتی ہے تو اوس کوتہ اندیش ناعاقبت
کمیش کی زبان طعن بحق حق رسیدگان دراز کراتا ہے اور ہر خاص و عام میں
اوسکو انگشت نما فرماتا ہے حسب ارشاد جناب مولانا **بیت**

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد :: میلش اندر طعنہ پاکان برد ::

اسیطور جب صاف دل صفا منزل خدا آگاہ کی پردہ پوشی منظور ہوتی ہے
تو اوس سے بدونکی برائی بھی نہین کراتا ہے بھلونکی برائیکا کیا ذکر ہے **بیت**

چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس :: کم زند در عیب معیوبان نفس ::

فی الواقع سچے نبی کا ارشاد سچا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ پچھلے

(۱۶۱۰)

لیکن ما عاقبت کمیش لگے لوگوں عاقبت اندیش پر طعنہ زن اور بدظن ہوں گے اور ناحق
اپنی عاقبت اور عاقبت خراب کرینگے فقط بلا شک جو کوئی بدولت آفت دید و لیتی
خود بینی خدا بینی کے دولت حق بینی سے محروم رہا وہ گویا سرمایہ زندگی و بندگی کو تباہ
کرچکا اور بار صدہا ندامت و حسرت کا سر پر لیا اور ہزاروں خواری و ذلت و رسوائی کا
مستحق ہو چکا **بیت** ہیچ آئی نار معانی مثنوی ؛ نیگنجد اندر خدائی خودی
پس جب عوام بل خواص کو موافق مسائل صاف صاف کتب فقہ کے جو کلام اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے بامداد کیفیت باطنی اور تقویت
ایمانی اور قوت علمی کے نکالکر ذریعہ ہدایت تمام مخلوق خدا کا ٹھیرایا ہے تا ہم راہ راست کے
چلنا اور عملکرنا دشوار ہو گیا ہے تو بجالت خودرائی اور دنیا طلبی وغیرہ صفات مذمومہ
دنیویکے چشم پوشی راہ حق سے ہیں چنانچہ اکثر حضرات مدعی تقلیدی بے بہرہ از دولت علمی
عملی زیر بار ہوسکتا اس بلا میں ہیں تو کلام اللہ او حدیث رسول اللہ سے مسائل خلاف
احکام فقہ نکالکر اوسپر عمل کرنا اور مخلوق الٰہی کو اوسپر چلانا رغبت دلانا بلاتردد چاہ گمراہی میں
گرنا گرانا ہے خوب کہا جسنے کہا **مصرعہ** او خویشتن گم است کرا رہبری کند ؛
سبحان اللہ جلوا کہانیکو موتہ چاہیے سچ فرمایا جناب مولانا صاحب نے **ابیات**
علت بدتر ز پندار الکمال ؛ نیست اندر جان تو ای مغرور ضال ؛ زان نمی پرد بسوے

ف [illegible]

هو ذوالجلال ۞ کہ گمان میں بھی خوف الکمال ۞ مقام کمال خوف کا ہے کہ نہایت

ڈر سے بدن کانپتا ہے اور دل تھرتھراتا اور جگر پانی ہوا جاتا ہے کہ مبادا ادراک میں

کہ بہ دولت خود بینی اور خدا بینی اور خود پرستی و خود نمائی کے مصداق کریمہ سورہ جاثیہ افرأیت

من اتخذ الٰہہ ہواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشوۃ

ہو جاویں اور انواع قسم کی خرابی میں پڑ جاویں کہ یہ اثر ہے ہوا پرستی اور خود نمائی حق آگاہی کے

چھوڑانی اور تباہ کرتی ہے اور دولت ایمانی کو برباد کرتی ہے ترجمہ بھلا دیکھ تو ای

آنحضرت جس نے ٹھہرایا اپنا مالک اور خدا اپنے جی کی چاہ کو اور راہ سے کھویا اوسکو اللہ نے

جانتا بوجھتا اور مہر کر دی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوسکی آنکھ پر پردہ پھر کون راہ پر لاوے

اوسکو اللہ کے سوا سو کیا تم ان باتوں میں سوچ نہیں کرتے فقط در حقیقت باعث کثرت گنہگاری

و عصیان ہماری یہ ہم انواع دولت و سرداری کا غرور اور خوف جناب باری اور

تابعداری خود رائی کی ہے ورنہ تلاوت کلام اللہ و ارشاد رسول اللہ ہم ہوا پرستوں کے

کان و زبان سے نکل ہوا نکلتا اور تاریکی دلمیں کم ہوتے دیکھا الٹ پلٹ کر دیتا

اور دل و جان کو نوچتا اور راہ حق کو بتاتا حسب آیہ کریمہ سورہ زمر پارہ ۲۳ اللہ نزل

احسن الحدیث تا آخر و کریمہ سورہ حدید الم یان للذین امنوا تا آخر کے

ترجمہ کریمہ اول اللہ نے اتاری بہتر بات کتاب کی آپس میں ملتی دوہرائی ہوئی بال کھڑے

ہوتے ہین اوس سے کھال پر اون لوگونکے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر نرم ہوتے ہین اونکی
کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہی راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے فقط
ترجمہ آیتہ دوم کیا وقت نہین پہونچا ایمانوالونکو کہ ڈر جائین اور کانپ جائین دل اونکے
اللہ کی یاد سے فقط بلا شبہہ سبب ضلالت و گمراہی اور موجب غفلت و تباہی مخلوق الٰہی کا
یہی ہے کہ جو کوئی خوف خدا سے نڈر ہو کے یاد خدا اور تلاوت کلام اللہ سے دیدہ و دانستہ چھپایا
اور جان بچاتا ہے آنکھ چراتا ہے تو خداوند کریم بھی بشان غضب و جلال کو کام فرما کر
اوسپر ایک شیطان مسلط کر دیتا کہ وہ اوسکو راہ حق سے کھو دیتا ہے اور یہ شخص جانتا ہے کہ
مین راہ حق پر ہون جیسا کہ جزو ۲۵ سورہ زخرف ۵ پارہ میں ارشاد ہے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ
الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ تا آخر یعنی جو آنکھ چراوے دل چھپاوے رحمن کی یاد
سے ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی اور وہ اونکو روکتے ہین راہ حق سے
اور یہ سمجھتے ہین کہ ہم حق پر ہین فقط مقام سخت حیرت بل بکمال غیرت و عبرت اور شرم حیا سے
اور در عرق ندامت غرق ہو جانیکا ہے کہ جناب باری بکمال جوشش رحمت بان
غفار یکو کار فرما کر ہم گنہگاروں کو توبہ اور مغفرت کی رغبت دلائے اور معصیت سے نفرت
کرائے اور غبار گناہ جو آسمان تک پہونچا ہے آب رحمت سے کھلم مٹاتا اور انواع قسم کی عنایات
کی لذت چکھانا چاہتا ہم لیکن ہم پشیمان دست و گریبان بہزار خواری حیران و پریشان ہر گز توبہ

نکرین بلکہ مانند خران گریزان از کسان آب دانہ خواران اور دور رحمت رحمان سے گریزان

رہین حسب ارشاد جناب مولانا صاحب **بیت** تو مرا جویان مثال مادران

نا گریزان از تو مانند خران ؛ درحقیقت حقیقت شان غفاری جناب باری پہ اعتماد

کامل دردل حاصل نہین ہوا ہے حسب کریمہ ۱۱ پارہ اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ

الآیۃ یعنی کیا جان نہین چکے کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اپنے بندہ تابعدار و نسیحے افتادہ

ورنہ ہر گز بہر قدم از رحمت رحمان افتان وخیزان ہر جانب گریزان مانند خران

وهر دم بطوفان لعبان عصیان دست وگریبان نہوتے اور حسب کریمہ ۴ پارہ

وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا تا آخر سے قطعا روگردانی

نکرتے ترجمہ یعنی دوڑو بخشش پر اپنے رب کے اور جنت جسکا پھیلاو ہے بقدر آسمان

وزمین سکے تیار ہوئی واسطے تابعدارون پرہیزگار سے کے چنانچہ کریمہ آخیر پارہ

چھٹے اس مدعا کی بخوبی گواہی دیتی ہے اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

یعنی غفور رحیم باعث کمال شفقت تمام اور عنایت تمام کے جو بواسطے رسول

کریم ہم گنہگارون پر ہے فرماتا ہے کہ ای غفلت کردار بانواع خرابی امور دنیا

گرفتار دل معمور از نجاست محبت دنیا مردار مغفرت پروردگار سے کے خواستگار

عقل تمھاری کہان گم گئی اور سمجھ تمھاری کہان جاتی رہی جو سچی پکی توبہ خالص دل سے

رو برو اللہ کریم رحیم کے تعیین کرے تاکہ وہ مغفرت قبول فرماوے اور سب گناہ بخشے

و بے حد و حساب انواع و اقسام کے انعام و اکرام عطا فرماوے کہ وہ بہت بڑا بخشنے والا

مہربان ہے فقط ف مبادا کسی کو بہ خطرہ شیطانی اور وسوسہ نفسانی

توبہ سے مانع ہو کہ وہ توبہ جو بعد اوسکے پھر گناہ صادر نہو ایسی خالص توبہ ہمکو کہان

نصیب ہے پھر توبہ کرنا کیا مفید ہے فقط اس مانع توبہ کو کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ

مین بہت جا دفع فرمایا ہے اور ارشاد ہے کہ بہر حال گناہ گرفتار اور بدکردار ہر وقت

توبہ و استغفار بجناب پروردگار کرتا رہے اور ہر دم خوف خدا سے ڈرتا رہے اور

ہر وقت دم مغفرت کا امیدوار رہے کہ اوسکی شان غفاری اور جوش و خروش

رحمت الٰہی سے کیا عجب ہے کہ ایک پل مین سب گناہ معاف فرماوے اور رحمت و

مغفرت کا مزہ چکھاوے بیت اوسکے فضل کرتے نہین لگتی بار ؛ نہو اوس سے

مایوس امیدوار ؛ چنانچہ کریمہ پارہ ۹ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

بھی اسی مدعا پر گواہ ہے یعنی اور اللہ کریم ہرگز عذاب نکریگا اون لوگون پر جبتک وہ توبہ

و استغفار سچی دل سے کرتے رہین او خوف خدا سے ڈرتے رہین اور صدہا ندامت

و نفرین بعد صدہا گناہ اپنا اوپر کرتے رہین فقط یعنی جبتک خوف خدا اور ڈر

عذاب عقبیٰ سے لذت گناہ جی سے نمٹ جاوگی اوس وقت تک البتہ توبہ

(۱۴۹)

وندامت گناہ سے بلاشک مفید ہوگی اگرچہ گرد وغبار کثرت گناہ کا تا آسمان بلند
ہوجاوے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمال ندامت و نفرت گناہ
جو بعد صدور گناہ کے ہوتی ہے وہ بھی مقدمہ توبہ اور مغفرت کا ہے اور جب
کثرت و ہجوم گناہ سے لذت اوسکے دلمین ایسی سما گئی کہ خوف خدا اور عذاب
عقبی بالکل جی سے جاتا رہا کہ توبہ و استغفار کا کبھی خیال بھی دلمین نہین آتا توبہ
کرینگا کیا ذکر ہے ثواب خدا حسبہ کرے کہ ذریعہ نجات کا توبہ و گریہ و زاری بجناب
باری تھی سو اوسکا خیال بھی جی سے مطلقاً جاتا رہا پس بلاشبہہ گویا دروازہ
نجات اور مغفرت کا بند ہوگیا معاذ اللہ منہا اگر ایسے ہی حال سراپا وبال پر عمر تمام
ہوئی تو بری تمام ہوئی کہ جیسے سیاہی گناہ چھا گئی لذت گناہ دلکو بھا گئی نفرت
بھلائی کی دلمین سما گئی حسب ارشاد جناب مولانا **ابیات** توبہ نا کردہ گشتہ پیر
شود ؛؛ بر کشش آن حسرتاب پیر شود ؛؛ آن پشیمانی و یا رب رفت ازو ؛؛
شست بر آئینہ زنگ پنج تو ؛؛ آہنش از زنگہا خوردن گرفت ؛؛ گوہرش را
زنگ کم کردن گرفت ؛؛ عمر بے توبہ ہمہ جان کندن است ؛؛ مرگ حاضر غائب
از حق بودنست ؛؛ سبحان اللہ شان غفاری جناب باری کو تعہد گنہگاری بال
نجات دہی از عذاب و عقاب جہنم روی جو حاصل توبہ سے کیسی پیاری اوچھوتی

ہے کہ ہر جا کلام اللہ میں بکمال شفقت و عنایت توبہ کی رغبت دلاتا ہے اور انواع قسم کی
نعمت مرحمت کرنی اور اقسام کی رحمت فرمانیکا وعدہ فرماتا ہے تاکہ کسیطور کسی نعمت
کی رغبت اور کسی مسرّت کی لذت اونکے دل میں سما جاوے اور نفرت لذت اور محبت دنیا کی
جیمیں بس جاوی جیسا مثل قطرہ از دریا سورہ محمد ارشاد ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ
الْمُتَّقُونَ تا آخر یعنی احوال اوس جنت کا جسکے دینیکا وعدہ ہے تابعداروں ڈرنیوالون
سچی پکی توبہ کرنیوالونکو اوسمیں نہرین ہیں نہایت عمدہ صاف پانیکی جسکا ہرگز ذرا رنگ
اور مزہ نہیں بگڑتا اور نہرین ہیں نہایت نفیس دودہ کی جو کمال درجہ مزہ دار ہے اور نہرین
ہیں شراب کمال لذت دار کی کہ پینے والے خوب مزہ پاوینگے اور نہرین ہیں شہد خالص صاف
نہایت عمدہ کی اور سوا ان نعمتونکے اونکو وہان اور صدہا قسم کی نعمت اور میوے اور خوشبو
ہیں اور [illegible] ہیں سب سے بڑہکے یہہ ہے کہ حکم ہوگا کہ تم اس نعمت بہشت کے مالک ہو گئے بلا تردد جو چاہو
سو کہاو اور لطف اوٹہاو اور سوا ان نعمتونکے جس سے جنت مالا مال اور تم خوشحال اور
نہال ہو رہے ہو سو جو کچھ اور چاہو گے سو وہ فورًا پاوگے بلکہ وہ نعمت کہ جسکا خیال بھی تمہارے
وہم و خیال میں کبھی نگذرا ہوگا اور نگذریگا وہ تمکو ہم اپنی طرف سے اور مرحمت کرینگے جیسا کہ آیہ
سورہ ق لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ میں ارشاد ہے یعنی جنت والونکو جو جنت
میں چاہینگے سو پاوینگے اور ہمارے پاس اور کچھ زیادہ ہے سب سے بہتر یعنی جنت اور جنت والونکے مالک

جوتی ہیں رائے کار لذا ہوتا ہے چنانچہ جناب باری نے اول بنظر کمال شفقت و مہر انواع قسم

انعام و نعمت جنت کی تفصیل فرمائی اور گناہ سے نفرت کرائی اور مغفرت کی رغبت

دلائی بعدہ شدت عذاب نار دوزخ پر شرار سے ڈرایا اور اقسام شدت عذاب دوزخ کا ذکر فرمایا

بہرحال تمام لوازم شفقت فرمائی اور بندہ نوازی اور ہدایت نمائی کے بخوبی تمام تمام فرمائے حتی کہ

رسول کریم سے بھی بخوبی فہمایش کرا دی بحکم کریمہ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَأَنَّ

عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ یعنی اے محمد خوب خبردار کر دو اور سمجھا دو ہمارے بندے

تابعدار ونکو گناہ حق خوار و ذلیل و زار گریختہ از رحمت پروردگار اور بدست ابلیس مکار کے گرفتار ہو

کہ بلا تامل میں ہر خطا معاف کرنے والا مغفرت فرمانے والا ہوں بلا تردد وہ توبہ سچی کی بجان و

دل کریں اور تاج مغفرت کا سر پر رکھیں اور جو ساتھ ایسی بندہ نوازی اور عاجز پروری کے

بھی گناہ سے باز نہ آئینگے اور توبہ نہ کرینگے تو صاف کہدو کہ ہماری مار دوزخ اور عذاب نار پر شرار

بھی بہت سخت کہہ دیا ہے تاکہ سب لوگ گناہ چھوڑیں اور خلعت مغفرت کا در بر کریں فقط

مگر وائے برحال پر اختلال ہم پریشان حال مردہ دلان زندہ تن سے کہ نہ ارشاد شفقت بنیاد

مہر کا دل پر کچھ اثر ہوتا ہے اور نہ حکم محکم قہر سے از خواب غفلت سر اٹھتا ہے اور نہ ہاتھ دست درازی

دامان طغیان عصیان سے کوتاہ ہوتا ہے بلکہ بدستور محبت دنیا میں چور سراپا خطا و قصور

اور از طاعت بندگی خدا نفور ہیں معاذ اللہ منہا یعنی نہ کچھ خوف خدا ہے اور نہ کچھ نفرت از گناہ

(۱۷۴)

طبیب رنج ناسور کهن ؛ ای جهان کهنه را تو جان نو ؛ از تن بی جان و دل افغان شنو
ای همیشه حاجت ما را پناه ؛ بار دیگر ما غلط کردیم راه ؛ ای کریم با عطای با وفا
رحم کن بر عمر رفته در جفا ؛ توبه ام بپذیر این بار دگر ؛ تا ببندم بهر توبه صد کمر ؛
گر مرا این بار ستاری کنی ؛ توبه کردم من ز هر ناکردنی ؛ چونکه توبه موجب نجات
دارین اور باعث حصول انواع انعامات و برکات کونین و سبب حصول اقسام عنایات
حضرت خالق نشاتین ہے لہذا اہتمام اوسکا نزدیک اختتام باعث حسن انجام از قسم
حسن ختام جانکر کیا مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ دریای اوصاف رسول ربانی حسب
آیات و نکات قرآنی کے ہنوز ویسا ہی موج زن اور بہ جوش پیہم کن ہے موافق ارشاد
جناب مولانا **بیت** بوی جانان سوی جانم میرسد ؛ بوی یار مهربانم میرسد ؛
سعدی شیرازی علیہ الرحمہ **بیت** دفتر تمام گشت بپایان رسید عمر ؛
ما همچنان در اول وصف تو مانده ایم ؛ الا چونکہ چند اوراق پر مذاق ہجو دعوت عام
طعام اور قسمہ ہر خاص و عام ہے مبادا کوئی خود فراموش محبت خدا مدہوش چون
دریا در جوش آپ سے گذر جاوے اور یہ ارشاد جناب مولانا اوسکے گوش ہوش کا
گوشوارہ بنجاوے **بیت** وقت آن آمد که من عریان شوم ؛ جسم بگذارم
سر سر جان شوم ؛ باور کوئی خدا فراموش بخودی مدہوش کہیں

زیر و زبر ہو جاے موافق اس شعر کے **شعر** گر بگویم انچہ دارم در درون
بس جگرہا گردد اندر حال خون ؛ لہذا بہت نکتہ گفتنی اور در سفتنی در لقمہ
خوردنی اور مضامین تحریر کردنی رہگئے اور نیز قلت فرصت اور شدت وخستت اور
خارش طبیعت نے مہلت ندی آرزوی دلی دل ہی مین خون ہوئی **مصرعہ**
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ؛ مگر ہان اگر فضل جناب باری بطفیل حبیب خود
مددگاری کرے تو واسطے ہدایت خلایق اور نجات اس گرفتار علایق کے اسقدر
بھی کافی اور وافی ہے کہ اگر در خانہ کس است یکحرف بس است الیتین علی کلام اللہ ختم
اس رسالہ کو تالیف یافتہ للہ براے نفع خلق اللہ مصداق کریمہ ذالک فضل اللہ کا
بحکم خیر الناس من ینفع الناس بمضمون سورہ والناس جو خاتمہ اور خلاصہ
کلام اللہ ہے موجب برکت تامہ اور ہدایت عامہ خلق اللہ کا جانکر ختم کیا اسواسطے
کہ خلاصہ ہر کلام و پیام کا خاتمہ اور آخر اوس کلام و پیام کا ہوتا ہے اور خاتمہ
کلام اللہ کا سورہ والناس پر ہے اور خاتمہ سورہ والناس کا من الجنۃ ہے
پس کلام اللہ کے خلاصہ کا خلاصہ یہہ ہے کہ انواع و اقسام کی خرابی و وسوسہ
ڈالنے والے بیچ دل انسان کے شیطان اور انسان ہین پس ان دونوکو پہچاننا
اور اونسے دور بھاگنا اور جان بچانا اور حفاظت دولت ایمانی کی ان مفسدان سے

وجانی سے بخوبی کرنا ہر انسان طالب جنان اور شایق دولت دیدار خالق انس وجانکو
واجب و لازم بل فرض وقت ہے خصوصًا انسان صورت شیطان سیرت بد باطن
خراب طینت خوشامد پیشہ مطلب آشنا سے کہ ہر پیرایہ مین اپنا مطلب نکالے اور ہم
لباس ہو کر فریب دے کہ درحقیقت بدتر زیادہ حیوان سے ہین چنانچہ سعدی رح
بھی فرماتے ہین بیت ؛ ہر آدمی زادہ از دد بہ است ؛ کہ دو از آدمی زادۂ
بد بہ است ؛ کہ فی الحقیقت ختم سورہ مذکورہ کا جو خلاصہ کلام اللہ کا ہے
والناس پر ہے بس جانبری اور احتراز کلی اس گرگ درندہ اور سگ گزندہ سے ہر دم
و قدم ہر مقام پر جملہ ضروریات ضروری عالم البشری سے ہی جیسا جناب مولا فرماتے ہین
بیت ای بسا ابلیس آدم روی ہست ؛ پس بہر دستے نباید داد دست ؛
پیچ ہے بہر صورت اور سب دشمن صورت درندہ گزندہ سے بچنا آسان ہے مگر ان
اپنی ہیئت انسان صورت شیطان سیرت شیرین گفتار تلخ اثر خوشامد شعار بدنظر بافسق
و فجور چون شیر و شکر شب و روز کلاہ خواری و گنہگاری بر سر و قبائے پیرایہ جناب باری در بر
ہے کہ ہر پیرایہ مین بخوبی تمام اپنا کام کرتا ہے اور دوسرے کا کام تمام کرتا ہے بچنا سخت
دشوار ہے اسیواسطے جناب باری نے بکمال شفقت و بندہ نوازی بکمال احسن یہ
جو بواسطے حبیب کریم کے ہے جا بجا قرآن مجید مین ارشاد فرمایا اور بدرجہ کمال متنبہ فرمایا

(۱۸۷)

کہ بکمال اہتمام تمام برای تنبیہ تام دوری از وساوس شیطان اور انسان صورت
سیرت شیطان سے اپنا کلام اوسپر تمام فرمایا تاکہ ہر آدمی بعد دید اس اہتمام تام
ختم کلام اوس خالق انام کو اُفتان و خیزان اور بہزار جان گریزان اس آفت
اور مصیبت فریبی انسان صورت شیطان سیرت سے ہر دم قدم جانبری اور
اختیار کرے کہ در حقیقت باعث بربادی اور تباہی متاع ایمانی اور خدادانی انسانی
کے یہی ہر دو دشمن ایمانی درونی ہین شوطر فہ یہہ ہے کہ اس خیال و حال سے دل و جہان
تمام جہان کے خالی ہین کہ کوئی بدست دزدی شیطان غدار گرفتار خوار زار ہے اور
کوئی بفریبی اور شیرین کلامی و خوشامد نمائی انسان صورت شیطان مکار دل آزار
مستحق نار کے چون از نشہ شراب مدہوش و سرشار نا فرمان پروردگار کا ہے چنانچہ ذرا
انکھہ کھولکر دیکھو کہ وساوس شیطانی و فریبی انسانی سے خودستانی اور تابعداری
خواہش نفسانی نے احکام قرآنی و ارشادات رسول ربانی اور دین و اسلام حقانی مین
کیا کیا خرابی اور کیسی ہی خود رائی چون ہوای وبائی مچا پھیلائی ہے نعوذ باللہ
من شرور انفسنا و من سیّات اعمالنا فی الواقع حسب کریمہ سورہ انفال ان شرّ الدوابّ
عند اللہ الصمّ البکم الّذین لا یعقلون یہہ انسانصورت شیطان خصلت بدتر چہو پاےسے
ہوگئے کہ لطف نام خدا پانے اور بات حق کہنے اور کلام حق سننے سے گونگے بہرے گونگے ہو گئے معاذ اللہ منہا

ترجمہ یعنی بدترین چوپاؤں سے نزدیک اللہ کے وہ گونگے بہرے ہیں جو نہ ہم خدا الشوق زبان سے
کہیں اور نہ کان سے سنیں اور نہ دل سے سمجھیں فقط خداوندا ہم کو حق جو راست رو کو آفت ہوا پرستی
اور مصیبت خودرائی سے جو بواسطہ ہر دو دشمنان درونی اپنائی سے پیدا ہوتی ہے بچاؤ
بصدقہ خدائی خود بطفیل حبیب خود راہ حق دکھا کر واللہ ولی التوفیق و ہو خیر رفیق
حسبی و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر **بیت** جہان آفرین گر نیاری کند ؛
گدا بندہ پرہیزگاری کند ؛ **علیہ التوکل وعلیہ التکلان**

وہو عظیم الغفران وعمیم الاحسان فقط

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

تمام شد

[illegible]

چند احادیث خیر الانام برای ہر خاص و عام وغیرہ مفید جملہ مرام
از کتاب معتمد حدیث شریف طریق محمدیہ وغیرہ سے
نقل کین ❊

جو کہ سب سے بڑھ کر صفات برگزیدہ اور عادات پسندیدہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات و
تحیات و صلواتہ کی صفت حسن خلق ہے حسب آیہ وانک لعلی خلق عظیم یعنی ای محمد تم بڑے
خلیق ہو چنانچہ اخلاق حسنہ کو افضل از جملہ افعال حسنہ فرمایا ہے چنانچہ روایت معتمد ہے کہ روز
قیامت اول اخلاق حسنہ پوچھے اور وزن کئے جاوینگے چنانچہ ارشاد جناب مولانا بھی اس کا گواہ ہے

ابیات من ندیدم در جہان جستجو ❊ ہیچ اہلیت بہ از خوی نکو ❊ در گذر از فضل و از خوبی فن
کار خدمت دارد و خلق حسن ❊ پس بد انکہ صورت خوب نکو ❊ با خصال بد نیرزد یک تسو
ور بود صورت حقیر و ناپذیر ❊ چون بود خلقش نکو در پاش میر ❊ صورت ظاہر فنا گردد
بدان ❊ عالم معنی بماند جاودان ❊ صورتش دیدی ز معنی غافلی ❊ از صدف در را گزین گر عاقلی
در بیضہ خوش باش با خوش خو نشین ❊ خوب بر دی گل و روغن ببین ❊ سوء اللسان ضعیف الشبان

خواہان ایمان سے یہ دولت بالکل گم گئی اور بد خلقی سے تمام جہان میں خرابی پھیلگئی اور نیکی
مانند نیکون کی معدوم ہو گئی لہذا احادیثین اخلاق حسنہ کی اوروں پر
مقدم کی گئین

روایت کرتے ہیں مقدام ابن شریح اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادے سے کہ عرض کیا
میں نے جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ عمل فرمائیے کہ جس سے بہشت ملے فرمایا کہ بہشت
ملتی ہے کھانا کھلانے سے فاش و باہم سلام علیک کرنے اور بکمال اخلاق کلام ادا کرنے سے
روایت ہے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک مکان
نہایت عمدہ اور صاف ہے کہ اوس کے اندر کی خوبی باہر سے بخوبی نظر آتی ہے عرض کیا ابو مالک
اشعری نے یا حضرت یہ نعمت کس کو ملیگی فرمایا جو خندہ پیشانی شیریں کلامی سے کلام کرتا ہے
اور بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے اور نماز تہجد بکمال شوق ذوق ادا کرتا ہے اور دیگر آدمی
سوتے ہیں روایت ہے ابو ذر سے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی صورت دیکھکر
خوش ہونا اور مسکرانا گویا صدقہ دینا ہے روایت ہے حسن سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ سلام علیک
بکمال خوشی باہم کرنا گویا صدقہ للہ دینا ہے روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا آپ نے
شوم و بخیل وہ ہے جو بدخلق ہو روایت ہے حضرت انس رض سے کہ فرمایا آپ نے کہ خوش خلقی
بھلائی ہے ہر دو جہان کی روایت ہے حضرت انس رض سے کہ خوش خلقی زینت دینی ہے امور خیر
دنیا اور آخرت میں روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ سب کی برائی توبہ سے دور ہو جاتی
ہے مگر برائی بدخلقی کی کہ بعد توبہ پھر برائی کرتا ہے ف یعنی بدخلقی بیچ محمدیین بہت
بدتر چیز ہے چنانچہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ خوش خلقی مٹاتی ہے برائی اور چھپاتی ہے

(۱۸۱)

خطا کو جیسے زنت دیتا ہے پانی برف کو اور بدخلقی خراب کرتی ہے عمل کو جیسے سرکہ شہد کی
خوبی کو اور میٹھائی کو کھو دیتا ہے یعنی لطف برف کا پانی میں پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے
اسیطور خوش خلقی سے بڑے کام کی برائی دب جاتی ہے کہ سخاوت سخی کی وہ پوشش اسکی
معصیت کی ہو جاتی ہے یعنی سخاوت سے سخی کو کوئی برا نہیں کہتا روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا مجھکو واسطے پورے اور کامل کرنے
بڑے اخلاق کے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آپنے کہ سخاوت اور خوش خلقی
کرنا گویا عبادت خداوند کریم بجا لانا ہے روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا علیہ السلام نے
کہ افضل جہاد سے کلمہ حق انصاف کا ہے روبرو بادشاہ اور حاکم جابر کے روایت ہے
ابن عباس سے کہ فرمایا جسنے وقت خطبہ بات کرنیوالے کو کہا چپ ہو وہ بیہودہ ہے یعنی
وقت خطبہ کے مطلق کلام کرنا روا نہیں کہ سننا خطبہ کا فرض ہے لہذا منع کرنا بھی بات کرنے والے
کو اور بولنا اسمیں بھی ہے روایت ہے ابو ہریرہ سے عاجز تر وہ ہے جو دعا [illegible] مانگے
اور بخیل وہ ہے جو سلام علیک نہ کرے روایت ہے حضرت انس سے کہ جسنے ایذا دی مسلمان کو
گویا ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو ایذا دی اللہ کو روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کے مال حلال پر حساب ہے اور حرام پر عذاب ہے روایت ہے
حسن بصری سے کہ فرمایا آپنے کہ محبت دنیا سر سب برائی کا ہے روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سخت تر عذاب میں دن قیامت کے وہ عالم ہوگا کہ نفع

دیا علم نے اوسکو یعنی نہ آیا طاعت خدا اور رسول کی محافظت کی اور نہ مخلوق خدا کو راہ حق بتائی

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آخر زمانہ میں عابد جاہل اور عالم فاسق

ہونگے جیسا اس زمانہ میں موجود ہے روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

کہ جسنے چھپایا اوس علم کو جو نفع رسان مخلوق خدا ہے یعنی نیک بات کہنے والے نے بری بات

منع کرنیسے زبان بند کی تو اللہ تعالی اوسکے موہنہ میں لگاویگا لگام آگ کی روایت ہے ابی ہریرہؓ

سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بکثرت گناہ کرو تم یہانتک کہ اثر اوسکا پہونچے

آسمان تک پھر تم سچی پکی توبہ کرو خالص جی سے تو البتہ قبول کرے خداوند رحیم اور معاف کرے

گناہ تمہارے روایت ہے حمید الطویلؒ سے کہ میں نے پوچھا حضرت انسؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ندامت مقدمہ توبہ ہے کہا کہ ہاں فقط ف ندامت گویا از نفرت

اور گناہ و رغبت بجانب حق است البتہ مقدمہ توبہ کی قسم سے ہے روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت بدتر اور خوار تر نزدیک اللہ تعالی کے وہ مجلس ہے جسمیں کلام

تمسخر اور بیہودہ ہوں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اکثر باعث

گنہگاری آدمی کا بیہودہ گوئی اور غیبت نالائق ہوتا ہے روایت ہے مرفوعا ابوبکر صدیقؓ

سے کہ ہر گناہ کی سزا میں مہیل دیتا ہے اللہ تعالی روز قیامت تک مگر جسکو عاق کیا ماں باپ نے

بیشک جلدی کرنا اوسکی سزا میں قبل موت کے روایت ہے عبد اللہ ابن ابی عوفی سے مرفوعا

کہ رحمت الہی نہیں نازل ہوتی اوس قوم پر جسمین قطع رحم کرنیوالے ہیں روایت ہے ابی ہریرہ

سے کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ اگر روا ہوتا سجدہ کرنا سوای خدا کے اورکو تو میں حکم کرتا عورتکو

کہ عورت اپنے خاوند کو سجدہ کرے روایت ہے زید بن ارقم سے مرفوعا کہ فرمایا آپنے جو کوئی

لبین نہ بنوائے وہ ہمسے نہیں روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم

کم کرتے تھے کچھہ عرض و طول داڑھی سے روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے مرفوعا کہ سب

برا کہانا وہ کہانا ولیمہ کا ہے جسمین بلائے جاوین امیر اور چھوڑے جاوین غریب اور جو

قبول نکرے دعوت ولیمہ کی وہ نافرمان گنہگار ہے روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حق مسلمان کے اوپر مسلمان کے پانچ ہیں سلام علیک کرنا

بیمار کا پوچھنا جنازہ میں شامل ہونا دعوت ولیمہ کی قبول کرنا چھینکنے کا جواب دینا

ف یعنی یہہ امور مسلمانونکو باہم بجالانا بغیر لحاظ تعارف و مروت و قرابت و

محبت و ارادت کے سنت ہے اور انکی باعث واقفی یا خود پسندی یا کم عاداتی یا

ہمیان باہم مخالفت و یا لطرف ان امور سے محروم رہتے ہیں اور مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی

بوجہ ادای سنت سلام علیک وغیرہ کرے تو کوئی باعث لحاظ امور مذکورہ بالا کے

یا ناواقفی اور کم عاداتی سے جواب دیگا لہذا کلام چونکہ شریعت پیرو کو ضروری ہے کہ ہر کام

(۱۴۴)

شریعت سے واقف ہو جائیں اور اوسکے ادا و رواج میں ہرگز عادات عرفی اور رواج دنیوی کو
عمل میں نہ لائیں اور سہل اور کسر شان نہ سمجھیں ورنہ جانیں اور بجا نشا احکام
شرع شریف کا برا ہے کہ علم بے عمل کے ہرگز مفید نہیں ہوتا جیسا کلام اللہ اور حدیث
رسول اللہ میں جابجا موجود ہے روایت ہے ابی درداء سے کہ درحقیقت کوئی شخص عالم
نہیں ہوتا جبتک موافق علم کے عمل نکرے یعنی عالم بے عمل کو عالم کہنا برای نام ہے کہ
درحقیقت وہ عالم نہیں کہ علم بے عمل سے کچھ کار آمد نہیں ہوتا حسب ارشاد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے فقط بعد ختم کتاب کے چونکہ مقام مناجات و دعا
وزاری کا ہے اور مناجات مثنوی شریف قبولیت دعا میں مشہور و معروف ہے
لہذا خلاصہ چند مناجات کا بلحاظ التقدیم و التاخیر مناسب ارقام کیا اور بوقت اخیر شب
برای حصول مطالب بکمال زاری و چشم تر مترتب ترسے

مناجات

یا الٰہی با دل بر گشتہ ایم
با چنین دلہای سیاہی در رسیدہ
ہست گر اندر ما کمی در ما منظر
ہیہات تو ما گشتہ ماہی شنو
تا کہ باشیم ای تو ما را جان جان

توبہ ہا و عہدہا بشکستہ ایم
لیکن از در تو ما چنین آمدہ ایم
اندر اکرام و تجاستی خود دیگر
باد ما و بود ما از داد تست
تا کہ ما باشیم با تو در میان

کردہ ایم آنہا کہ از ما نمی سزد
رنگ اندر چشم چہ افزاید عیان
ما نبودیم و تقاضا ما نبود
ہستی ما جملہ از ایجاد تست
تا عدم باشیم و ہستی ہای ما

(۱۸۴)

تو وجود مطلقی فانی نما
تو مرا چون یار مثال مادران
بنده بیگه بخت خواست وزار زار
من که باشم که بگویم من منت
ای تو سلطان خلاصه امر کن
ای تو پاک از جهل علمت پاک از آن
رحم فرما بر قصور فهم ها
جان سنگین دارم و دل آهنی
پادشاهی کن مرا فریاد رس
ای جهان کهنه را تو جان نو
جان جان و تابش مرجان نو
گر کسیم کردی اگر زار
پس بجا آرد بجا الدیم
بحر کو آبی بهر جو میدهد
وز کرم دریا نگردد بیش و کم

ما چو نائیم و نوا در ما ز تست
ما گریزان از تو مانند خران
چون گریزیم چونکه بی تو زنده نیست
ای گرفته جمله من ها در منت
من کیم تا پیشت اعلامی کنم
کی فراموشی کند او را نهان
ای خدا آن کن که از تو می‌سزد
ورنه خون گشتی درین پن دخنی
ای محب عفو از ما عفو کن
از تو بی جان جمله افغان
هیچکس را تو کسی انگاشتی
مستمع شو لابه ام را از کرم
گر نیم لائق چه باشد گر دهی
هر خسی را بر سر و روی نهد
گر مرا این بار ستاری کنی

ما چو کوهیم و صدا در ما ز تست
من اگرچه میگریزم باز آر
ای خداوندیت بود و بنده غنیست
من که باشم که بگویم عفو کن
پاک دار ایا دست و هم شرط کرم
ای ورای عقلها و وهم ها
که ز سوراخ مارم میگزد
وقت تنگ آمد مرا و یک نفس
وی طبیب رنج ناسور کهن
عذر خواه عقل کل و جان تو
همچو خورشیدش بنور افراشتی
گر تو نپذیری بجز نیک ای کریم
ناسزایی را بپرسی و غمی
هم تو گشت و یا زین کرم
توبه کردم من ز هر ناکردنی

(۱۳۳)

توبه دادم پند بر این بار دگر	تا به بندم بهر تو چندین کمر	توبه کردم حقیقت با خدا
نشکنم تا جان شود از تن جدا	هم دعا از من روان کردی چو آب	هم تو باش بخش و گردان مستجاب
هم تو بودی اول آرنده دعا	هم تو باش آخر اجابت را رجا	تا از وجود خود را شستیم
وین دعا هم زتو آموختیم	تا گناه از خجلت خو کرده ایم	تا ز شیر حکمت تو خورده ایم
دستگیر از دست ما ما را بخر	پرده زاری دار پرده ما مدر	در وجودم سر به سر من خود پسند
کرده تا هم دار و سعی هر دو بند	همچو سرو و سوسنم آزاد کرد	همچو بخت دوستم شاد کرد
آفرینها بر تو بادا ای خدا	تا که جان کردی مرا از غم جدا	کز سر هر موی من گردد زبان
شکرهای تو نیارم در بیان		

مناجات دیگر حضرت شیخ سعدی رح نیز مقبول است

غبار گناهم بر افلاک رفت	سرم از خجالت نه بر خاک رفت	تو یکبار ای ابر رحمت ببار
که در پیش باران نپاید غبار	تو چشمم ز روی سعادت مبند	زبانم به وقت شهادت مبند
چراغ یقینم فرا راه دار	ز بد کردنم دست کوتاه دار	خدایا به ذلت مران از درم
که صورت نبندد در دیگرم	ور از جهل غایب شدم روز چند	کنون کامدم در به رویم مبند
چه عذر آرم از ننگ تردامنی	مگر عجز پیش آورم کای غنی	فقیرم به جرم گناهم مگیر
غنی را ترحم بود بر فقیر	چرا باید از ضعف حالم گریست	اگر من ضعیفم پناهم قویست

جهان آفرین گر نه یاری کند | کجا بنده پرهیزگاری کند

فہرست مضامین کتاب فضائل رسول ربانی بطور اجمال

ناظرین کتاب فضائل رسول ربانی پر ہویدا ہو کہ اوائل کتاب میں فضائل رسول ربانی بطور نکات قرآنی ہیں اوسکے بعد مسائل عقائد ایمانی ہیں اوسکے بعد احتراز اغوای شیطانی اور خواہش نفسانی سے ہے اوسکے بعد مسائل مختلف فیہ در عقائد ایمانی کا بیان ہے بعد اوسکے تقریرات دلپذیر بشیر و نذیر خالق خبیر و قدیر سے تحذیر از عقائد بیقیدی و غیرہ مقاصد مختلف مفید مرقوم ہیں اور آخر کتاب میں اخلاق حسنہ میں احادیث مستقیم مرقوم ہیں اور بعد اوسکے اشعار مناجات بطور خلاصہ چند مناجات مثنوی ایضاً مرقوم ہیں فقط

مثنوی تاریخ طبع از مولوی حافظ محمد اسحاق متخلص بہ بشری ساکن علیگڈہ

این نسخہ دلکشا و ابستر	جان بود دل طالبان پر جوش
مجموعۂ نکتہای قرآن	مشمولہ رمزہای فرقان
گنجینۂ صد نقود عرفان	دکان متاع دین ایمان
از غیر گرانبہای درکار	ہر گوشہ فتادہ بار بر بار
آبدرخ گلشن مسائل	گلگونۂ چہرۂ فضائل

... بر بادهٔ بیالست | آرایش بزم عارفانست
... این رشحهٔ ابشار فیض است | این تازه گل بهار فیض است
گلدستهٔ فیض سرمدست این | دستنبوی وصف احمدست این
سنجیدهٔ فکر دانش آرا | فرسودهٔ کلک نکته پیرا
کشاف حقائق معانی | صراف جواهر مبانی
... صوفی منشِ صفات کیشی | از ناوک عشق سینه ریشی
... سرشارئ معارف حق | ناظور بهار ذات مطلق
... قندیل فروز نور احمد | در انجمن حضور احمد
... ز بخت سعید روزگاری | چون نقش گرفت این نگارے
... نسخ خوشنما کشیده آمد | کز نقد روان خریده آمد
... نشستم با ستاره همدم | من نیز باختران فراهم
... گرم شده بالحان پاک | ... کش روشنان افلاک
... ان گرم سخن شدم بتاریخ | تاریخ عجیب گفت تاریخ

۱۲۹۶

... ستان فکر متین شاعر فطین مولوی محمد رفیع الدین متخلص بہ رفیع

... جمیل رسول	جلوه پذیرفت بچشم قبول	اختر تابندهٔ اوج کمال

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع وقاد حکیم مولوی عبد الصمد بن حکیم رحیم اللہ مرحوم ساکن [illegible]

یہ نسخہ نو ہوا مرتب بسعی مجید — بفضل باری بعون خالق بلطف ایزد
جو چاہا صابر نے لکھے تاریخ طبع اسکی — کہا خرد نے کہ نغز کلک حضور احمد
۱۲۹۶

چکیدہ قلم بلاغت رقم شاعر شیوا بیان منشی عبد المجید ملازم سررشتہ فوجداری علیگڑھ

مدون مطبع العلوم میں واہ — کیا چھپی ہے نکات قرآنی — فکر تاریخ کی مجید کو تھی
ہوئی بفضل حق سے آسانی — یہی تاریخ ہے کہ جاری ہے — آگہی دی ریاض ربانے
۱۲۹۶

از دانش آگاہ خرد پژوہ منشی سید عظمت علی متخلص بشکوہ متوطن بریلی

چھپی جب کتاب معدن فیض — خریداری ہوئی سو جانب جسکی — شکوہ ازروئی طرز طبع نازک
فروغ اوج لکھ تاریخ اسکی
۱۲۹۶

ایضاً از مولوی محمد اسحاق متخلص بہ عرشی بزبان اردو

بحمد اللہ کہ پائی حسن تالیف کی صورت — بطرز نو صفات احمد مختار عرشی نے
باوقات مبارک جبکہ نوبت طبع کی آئی — انصاب فیض ربانی لکھی تاریخ عرشی نے
۱۲۹۶

غلطنامہ دیباچہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۲	۷	خود لباب	خود یہ لب لباب			
۷	۱۵	ہر صنعت	ہر صفت			
۸	۱	جامع	ذوات جامع			

غلطنامہ اصل کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط
۵	۴	ماہ ضیا	ماہ لقا مہر ضیا	۵۵	۱۰	یعنی
//	۹	تجلی	تجلی ہے کہ	۵۷	۱۲	نیکوکار
۲۱	۱۳	کے فقا	کہ ای فقا	۶۰	۹	قدر الم
۲۳	۶	ٹوٹ	لوٹ	۶۶	۳	لاتحیوا
//	۸	چھپا گیا وصف	چھپا گیا کہ جہان وش جا بجا چھپا تھا وصف	//	۱۲	کہ خوشامد
				۶۷	۸	ہمنشینی
۳۹	۱	چو پوست	چو لعل	//	۱۴	۔
۴۱	۷	یظہر عا	یظہر علی	۶۸	۷	ناقہ دیدیت
۴۷	۴	لاتخافون	لا یخافون	۶۹	۲	ی جینک
۵۱	۱۳	سیاہ	روسیاہ	۷۳	۲	مشاقی
۵۲	۱۱	کوکبد	کوہ کبد	//	۱۱	صافی